

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU\_232066

UNIVERSAL  
LIBRARY









مَنْ دَرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ

تذکره حالات و مناقب اهل التابین حضرت خواجا ابیسی قرنی المومنین

لَطَائِفُ الْقُلُوبِ

وَصَوَائِرُ الْوُجُوهِ

که از نفیحات حضرت اهلین محمود است بحسب معنی و بیچاره حسن سید میرزا محمد باقر

مَطَائِعُ صَوَائِرِ الْوُجُوهِ

# مختصر کتاب لطایف نعیمیہ

چونکہ ابتداً هیچ نسخه کتاب نداشتیم بود این کتاب را تصحیح اول تا صفحه ۱۸۰ اکثر جا غلطی الفاظ و عبارات شده است تا آخرین صحت دریا

| صفحہ | سطر | خط  | صحیح | خط | صفحہ | سطر | خط        | صحیح | خط | صفحہ | سطر | خط | صحیح | خط        | صفحہ | سطر | خط    | صحیح | خط | صفحہ | سطر | خط | صحیح | خط    |
|------|-----|-----|------|----|------|-----|-----------|------|----|------|-----|----|------|-----------|------|-----|-------|------|----|------|-----|----|------|-------|
| ۱    | ۳   | حرف | صفت  | ۱۴ | ۲    | ۲۳  | شکستہ     | ۴    | ۲۳ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | شکستہ     | ۴    | ۲۳  | شکستہ | ۴    | ۲۳ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | شکستہ |
| ۵    | ۵   | ۵   | ۵    | ۱۹ | ۲    | ۲۳  | لوامح     | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | لوامح     | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۶    | ۴   | ۴   | ۴    | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | دعا لیک   | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | دعا لیک   | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۷    | ۴   | ۴   | ۴    | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | باشد کیک  | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | باشد کیک  | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۸    | ۳   | ۳   | ۳    | ۱۴ | ۲    | ۲۳  | فخوت کوفه | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | فخوت کوفه | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۹    | ۳   | ۳   | ۳    | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | باشد نانه | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | باشد نانه | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۰   | ۲۳  | ۲۳  | ۲۳   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | انجمن علم | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | انجمن علم | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۱   | ۲   | ۲   | ۲    | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | راو کایک  | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | راو کایک  | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۲   | ۱۴  | ۱۴  | ۱۴   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | رساله     | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | رساله     | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۳   | ۵   | ۵   | ۵    | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | ادبای     | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | ادبای     | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۴   | ۲۰  | ۲۰  | ۲۰   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | بگذارو    | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | بگذارو    | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۵   | ۴   | ۴   | ۴    | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | دلم       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | دلم       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۶   | ۲۰  | ۲۰  | ۲۰   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | زشتش      | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | زشتش      | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۷   | ۲۰  | ۲۰  | ۲۰   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | نتواند    | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | نتواند    | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۸   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | مستدل     | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | مستدل     | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۱۹   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | استدلالی  | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | استدلالی  | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۰   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کجرا      | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کجرا      | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۱   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | تغیر      | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | تغیر      | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۲   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | بکے       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | بکے       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۳   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۴   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۵   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۶   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۷   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۸   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۲۹   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۰   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۱   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۲   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۳   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۴   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۵   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۶   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۷   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۸   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۳۹   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۰   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۱   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۲   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۳   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۴   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۵   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۶   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۷   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۸   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۴۹   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |
| ۵۰   | ۱۲  | ۱۲  | ۱۲   | ۲۳ | ۲    | ۲۳  | کلی       | ۱۰   | ۱۰ | ۱۸   | ۱۴  | ۲  | ۲۳   | کلی       | ۱۰   | ۱۰  | ۱۸    | ۱۴   | ۲  | ۲۳   | ۱۸  | ۱۴ | ۲    | ۲۳    |

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲

۲۹۷۶۷۱  
۱۰  
۱۰

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند احد و ساس تو نامحسوس و زبان در صفت و متالش تو پر عجز و قصور خود فرموده و قیل  
 من عبادی الشکوک رباعی شنائی تو اے قادر و کردگار ہر برون از حد است و فزون از شمار  
 ازل تا ابد گرسنود حرف آن کہ نباید گفتن کی از سزار یا بار خدا یا همه ستائیدہ را تو ہی مقصود  
 کل شنائی الیک کیعق و بلکہ تو خود حامد و خود محمود و رباعی در چشم حجاب شتاب و محمود تو ہی  
 در قبلہ جان ساجد و مسجد و تو ہی با پیے گوش و زبان حامد و محمود تو ہی ہم  
 و صلوات طہات و تحیات زاکیات و تسلیات ناہیات نثار و سزاوار روح معطر و تقدیر  
 و معلی اسرار کائنات منظر موجودات حمد مجتہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وار و اح یاران و پیروان  
 او باد بریت در و در خدا بر روان تو باد ہر صاحب بر پیروان تو باد یا اما بعد نموده می  
 آید کہ این کلمہ ایست چند در بیان فضائل قدسیہ و احوال علیہ ذات البواہر کات نور ذات البی تو  
 احفات نامتناہی منظر انوار رحمانیہ مصدر اسرار ربانیہ مکین کنار نبوۃ امین اطوار فتوت مبارک  
 میدان مجاہدہ مجاہدایوان مشاہدہ مقبول لایزال محبوب ذوالجلال سلطان ملت مصطفوی  
 شریعت نبوی ملیک ممالک فقر و تجرید فارس مضار و حدت و توحید قطب ابدال ولایت کثر  
 دایرہ ہدایت قبلہ تابعین قدوہ زابدین نفس رحمان آفتاب نہان یل من خورشید قرن غوث  
 الثقلین خواجہ کوین ہندگی حضرت خواجہ اویسی بن ہامر مرادی قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و افاض الله علینا برکاته و وصل الینا فتوحاته و فزاهم آ و رد آثر درویش و درویش معصیت  
 آود احمد بن محمد و بر ماند اورا حضرت رب معبود از فیض زندان وجود دار الالیش هستی و بود که فی  
 الحقیقت است نیست نمود و رباعی یارب مددی کن خودی و خود بریم یا از بد سرم و از بدی  
 خود بریم یا در هستی خود مر از خود بچو و کن یا تا از خودی و بچو دی خود بریم یا از کتب سیر و انشا  
 و از کلام مشایخ کبار رضوان الله تعالی علیهم اجمعین در سہ کتاب و در سہ رسالہ کہ لفظ و روایت  
 و خبرے و حکایت از احوال مناقب و کرامات آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ میدید خوشدل و شادمان  
 میگردد و از خوشی چون گل در پرست نمیگنجید از کمال محبت و در عقیدت آنہا را بر در قہائے نوست  
 و در قید کتابت میکشید برین روش روزگارے بگذشت و قلمہا بسیار و اخبار و حکایات بیشمار از  
 ہر قسم جمع گشت درینویلا کہ از ہجرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از یکصد و پنجاہ  
 و ششم سال میگردد از خوف آنکہ مبادا آن اوراق از دست روند ویرا گندہ و ضائع شوند  
 و بہریت آنکہ یادگارے ماند و باعث نزول رحمت گردد کہ خواجہ عالم علیہ من التَّحیات افضل  
 و من التَّسلیات اکملہا بیضیر باید عند ذکر الصلحیر بمنزل الرحمت یعنی وقت یاد کردن نیکوکاران  
 فرودے آید رحمت خدا تعالی پس انہم نوشتہا را با خود بہالیف داد و ملاخط تقدیم و تاخیر و  
 قصور و ناتوانی و قلت استطاعت و چہدانی برشتہ ملائکت و علاقہ مناسبت مسکک ترتیب  
 منظم و مضبوط گردانیدہ پس از یک سالہ برداشت چون دلق در ویشان از ہر جائے اختہ  
 و چون مرعہ گدایان پارہ پارہ ہم دوختہ بلکہ بقصد و تمین و استر شاد و سید ساخت بجنابیت  
 ماب آنخواجہ کوین و غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ امید از الطاف بے اکنا و تلمیذ جناب  
 واثق است کہ این متاع کاسد و لہواعت مزجات بمنصہ حضور بحلیہ قبول نمایی گرد و باعث  
 سرور و انبساط و جہور روح پر فتوح مقدس و معلی شود رضی اللہ تعالی عنہ قطعہ حکیم گرد  
 از قد رآن آفتاب کہ افند ز فیض یکذره تاب نہ ز شامان عجب نیست کہ التفات نکند بر  
 گدائے ذلیل الصفات نہ ورجا صادق است کہ بدن سبب خود را بر قرک صاحب و لسان  
 ابن خاندان توان بستن و جلقہ سلسلہ علی بن ہزگان توان پیوستن رہنا قلیل ہذا لک  
 انت السمع العلیم و چون این تالیف مشتعل آمد بر مضامین و معانی لطیفہ و نفیسہ ہر آئینہ

نامیده میگردد بطائف نفیسیہ در فضائل اویس یمنی از مکارم خصال ارباب دانش و کمال  
 آنکه چشم نیک بین را از عوایب مؤلف این مبطور بقدر که معترفست بعجز و قصور بپوشند و در تصحیح  
 و اصلاح سخوی و خطای که درین تالیف رفته بپوشند مقرریم با کرمیسان کار باد و شوازیست بعون  
 اللہ تعالیٰ حسن توفیق و کمال کرمه و فضل آغاز نموده می آید در لطائف نفیسیہ لطیفه اول  
 در اسم شریف آنحضرت و نام والدین شریفین و واسعار بزرگوار اجداد و سبب تحقیق لفظ قرن  
 و مسکن و سبب باید و انت که اسم شریف آنحضرت را در جمیع کتب حدیث و غیره از انچه نظر  
 در آمده همین اویس است و از کتاب نور احمدی که تصنیف شیخ عبداللہ مطری است حمته اللہ علیہ  
 معلوم میشود که کنیت و مرضی اللہ عنہ ابی عمر و بود و گفته که طائفه اولی سبب اندلس و قرانی  
 عمر و اویس است رضی اللہ عنہ و یحییٰ بن زکریا ذکر کرده است در کتاب سما الرجال و مولانا ملا علی  
 قاری در شرح مشکوٰۃ گفته که لفظ اویس تصغیر و سبب و نام والد بزرگوار آنحضرت رضی اللہ  
 عنہ عامر و اسم شریف والدہ صالحه ساجده آنحضرت بدار بود و لیکن از مرقا شریح مشکوٰۃ  
 نقل نظر در آمده که روایت کرد پس بعد از پیغمبر بن رضی اللہ عنہم که حضرت رسالت پناه  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرموده که باشند در امت من مردی که گفته شود مرا و اویس بن عبداللہ و فی  
 و بدرستی شفاعت او در امت من مانند موسیٰ کوسفندان بریعه و مضرب باشد یعنی اخیریت مولانا ملا  
 بن سلطان قاری در رساله سعدان العدنی که در مناقب حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ  
 تصنیف کرده است و در شرح که بر مشکوٰۃ کرده نیز آورده است پس ازین معلوم میگردد که نشانی  
 اسم والد بزرگوار آنحضرت عبداللہ بود و اللہ اعلم بالصواب و غیر از یک اسم پدر آنحضرت اسماء  
 اجداد و بزرگوار آن حضرت بوجهی معلوم نشده مگر نقلی غیر از سند کتاب معتبر از خدمت سیاده  
 پناه و قدوة الکاملین حاجی محمد عبید سلیم اللہ تعالیٰ باین موکف احقر رسیده بود و بدین طریق کلاوس  
 بن عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن حیثم بن خریش بن غالب بن قریب قریش  
 بن مالک بن نضر بن کنانہ آنحضرت پس ازین نقل آباء بزرگوار آنحضرت معلوم مفهوم میشود و  
 نیز آنحضرت قریشی است و اللہ اعلم بالصواب و از بعضی احادیث بوجهی معلوم شده که آن  
 حضرت قرنی بود و قرن و یہی است در زمین یمن و یحییٰ بن مولانا اسمعیل در کتاب نور المردین

شرح تعریف ذکر کرده است و در اصل گفته قرن یفنجین موضعی است که بمقامه اهل نجد است  
 بجهت احرام حج و از دست اویس قرنی رضی اللہ عنہ و قد واهل یفنجین شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ  
 در شرح مشکوٰۃ میفرماید کہ قرن یفنج قاف و را از بلاد یمن است اما قرن سیفۃ اہل نجد است  
 بسکون را را است و خطا کرده است جوہرے در تحریک و سے و نسبت اویس رحمۃ بوسے  
 زیرا کہ اویس رضی اللہ عنہ منسوب است بقرن بن رومان بن ناحیہ بن مرادے کہ یک از اجداد  
 او است یفنجین گفته است صاحب قاموس شیخ محمود در رسالہ بحر الرموز کہ ملفوظ قطب  
 الاقطاب سلطان العارفین برہان الواصلین ہندگی حضرت جلال الدین بن محمود اویس است  
 سے آر کہ قرن محلہ است در یمن چون کہ اول تنون در آنجا ہنہا دند وزمین گا ویدند از  
 زیر آن زمین شاخ گا ویر و ن آمد و شاخ گا و را در لغت عرب قرن گویند پس نام آن محلہ  
 قرن ہنہا زد و حضرت اویس رضی اللہ عنہ چون در آن محلہ سے ماند ہنہا بر آنحضرت را نسبت  
 بوسے کردند و قرنی میگویند و اللہ اعلم و در رسالہ گوارا ملفوظ حضرت ہندگی خواجہ اوس میگویند  
 میگویند کہ حضرت اویس رضی اللہ علیہ ببار مجاہد بلبل یاے شویرون شجر کہ آنرا آنجا ہند  
 میگویند کردہ است و ریاضتہا کشید و آنجا ہند از شجر زبید سے روزہ راہ دار و دو در ولایت  
 یمن سالن و وجبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نیز در شجر زبید است و آن شجر مذکور اول  
 چنان معظم بود کہ دروے دوازده ہزار مسجد قلمی بود و از یرون شجر زبید طرف شمال نزدیک  
 در گاہ خواجہ اویس است رضی اللہ عنہ اصل مکان خواجہ از آنجا است و وجبہ آنحضرت رسالت  
 ہنہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا فرستادہ بود و دند و دندان مبارک خود حضرت خواجہ آنجا شکستہ است  
 و آن دندان را در آنجا دفن کردہ و از آن دندان مبارک و رخت پیدا شدہ است و بر آن جنت  
 میوہاے گوناگون پیدا سے شوند و حاجیان از آن تخم میگیرند و بیجا میگویند و اللہ اعلم و یمن بلاد  
 وسیعہ دارد و از عمان آنجا ران باغات و زراعات بسیار دارد و در ہر سال چہار بار زراعت  
 میکنند و سے در وند غلہ ایشان بد و ماہ میرسد و در جنت ہاے ایشان سالے دو بار بارے  
 آرد و اہل آن مردم فقیق القلب حتی شناس اندر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان را آرد  
 گفتہ و فرمودہ انی لا جمل نفس الرحمن من قبل الیمن و ترجمہ این حدیث است کہ بزرگے فرمودہ

عالم از نور تجلی الطمی پرشند باز دم و پس قرن بوئے خدائے آید گدافی عجب البلدان و قلا  
 المتحقین شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ در شرح مشکوٰۃ میفرماید کہ یمن بختین بلاد کے کہ یمن کعبہ اندینی  
 و یامانی بختیف یا منسوب یمن و یمان و بعضے بتشدید یا گفتہ اند و صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ جمیع  
 لطیفہ دوم - اما بعد در حلیہ مبارک حضرت خواجہ اویسی رضی اللہ عنہ باید دانست  
 کہ بودہ پہل یمنی حضرت خواجہ اویسی قرنی افاضل اللہ علینا برکاتہ و اوصل الینا فتوحاتہ  
 سخت گندمگون بودا حضرت برابر قد و فرہ گشتہ گوشت ناک و بعضے گفتہ اند کہ آنحضرت  
 لاغر بود و بودا آنحضرت باریک شکم و لاغر میان و بود آن حضرت بارشیں بزرگ و در ہم شدہ  
 و بود موئے سر آنحضرت پراگندہ و آشفته و گرد آلودہ و زولیدہ بود چشم مبارک آنحضرت  
 سیاہ و کیود بود دند زخندان او دو ختہ سجدہ گاہ و بود دہر دو دوش آنحضرت لغد و دور کرد  
 و بود در دست راست آنحضرت پارہ سپیدی یعنی برص پس دعا کرد خدا را پس و کرد  
 خدا تعالیٰ آفرانگر مقدار دنیا رے یاد رہے و در روایتی آید کہ این نیز بدعاے او بود  
 کہ گفت خداوند انجکند از حب من چیسے از سپیدی تا یا نعم بان نعمت ترا و بودا آنحضرت  
 رت الہیۃ یعنی کہنہ و افسردہ حال و بود آن حضرت متغیر رنگ بودا آنحضرت بصورت شہید  
 ناک واللہ اعلم اینہما از کلام حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ در احیاء العلوم و تہمیساعاد  
 و از کلام مولانا اسماعیل بن احمد بن عبد اللہ در شرح لعرق و از کلام سید محمود بن محمود  
 بن علی الشیخانی الفادری رحمہ الدینی دار و قرار اد حیوۃ الذاکرین و از کلام قدوۃ المتحقین  
 شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ در شرح مشکوٰۃ منقول است میگوید مولفانین تطویر کہ بدستی بیان  
 صورتہ حال و حلیہ آنحضرت رضی اللہ عنہ دلالت صریح دارد بر کمال فطران حضرت و بر شہوۃ  
 و نیاز او در حضرت پادشاہ بے نیاز جل شانہ و بر کمال استغراق او در شہود حق و فنا و غیبت  
 او از خود و این مقامے است بلند و مکاشفہ است از جہند کم کہے دولت مند را در بخار رسانند - ذل  
 فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 در حق این چنین کس فرمودہ است حدیثی کہ در مشکوٰۃ واقع شدہ روایت میکند ابوہریرہ رضی  
 اللہ عنہ کہ فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بسا زولیدہ موئے گرد آلودہ را ندہ شدہ

اندر ہا از چہ غایت خوارۃ اگر سو گند خورد بر خدا سر آئے راست گو میگردداند وے تعالیٰ اورا  
 در سو گند شنج عبدالحی رحمۃ اللہ در شنج مشکوۃ مفیر ماید یعنی اگر حیرے از خدا در خواہد  
 و سو گند دہد بر و لغائے شانہ البتہ بکند و بدہد اورا آنچہ او خواہد و ردی کند دعائے  
 اورا و راست گو میگردداند اورا و بعضے گوید معنی این آنست کہ اگر وی سو گند خورد و بخندے  
 تعالیٰ کہ وے تعالیٰ آن فعل را یا سو گند بخورد کہ نہ میکند راست گو میگردداند اللہ تعالیٰ اورا  
 درین سو گند و میکند آن فعل را یا نمیکند انتھے مولانا اسمعیل رحمۃ اللہ در نور المردین شرح  
 تعرف میگوید کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دلیل آورد در صفت فقر و گفت کہ فقیر اگر سو گند  
 خورد بر خدا انتعالے یعنی گستاخی و جہا خدا انتعالے بجای رسد اگر گوید باللہ کہ خدا تعالیٰ  
 چنین کند خداے تعالیٰ از گستاخی و برادر و غلو نکر داند و آن سو گند و برار راست گرداند و بکر  
 مضمون این حدیث کہ گفت اگر سو گند خوردے چنین بودے دلیل است بر اینکه فقیر سو گند  
 نخورد و نہ گوید کہ چنین بودے پس درست شد کہ فقیر حقیقی آنست کہ سچ سخن نگوید پس  
 مضمون این حدیث پے شبہ و صف ذات حضرت اویس رضی اللہ عنہ - ۱۲  
 ۱۲ ارض قنا اتباعہ بحسب فضل انبیائک واصفیائک و اولیائک وصلی وسلم علیہم  
 ۱۲ جمعیں حق سبحانہ و تعالیٰ اگر طالعند بر اسر مایہ مدق طلب بہم رساند و داعیہ و رخصت  
 حقیقی در باطن اندازد باید کہ در بوقت کہ آخر زمان است وجود مرشد کامل نادر بلکہ مفقود  
 نایاب است غفلت اختیار کند و بشرط ارادۃ و عقیدت مراقبہ حسن صورت و جمال و تصور حلبہ  
 با کمال آن حضرت افضل التابعین و چہتہ خود نماید و این تصور و صورت وجود یافتہ آنحضرت  
 را انصب العین بصیرۃ خود سازد و متخلیہ را بحلیہ و منقش گرداند و لسان حال و زبان  
 مقال تضرع و ابتهال شکستگی و سوال خود عرض دارد و نیاز مند بہائے عاشقان کہ زبان  
 از تعبیر آن قاصر است بزبوںے کار آر و پس اگر این متخلی مدامت نماید امید است کہ اواب  
 فیض از راہ باطن بکشاید و لمعات بارقات النوار آفتاب روحانیت مقدسہ آن حضرت  
 رضی اللہ عنہ از آن در بہا بتابد و باطن بدان النوار روشن و منور گردد و تا کہ مستہلک متعطر  
 و محو نشود در نیجا مقام فنا فی الشیخ و مرشدہ فنا فی اللہ روحی نماید و این طریق الیہ متصل



کہ اقرب طرق است و ذالک فضل من اللہ واللہ ذو الفضل العظیم اللھم ادرنا  
 هذه الصراط المستقیم والطریق القولیم بحرمت فضلك العیم و کرمک القدیم  
 اکھون ورودے است تتضمن حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن حدیث شامل است  
 بر بیان از علیہ جلیلہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کہ از نزد عزیزی بدست افتاد خون در مقام شہادت  
 نمود نوشته آمد و آن اینست اللھم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد  
 و علی آل سیدنا محمدن الذی اخبر بعض صحابته و قرابته بعلامة اویس  
 القرنی و شفاعته اللھم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا  
 محمدن الذی اخبر السیدین انه اشہل لعینین بعد ما بین المتکبیرین اللھم  
 صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمدن الذی اخبر انه  
 معتدل القامة شدید الادمۃ ذورأفة ورحمة یشفع فی کثیر من  
 هذه الامة اللھم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا  
 و مولانا محمدن الذی اخبر فی صحیحہ خبرہ انه ضارب بذقنه الی صدرہ  
 اللھم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمدن الذی اخبر فی صحیحہ  
 اقوالہ انه رام یجصرہ الی موضع سجودہ و اضع ینہ علی شاکلہ اللھم صل وسلم  
 علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمدن الذی اخبر و هو فی مجلسہ انه کان  
 یقرء القرآن و بکی علی نفسه اللھم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا  
 محمد الذی اخبر فی خبرہ ان تحت متبکیہ لمعة بیضاء تسلیما کثیرا کثیرا  
 الطیفة سیدوم۔ در معاش آنحضرت از خورش و پوشش مام حجة الاسلام ابو محمد الغزالی  
 رحمۃ اللہ علیہ در کتاب حیات العلوم و کیمیا سعادت میفرماید کہ امام و متقند اویس قرنی  
 است رضی اللہ عنہ کار و نیاز اچنان بر تو نشین تنگ گرفته بود کہ تو می بیند اشتد کہ وے  
 دیوانہ است بر آن سخت گرفتن او نفس خود را پس بنا کرد مرد مرا و راخانہ بردر و ازہ خانہا  
 خود دود و دوسہ سال بودے کہ کس ویرانیدے وقت بالکن از بادیر و نشد کوی ویر  
 از نماز خفتن باز آمدے و طعام وے خستہ خربا بودے کہ از راه چیدے و ہر گاہ کہ میرید

اور آخر ما از زبون و بدترین نگہ میداشت اور ابرائے افطار روزہ خود پس اگر چندین  
خرمایافته که قوت را بس کند خسته را بصدقه دادے اگر خرمایا قوت نیافتے خسته را بقوت  
و خرمایا خریدے و روزہ بکشد و جامه وے خرقه بودے که از سر کید آنها برچیدے  
و بستے و بر کید بگرد و ختے و پوشید و کودکان چون بڑوے رسیدے و بر سنگها زد  
و بنداشتندے که وے دیوانه است پس گفتے رضی اللہ عنہ که اے برادران بنگها خوردان  
ما رحم نشود و خون از اندام روان گردد و از نماز و طهارت باز نمانم و همچنین لعینها شمشیر و  
در مکتوبات و شیخ فرید الدین عطار در تذکرۃ الاولیاء و مولانا سید محمود و در حیات الذکرین  
نقل کرده اند و امام الحافظین و غوث الثقلین و سبط الحنین ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی  
قدس سرہ و تعالی روحہ در غنیۃ الطالبین فرموده است در باب حسن خلق که حضرت اویسی  
قرنی را رضی اللہ عنہ سوئے طفلان سنگ نهده و او میگفتے اگر شمار از سنگ زدن چاره  
نیست باید که سنگها بے خورد و بنید تا ساقهای من خونین گردد و از اداے نماز نمانم و  
خواجہ محمد یار ساد فصل الخطاب فرموده است که حسن بصری رضی اللہ عنہ گوید حضرت  
سلمان را دیدم کلیمو بارقعها پوشیده و اویسی قرنی را رضی اللہ عنہ دیدم با جامه پشمین  
و رقعها بران گذاشته و از تذکرۃ الاولیاء نیز مفہوم میشود کہ حضرت اویسی قرنی رضی اللہ عنہ  
را کلیمو بود از پشم شتران و در شرح تعرف عربی و حیات الذکرین نقل کرده اند از ان نقل  
معلوم میشود کہ حضرت اویسی رضی اللہ عنہ از او چادر داشت که هر دو از صوف بودند و  
در حیات الذکرین سید محمود میفرماید کہ حضرت اویسی رضی اللہ عنہ بے حید یا رجاء از منبها  
و پوشش خود از ان منب بود پس روزے سگے که در منب بود و بر انداخته را پس فرمود  
هر سب را که بخور آنچه نزدیک است ترا و میخورم آنچه نزدیک است مرا و از دور مرا آن پس  
اگر بگدستم من از صراط از تو کمتر و اگر نه از تو پشترے و بود تو کم که او را دیوانه گے گفتند  
و خویشان با و استهزا میکردند و نمودکان با و بے بازی بے نمودند و بر سنگها بے زدند  
و در یکے از رسائل سلوک نے آر که در من سبیکس نبود و خوار تر و حقیر تر و بیوا تر از  
اویسی رضی اللہ عنہ بحدیکه در محله و کوچہ که میگذاشت مردم استخفاف میکردند و سنگها

انداختند و خاک بشش میگردند و روایت کرده اند که بدرسته انفع گفت که بود اویس  
رضی الله عنه چون وقت شب شد سه صدقه میگردانید در خانه او سه بود از فضل طعام و  
شراب و لباس پست میفرمود اے بار خدا یا مواخذه کنی بمن بر اے کسی که بمیرد گرسنه  
و بر اے کسی که بمیرد برهنه و روایت کرده شده است لعن الله امیر السجستان رحمه الله علیه  
که می گفت که بود حضرت اویس رضی الله عنه می چید ریزه از سر کین و آنها و می  
شست آنها را پس صدقه میداد بعضی را و میخورد بعضی را و میفرمود اے بار خدا یا  
بدرستی که من اینرا بگیرم بسوی تو از جگر گرسنه میگویم من که محمود قادری شیخانی ام که  
در القباض حضرت اویس رضی الله عنه و آنچه در و است از زبونی حال او و وحشت  
و غزلت او از خلق و آنچه نسبت میکنند بسوی او چهل از جنون و اختلال و خواری و تبدل  
و غیر ذلک من سائر الاحوال دلیل است دوست او زیارت مرصع و فقرا را که بدین راه  
روش سلوک میکنند و پاک نیست از کسانی که انکار میکنند بر این چنین فقرا و صلحا رحمهم الله  
زعم می نمایند که این خلاف سنت است و حال آنکه نمیدانند که بدرستی نیست عظمی و در همین  
ترک دنیا و اعراض از و اقبال برسولی است بجان و تعالی تا اینجا ترجمه کلام حیوة الذاکر  
است و همچنین ذکر کرده است امام یافعی رحمه الله علیه در کتاب روضه الریاحین در  
حکایات الصالحین حکایت پنجم بعد از حیل و یکصد مولانا علی چوری رحمه الله علیه کتاب  
کشف المحجوب میفرماید که چون حضرت امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه خبر اویس رضی الله عنه از  
اہل قرن پرسید گفتند دیوانه است اویس نام که اندر آباد آنها نیاید و با کسی صحبت نکند و آنچه  
مردمان خورند او نخورد و غم و شادی را نداند چون مردمان بخندند و گریه و چون گریه و  
بخندد و در کتاب بحر السعاده می آرد که حضرت اویس رضی الله عنه از غایت زهد و تقوی  
از مردمان رسیده بود و از خلق غزلت گرفته و ترس عظیم در و می غالب بود و در بیابانها  
بسرگردن و نجش غشی رحمه الله علیه فرمود در سلوک سلوک که چون حضرت فاروق رضی الله عنه  
نشان حضرت خواجہ اویس رضی الله عنه از مردمان پرسید گفتند او شتر بائے است  
که شتران مردمان میچرانند و شتران میماند که هیچ در آبادان نیاید در مجالس المؤمنین

میگوید کہ حضرت خواجه اویس رضی اللہ عنہ شتر بافی میکرد و فرمود آنرا صرف معیشت خود و مادر سے نمود والد سبحانہ و تعالیٰ اعظم و احکم ہے کہ امت و بلند می مرتبت و سرافرازی و تنگی حالت بظاہر عنہ الناس احوال و او معناء آن حضرت بدین نہایت کمزور و زشت بود و باطن عند اللہ آن شان و رفعت و علو مکان داشت کہ آنکہ تلج لولاک لما خلقت الافلاک بر سر افراخت مشتاق فراق او بودے و بند از سینه پے کینہ بکشاوے و فرمودے کہ -

اٰی نافع فیض الرحمن من جانب الیمین و حالت نمودی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اللہم ارزقنا التباعہ سکننا - معتقدان سلسلہ علیہ اویسیہ را باید کہ بموافقت و متابعت آنحضرت در دنیا را مطلقہ ثلاثہ گرداند و راحت و لذات آنرا بگذارد و زہر قاتل انگازند و فقر و مسکینی اختیار نمایند و داخل زمرہ مہقر بان و محبان این خاندان عالی شان شوند و در سایہ عنایت و حمایت سلسلہ علیہ قرار یابند و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و خلیلہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین - لطیفہ چارم در افضلیت و خیریت آنحضرت از تابعین و سایر صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سوانا اسماعیل بن احمد بن عبد اللہ در نور المہدیین میفرماید کہ حضرت خواجه اویس رضی اللہ عنہ زیادت زمان حضرت رسالت بناد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و غایتانہ وے و مادر وے زبان آورند بان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و یحییٰ است بعینہا در کتاب مجالس المؤمنین اگرچہ بطاہر صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیافتہ لیکن در حجرہ نبوہ پرورش یافته و بیاران آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ملاقات کرد از محل مشایخ طریقت و کبر را اولیا حقیقت شد کہ ایشان بر اہم حاجت نبوہ و یحییٰ در نعمات الانس و تذکرہ الاولیاء و قدسیہ و غیرہ از کتابها منقول است و بنابران بزرگتر و نیکتر تمامہ تابعین شد رحمہم اللہ و در خیریت و افضلیت آنحضرت از سایر تابعین اخبار و آثار و احادیث دارد است و در مجالس المؤمنین میگوید کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در حق آن حضرت رضی اللہ عنہ فیض الرحمن و خیر التابعین فرمود و قاضی عبد الصمد رحمۃ اللہ علیہ در ملاحظہ حضرت مخدوم نوح رحمۃ اللہ علیہ میگوید کہ خواجه عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام چون متانہ اویس است رضی اللہ عنہ متالش او درائے متالش اماست بلکہ اورا بہ نسبت حبیب مرتبہ محبوبیت است چہ حضرت حبیب

ذوالنہن ہوا اے اویس سینہ مبارک بطرف میں کشادہ اے و جانت نفس الرحمن میں  
 النہن میگفتند یعنی نسیم رحمت از جانب میں ہے یا یم بیت نسیم صبح دم امر و زلو و جان  
 آورد باز یار گم شدہ من گم نشان آورد و در مشکوٰۃ آورده است کہ گفت عمر رضی اللہ  
 عنہ کہ شنیدم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیغمبر بد رستی بہترین تابعین مردی است  
 کہ گفتہ شود مر اور اویس رضی اللہ عنہ و مر اور مادر است و بود بوسے بر جس پس امر کنید در خواب  
 از و استغفار کند مر شمار و روایت کرد این حدیث را سلم از بن حدیث معلوم میگردد کہ او سر  
 قرنی رضی اللہ عنہ بہترین تابعین است و در اینجا مقبتہ ظاہر و فضلی عظیم است مر اور اویس  
 محمود رحمۃ اللہ علیہ در حیوۃ الذاکرین پیغمبر مایکہ انجیدیت صریح است در اینکه آنحضرت نیکتر  
 تابعین است علی الاطلاق و دلالت میکند بر اینکه نفع لازم بزرگتر باشد از نفع مقصدی و  
 دلالت میکند بر اینکه بد رستی علما و باطن کہ عارف باللہ اند بزرگتر اند از علما و ظاہر کہ عارف  
 با حکام خدا تعالی اند و مولانا علی بن سلطان محمد قاری در رسالہ سعدن العدنی در تحقیق فضیلت  
 آنحضرت رضی اللہ عنہ اخبار و احادیث نقل کردہ است این ہو لفظا احقر نیز آن را در اینجا ترجمہ  
 کردہ و ایراد نمودہ است و آن اثبت باید دانست کہ بد رستی آمدہ است کہ از طرق بسیار  
 کہ نزدیک ہوا از آن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد رستی نیکترین تابعین  
 مردے است کہ مر اور اویس رضی اللہ عنہ روایت کردہ است این را حاکم از علی و احمد و ابن  
 سعد از عبد الرحمن و ابو علی از مردے از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و روایت کردہ است  
 این حدیث را سلم از عمر رضی اللہ عنہ زیادہ این کلام کہ بود مر اور او والدہ کہ اویس رضی اللہ عنہ بآن  
 بر می نمود اگر قسم میگردد بر خدا ہر آنکہ را شکو میداشت اور اخذ استغالی و بود بوسے پسیدی پس  
 و رخواہد از و کہ طلب آمرزش کند از خدا تعالی برائے شما و در روایتی از مسلم باین لفظ آمدہ  
 است کہ بد رستی بپایند شمار مردے کہ گفتہ شود مر اور اویس رضی اللہ عنہ در زمین غیر از او  
 بد رستی باشد با و سپید پس دعا خواہد از خدا تعالی پس و رگردد اند خدا تعالی سپید  
 از و مگر اینکه بگذارد قدر در ہم پس کسبکہ ملاقات کند اور از شما پس امر کنید اور کہ آمرزش خواہد  
 برائے شما و روایت کردہ است ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ از مردی کہ پیغمبر گفت کہ دوست من

ازین است اویسیؓ قمری است و روایت کرده است ابن عدی از ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باشد در امت من مردی کہ گفتہ شود مرا و اویسیؓ بن عبدالمطلب قمری و بدرستی شفاعت او در امت من مانند ربیعہ و مضر باشد و روایت کردہ است احمد و زاهد و ابوالغیم در حلیہ از محارب پسر دثار و از سالم بن ابی الجعد بدرستی کہ کہ از امت من کسان کہ نہ میتوانند انیکہ در آیند مسجد خود را یا جائے نماز خود را از سبب برتری باز دارد ایشان را ایمان ایشان ازین کہ سوال کنند مردمان را از ایشان است اویسیؓ رضی اللہ عنہ قمری و ہم بن جہان رحمۃ اللہ علیہ روایت کردہ است از ابولعلی عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی کہ باشد در تابعین ہر کس از قرآن کہ گفتہ شود مرا و اویسیؓ بن عامر کہ بر آید اورا سپید پس در خواب خدا تعالی را انیکہ دور کند پیدی را از او پس گوید بار خدا یا بجزا در تن من پارہ ازان تا یاد کنم نعمت ترا کہ بر من است پس بگذارد خدا تعالی خیر یاد کند بان نعمت او را پس کیکہ بیاید اورا از شما و میتواند کہ کفرش خوابد برائے خود پس باید کہ آمرزش خوابد ازو برائے خود و روایت کردہ است ابن شیبہ از عائشہ رضی اللہ عنہا بسراجم است کہ بیاید بر شما مردی کہ گفتہ شود مرا و اویسیؓ کہ باشد باو سپید پس بخوابد خدا تعالی را پس برادر خدا ہے تعالی آن سپیدیرا پس کیکہ بیاید اورا از شما پس امر کنید او را پس آمرزش خوابد برائے شما و آیت کرد خطیب ابن عساکر از عمر پس خطاب رضی اللہ عنہما بدرستی کہ گفت پیغمبر علیہ السلام کہ اسے عمر باشد در امت من مردی کہ گفتہ شود مرا و اویسیؓ قمری رضی اللہ عنہ برسد اورا بلائے تن پس دعا کند خداے تعالی را پس برادر خدا تعالی آن بلار اگر بماند بارہ در پہلو خود و قتی کہ بیند اورا یا دعا کند خداے تعالی را پس قتی کہ بیانی اورا پس بخوان اورا از من سلام و امر کن اورا تا دعا کند مرترا زیرا کہ بدرستی کہ او کفر کما است نزد سرور کار خود و یار و نیکوئی کنندہ است بوالدین خود کہ سوگند خورد بر خدا تعالی ہر آنکہ مرا است کہ گرداند خدا تعالی اورا شفاعت کند مانند ربیعہ و مضر و روایت کردہ ابن سعد و احمد و مسلم و یحییٰ و حاکم کہ در سترک خود از عمر رضی اللہ عنہ بیاید بر شما اویسیؓ بن عامر یا ہادی بن ادم و اویسیؓ از قرآن باشد باو بر پس یہ بشود ازو مگر بماند قدر در ہم و باشد مر اورا تا

کہ آن بوی پر خوردار بود اگر قسم خور و بخدا متعالی ہر آئندہ راست گرداند خدا تعالیٰ اور آپس  
 اگر توفانی آئیکہ آمرزش خواہی از و برائے خود پس در روایت کرد ابن شہباز مصنف خود  
 و حاکم در مستدرک خود و ہیثمی ابن عساکر از حسن مرسلہ و لفظ او این است کہ در آید پشت را  
 بشفاعت مردی از امت من زیادہ از ربیعہ و مضر و گفت آن اویس قرنی است رضی اللہ  
 عنہ و روایت طبرانی از ابی امامہ مرفوعہ در آید پشت را بشفاعت مردے از امت من بسیار  
 تر از عدد ربیعہ و مضر و شفاعت میکند در اہل بیت خود و بشفاعت میکند بر اندازہ عمل خود و روایت  
 کرد ابو نعیم از ابی امامہ باین لفظ کہ بر آید از دوزخ بشفاعت مردی از امت من بسیار تر از  
 ربیعہ و مضر پس این ہمہ احادیث و اخبار دلالت میکنند صریح بر اینکہ بدرستی کہ اویس رضی اللہ  
 عنہ بزرگتر تابعین است باعتبار بسیار ثواب چنانچہ اشارہ میکنند بدین لفظ خیر التابعین پس  
 سنا فائدہ دارد آنکہ بعضی مشائخ رحمہم اللہ فرمودہ اند کہ بزرگترین تابعین سعید بن مسیب  
 رضی اللہ عنہ از اہل مدینہ است و حسن رحمۃ اللہ علیہ از اہل بصرہ است و کچول رحمۃ اللہ  
 علیہ از اہل شام است و علقمہ رحمۃ اللہ علیہ از اہل کوفہ است زیرا کہ بدرستی کہ این مجموعہ است  
 بر اینکہ ایشان بزرگترین و بایں تابعین اند از روی علم و اللہ اعلم تا اینجا ترجمہ عبارت معنی  
 السعدی است و شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ در شرح مشکوٰۃ فرماید کہ از امام احمد بن حنبل رضی اللہ  
 عنہ منقول است کہ افضل تابعین سعید بن مسیب است و این باعتبار معرفت علوم و کمال  
 شریع و این منافات ندارد خیریت و فضیلت اویس رضی اللہ عنہ کہ باعتبار کثرت ثواب عند  
 اللہ باشد و در قاموس گفتہ کہ اویس بن عامر رضی اللہ عنہ از سادات تابعین است شاید  
 کہ لفظ حدیث نیز محمول است بر آن صحیح تا اینجا بیان اخبار و احادیث بود کہ دلالت میکنند بر  
 فضیلت و خیریت اویس رضی اللہ عنہ و آنچه در سنیہ فرمودہ و اقوال علماء و مشائخ عظام  
 است رحمہم اللہ تعالیٰ اکنون نقل کردہ میشود در کتاب امتناع السماع سے آر کہ سعید  
 بن مسیب افضل تابعین است بعد اویس رضی اللہ عنہ نزدیک کسی کہ ثابت میکند وجود  
 اویس را رضی اللہ عنہ و شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ در حاشیہ منہبہ کہ بر تعرف فی معروف  
 الفقہ و التصوف نوشتہ است میگوید کہ گاہ گفتہ میشود ابن مسیب را خیر التابعین چنانچہ گفتہ میشود

اویس قرنی علیه السلام را از سادات تابعین و مولیان سید محمود بن علی شینانی در سیره الذکرین منظر  
 که از سادات تابعین و افضل تابعین اویس قرنی است رضی الله عنه منشی و منشی  
 الرحمة آنحضرت را در سلک سلوک قبله تابعین و قدوة تابعین و آفتاب نهان و نفس رحمان  
 فرموده است و در کتاب مجالس المؤمنین میگوید که آنحضرت سهیل بن و آفتاب قرن بود  
 و غوث المناخرین سید محمود در مجلس نور الله مرقد آنحضرت را رضی الله عنه سید التابعین  
 فرمود در کتاب تاریخ گزیده میگوید که شیخ اویس قرنی رضی الله عنه از کبار تابعین است  
 و در هدایة الاعمال در باب پنجم میگوید که خیر التابعین حضرت امام اعظم و حضرت اویس قرنی  
 است رضی الله عنه و الله اعلم سید السادة منیع البرکات حضرت عیسی بلوطی قدس سره در کتاب  
 خورشید سنی الصحیفة الذهب که در مناقب اولاد اهل بیت آنحضرت رسالت پناه صلی الله  
 علیه و آله در تصنیف کرده است که در تمهید البشکور سلمی و در دستور الحقائق آورده است که  
 فاضلترین و بهترین تمامه خلق و مخلوقات از علویات و سفلیات محمد است صلی الله علیه و آله  
 سلم و پس از آن حضرت آدم صلی الله علیه و آله است علیه السلام و پسر عامه پیغمبر ان علیه السلام بعد  
 خلفاء زهراء چهار یار اند بر ترتیب خلافت بعد از بهترین اولاد حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بی بی  
 فاطمه زهرا است رضی الله عنها بعد از شش یاران دیگر که ایشان از ائمه و پیغمبره گویند و  
 آن طلحه و زبیر و سعد و سعید و عبد الرحمن بن عوف و ابو عبیده بن الجراح است بعد از ایشان  
 که در جنگ بدر پیش از جانب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم بدرجه شهادت رسیده و بعد  
 سایر یاران آنحضرت که بشیر مصاحبت و لطیف موافقت مشرف شده اند پس از ایشان  
 تابعین اند که پیرو پیغمبر و یاران و یار کرده اند و خواجه اویس قرنی رضی الله عنه از بهترین  
 تابعان بوده و بعد از نیکوترین مردم امام اعظم ابو حنیفه است رحمة الله علیه بعد از علما که بر  
 علم عمل میکنند بعد از بزرگترین مردم آنست که با وجود اسلام و ایمان و اعمال صالحه در فائده  
 مردمان میگویند که خیر الناس من ینفع الناس حدیث صحیح است پس کسی که بر خلاف این  
 مراتب و ترتیب اعتقاد کند و پی تحقیق راه راست گم کرده است اینک کلام پس بحکم از  
 اخبار نبوی و اقوال مشایخ نابت و درست گشت افضلیت و خیریت حضرت خواجه



اولیس رط برساتر تا بعین بلاشبہ علی الاطلاق و مقرر شد کہ بعد الانبیاء و الصحابہ افضل الخلاق درین است در زمان خویش و بعد از زمان خویش آنحضرت اولیس باشد رضی اللہ عنہ و درجہ و مرتبہ یکس از سلف و خلف متقین و متاخرین مثل شیخ و اولیاء محل و کبار بمقامات و درجات و سہ نمیرسد و اینست موجب فتویٰ شرعی و موافق عقاید فقہاء و مختار علماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شیخ عبداللہ مطری در کتاب نور احمدی در مناقب سلطان احمدی کہ فی سسر مدیونید کہ گفته است بعضی از کبار عارفین و محققین کہ بدست سلطان سید احمد کبیر الحسنی الرفاعی بلند تر از مرتبہ شیخ اولیس کرنی است رضی اللہ عنہ و از مرتبہ سبکہ بود در عصر او از اولیاء در تمامی مقامات محبوبیت و محبت و معرفت سوائے اصحاب بنمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ اولیس قرنی بزرگ است از سلطان سید احمد در بعضی جزئیات مجاہدات و مشقات در اعمال ظاہرہ چنانچہ خلوة از خلق و بودن او در بیابان تمام عمر و خوردن او بر گہائے و میوهائے و آرزوئے ملاقات او با صحابہ رضی اللہ عنہم بچند مرتبہ شش ساعت یا چہار ساعت پس انتھی این سخن شیخ رحمۃ اللہ علیہ کہ مرتبہ سید احمد قدس سرہ بزرگتر است از مرتبہ شیخ قرنی رضی اللہ عنہ مخالف دلالت اخبار و اقوال شیخ و بیان مسئلہ عقائد است و اللہ اعلم در اینجا میتوان گفت کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ چون مرید و معتقدان سلطان سیدی احمد قدس سرہ بود این سخن بطرز مریدانہ گفته است ہرچہ مرید از متابعت و مقامات شیخ خود بیان کند اگرچہ از حد حکم شرع در گذر و معاف و معذور است و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال و المال و نیز گاہی باشد کہ مرید را بچہ ثبات قدم و جدی در ارادہ مرتبہ سیر و شیخ ویرا بلند تر مشاہدہ کنند و در عالم غیب مے نمایند از مراتب سایر شیوخ رحمہم اللہ تعالیٰ پس شاید کہ عبداللہ مطری را قدس سرہ ہمچو واقعہ افتادہ باشد و تائید این سخن است آنکہ عارف بانی مولانا جامی قدس سرہ فی الفہم آورده است کہ روزی یکجہ از مریدان سلطان بایزید شیخ کرنی علا و الدولہ را قدس سرہ را گفت چون است کہ تو بجانان شیخ عبداللہ بن ارادت آوردی و سلوک جز بمثل تعظیم نکردی او در جواب گفت کہ من کیوں و ضوضا ساختم در اثنا و آن دیدم کہ دیوار قبلہ کشتاد و از آن سو فضا مے پیداشد و آسمان و ستارہ و ششتری مینمود ہر دیدم

کہ این چیت یحیو گفت کہ نور سلطان بانی بد است قدس سرہ ساعتی شد کہ آسمان دیگر دیدیم  
تمامی نورانی یحیو فریاد گفتم این چیت یحیو گفت کہ این نور مجید الدین بغدادی است قدس  
سرہ آن در پیش تپش تپش پس شیخ رکن الدین گفت این سخن نہ بآن بیگویم کہ در مراتب  
ایشان بیائے نسیم و یا ترجمی مے ہم شیخ مجید الدین زابا سلطان بایزید قدس سرہ ہا ماہر  
را حق سبحانہ و تعالیٰ حوالہ کردہ است بمشربے چون او توجہ بآن مشرب کرد و متابع آن طریق  
شد حق سبحانہ و تعالیٰ جہتہ ثبات قدم اورا در آن طریق شیخ اورا علی مراتب بر جلوہ کند و اکثر  
علی تحقیق مراتب در قیامت پیدا شود و نشان علو مرتبہ دین عالم جز بمتالعت حبیب خود  
مطلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیست ہر کس کہ متابع مرتبہ وے اعلیٰ تر والہا علم بیگویم منک  
سوفت این سطور پر مقصود کہ در سہ اوقات و در جمع ساعات فخر و مسابہات من آن است  
کہ الحمد للہ و الحمد لہ حمد اکثر اکثر اگر ہر یک کترین و معتقد کہترین اینچنان دان عالی شانم و  
اسیر حلقہ این سلسلہ علیہ زائد کاظم قبلہ صدق ثلاث یقین او است و سجدہ نیاز دل و جان  
بدوست سست است خشک طالبانیکہ خاک وے اند با گرد گشتہ ذات پاک وے اند اللہم  
افضل یلینا بر کاتہ و اوصل الینا فتوحاتہ بکرمک و فضلک یا رحم الرحیمین۔

لطیفہ تحم در تحقیق صحابہ بودن آنحضرت و مستحور و مختار و مشائخ و علماء رحمہم اللہ آن است  
و اخبار و افتاد و کثرت کثیرہ برین مطلق کہ حضرت اویسی رضی اللہ عنہ از تابعین است نہ از  
اصحاب رضی اللہ عنہم زیرا کہ بطاہر ملاقات و شرف مصاحبت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نرسیدہ اما بعضی روایات از بعضی علماء رحمہم اللہ منقول است کہ دریافت شرف  
معصیت نبویہ کردہ است چنانچہ تمولینا محمود بن محمد علی الشیخانے القادری ثم کلمنی دارا  
و قرارا کہ از کبار علماء و مشائخ روزگار خود بود و در کتاب حیوۃ میفرماید کہ گفت سیدی مجاہد  
شعرانی رحمۃ اللہ علیہ بدر سنیکہ روایت کردہ شدہ است کہ تحقیق جمع شدہ است آن  
حضرت خواجہ اویسی رضی اللہ عنہ بہ سیمہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ارای یعنی لیبار بار  
و حاضر شدہ است با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جنگ احد و گفتہ است حضرت اویسی  
رضی اللہ عنہ کہ سوگند است بجد استغالی کہ شکستہ نشدہ است چہار و ندان مبارک شپین

از این بیان بندہ سلطان اویسیہ رحمہم اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ شکستہ من چہار زندان شین خود و شکستہ نش رو و مبارک  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ شکستہ رو و منع دو تاشدہ پشت مبارک آن حضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ دو تاشدہ پشت من بچنین دیدم این کلام در بعضی موفات علمائے  
 رحمہم اللہ تعالیٰ ایچھے و بچنین است بعینہا این روایت در کتاب لوامح الانوار فی طبقات  
 الاخیار و اللہ اعلم و نیز سید قمحی و رحمۃ اللہ علیہ در حیوۃ الذاکرین میگوید کہ گفتہ است بعضی  
 از علما کہ صحیح است نزدیک محمد بن رحمہم اللہ انیکہ بدرستے صحابی کسی است کہ جمع شد  
 باشد بہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و را لیکہ مومن باشد و حالانکہ ندیدہ باشند آن  
 حضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانکہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ و احسن بن قیس و کعب  
 احبار رضی اللہ عنہما تابعی محض اند و اللہ اعلم انچھے میگوید فقیر حقیر مولف این سطور کہ در دنیا  
 سے توان گفت کہ جائز است کہ حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ صحابی باشد و اجتماع  
 و صحبت و بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتادہ باشد لیکن روایت اجتماع  
 و صحبت نرسیدہ باشد کسانیکہ قائل اند بعدم صحبت رضی اللہ عنہ و این روایت از علم  
 انہما مستویہ و مخفی ماندہ باشد و برین روایت ایشان را اطلاع نیتادہ باشند کہ علم خدا سے  
 تعالیٰ را انہایت نیست و نتواند کہ کسی احاطہ تمام علم کند و یا کسی کہ دعویٰ احاطہ تمام علم نماید  
 و لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء یعنی فراتر سند آفریدگان بحیر از معلومات او مگر  
 بر آنچه او خواهد کہ بدان محیط شوند و نیز خدا تعالیٰ میفرماید و فوق کل ذی علم علیم یعنی ہر  
 ہر خداوند دانائے دانائے است کہ درجہ او بلند است و شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در  
 رسالہ از رسائل و مکاتیب میفرماید کہ اگر چہ کسی نزد کسی ثابت نشود ازین لازم نیاید  
 کہ نزد دیگرے ہم ثابت نشود و عجب نیست کہ حق تعالیٰ چنانچہ آنحضرت را رضی اللہ عنہ از  
 حشم خلق مستور داشت علم ملاقات و اجتماع او را بحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبرخی  
 و پوشیدہ داشتہ باشد چنانچہ در حدیث قدسی فرمودہ او لیاہ تحت قبائی لا یعرفہم  
 غیرہ - یعنی دوستان من زیر قبائے عزت من اند نمی شناسد ایشان را کسی سوائے من  
 اللهم ارزقنا شفقتہم -

لطیفہ ششم در سبب جدا ماندن حضرت خواجه اویسی رضی اللہ عنہ از حضرت پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ علمای و شایخ رحیم اللہ و در کتب مصنفات خویش چنین  
فرمودہ اند کہ حضرت خواجه اویسی رضی اللہ عنہ بواسطہ اشتغال خدمت و رعایت خاطر ما و خویش  
و حکم امر شریعت غزا و از خوف بغیر مانی مادر از ملاقات و صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم ممنوع و جدا ماندن چنین است در حیوۃ الذاکرین و لوامع الاولیاء و طبقات الاخیار و بحر  
الرموز و غیر ذلک مولانا اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ در نور المربعین کہ شرح لغز است میگوید  
کہ حضرت خواجه اویسی رضی اللہ عنہ بہرہ و برگ آن بود کہ مادر خود را نزد پیغمبر خدا صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردے و منے خواست کہ مادر را بگذارد بسبب رعایت حق مادر حق اطفال  
اورا از حیرت معذور داشت و مولانا سلطان محمد قدس سرہ در مستوی میفرماید کہ والدہ حضرت  
اویسی رضی اللہ ولیہ بود از قش بسوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع مینمود و  
میفرمود کہ خدمت من ترا بہتر است پس آنحضرت رضی اللہ عنہ بحیث رعایت خاطر او جدا  
را نگذاشت و بحضور آنسر و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف نشد شایخ عجمی فتنۃ الدین مزیرے  
قدس سرہ در مکتوبات میفرماید احوال مادر علم نیت بغایت دقیق و لطیف است ہر کس  
بدان راہ نتواند و ہر چہ صاحب دلے کند بر اندازہ نیت و کند کہ نیت ہر کس بر اندازہ ایمان آن  
مقلد را بر اندازہ ایمان تقلیدے و مستحلی را بر اندازہ ایمان استدلال و عارف را بر اندازہ  
ایمان شاہدے تے عجب کار و حدیث کہ رضی اللہ تعالی عنہ زن و فرزند در ملک گذارد و ہجر  
باصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کند و خواجه اویسی رضی اللہ عنہ مادر نگذارد و چون نظر بر  
نیت ایشان کنی ہر دو ہر زگان برابرند در سلف بعضی بودہ اند کہ ترک طاعت کردہ اند  
چون ایشان را در آن نیت نبود این سیرین نماز جاریہ الحسن سیرین رضی اللہ عنہ نکر  
گفت مرانیت نیت اینجا بزرگان میگویند باشد کہ ناکند از دن ایشان از گذاردن و دیگران  
بہتر بود در خواب چہ دانی کہ مردان چرا نماز نکنند و چہ دانی سخن کنند و چہ دانی کہ چرا  
حج رومہ و چہ دانی کہ نمینہ اہل رسم دعا و ایجا سرگردانہ الابد رسم دعا و دعا و دیگر است  
و راہ انبیاء و اولیاء بگر صلوۃ اللہ علیہم تا اینجا عبارت مکتوبات است پس جان

است که حضرت اویسی رضی الله عنه در ترک صحبت حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله داشتند  
 باشند و الله سبحانه اعلم و مولانا علی ابن سلطان قاری در معنی سیفر باید که بدست  
 گمان من آن است که قطب بدانی در زمان آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم حضرت خواجه  
 اویسی بود و رضی الله عنه بنابر آن که مستور الحال بود و گفته است امام یاقعی رحمه الله  
 علیه که تحقیق پوشیده کرده است احوال قطب و آنکه غوث است از عوام و خواص از ارباب  
 غیرت که از خدا سئوالاتی بر او است و تأکید میکنند آنرا آنچه در حدیث واقع است اولیای  
 تحت قبای الاطهر غیر سی را استحقاق از کلام بدایة الاعمال نیز معلوم میشود که قطب زمان حضرت  
 صلی الله علیه و آله و سلم حضرت اویسی رضی الله عنه بود چنانچه در ما بعد مختصر مذکور  
 خواهد شد و مولانا علی سمیه بن علی ملک بن حسن الطوسی المنسوب الی احمد بن محمد الرضی  
 الهاشمی المروزی المولد و الاسمرانی الحمیدی عرف با و زعماء جمیع الله در جواب الاسرار  
 سیفر باید که در حضرت است که میان قطبین ملاقات نیست چنانکه میان شیخ رکن الدین علاء الدوله  
 و خواجه عبادت میان حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم و عبادت قرنی علم او بر  
 قرنی بود و رضی الله عنهما ملاقات نشد استحقاق بنابر قول مولانا علی سمیه رحمه الله که  
 در میان قطبین ملاقات نباشد هیچ در میان حضرت رسالت صلعم و میان حضرت خواجه اویسی فی مخرج  
 و الله اعلم و مولانا علی جویری در کتاب التوحید مایه سخن یعنی مجالس المؤمنین کراه اولیا میفرمود است که  
 حضرت اویسی رضی الله عنه ممنوع گشت از دیدن پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم بدو شریعت  
 علیه حال در مگر حق و اله که تقدیر احوال او عظیم شریعت رسول صلی الله علیه و آله و سلم  
 ملک متعالی است و در تذکره الاولیاء این لفظ زیاده کرده است که مادر او نبیانه فرست  
 و دست و پا بست شده بود و ذی الشیخ ابو بکر بن اسحاق محمد بن اسماعیل بن یعقوب السجستانی  
 الکلابادی رحمه الله علیه در کتاب العرف لذهیب القدرت سیفر باید که بیکر اونا آن باشد  
 که غائب گردان او صاف خود را خلق و برانظر دیوانگی و بهوشی مید و در بابی خبر شمارند از  
 برائے آنکه زائل شسته باشد از دوسه تمیز کردن در هوا فتن تن خود و طلب کردن جفوطا  
 خودی خلق را با و صحبت ماند و نه وسه با خلق آرام ماند زیرا که عقل خود را ملحق

مشغول کرده است و ویرا فراغت صحبت خلق و نفس نمانده است تا جو خیال چنین گردد  
 و خلق بسبب آنکه از وی متوافقت خود نمید و ویرا از خود متفرق سمیتند گویند که وی دیوانه  
 بهوش است و در امت چنین بسیار بوده اند چون هلال بنده مغیره بن شعبه و اویس قرنی  
 رضی اللہ عنہ پس از کلام کشف المحجوب از کلام تعرف و از مجالس المؤمنین معلوم شد که  
 حضرت اویس رضی اللہ عنہ مغلوب الحال و فانی الصفہ بود و هر چه از فانی و مغلوب الحال  
 در حالت طغ و سکر از اقوال و افعال صادر گردد که بظاہر منکر و شنیع نماید و مخالف احکام شرع  
 و عرف باشد آنهمه عفو و معاف است و آنکس در چنین امر معذور و نا مأخوذ است منکرات و  
 شیطیات که از بعضی کبر و تکمل اولیا ے بلکه از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحاب و سلم واقع  
 شده همه این مقام است چنانچه در تعرف ے آر و که حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 در طواف بود چون در طواف مرد ے برو ے سلام گفت حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
 جواب سلام باز نداد پس آن مرد پیش حضرت عمر رضی اللہ عنہ از وی گله کرد که بر عبد اللہ  
 در طواف سلام کردم مرا جواب نداد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابی اوفه را از عبد اللہ پرسید  
 عبد اللہ جواب گفت که دین مقام با خدا ے لعلی کلام میکردم و مغلوب ویدار و وحشت  
 بودم از سلام این کس خبر نداشتم ہر آنکہ دین کار معذورم و نیز در شرع تعرف  
 است کہ بزرگے بود کہ او حامد و ستان نام بود چنان مغلوب گشتہ بود کہ ترک نماز کرد ے  
 چون در مقام نماز ایستاد ے واللہ اکبر گفتہ بہ ہوش گشتہ و بیفتاد ے عمر ے بر گشت  
 و ہم درین حال از دنیا رفت میگوید یولوف احقر کہ دین وقت و زمان کہ از زمان است  
 بزرگے است عبد الخالق نام قدس سرہ در زمین ہنسی میماند کہ حالت سکر و فناء بہتر  
 برو ے غالب است نمیتواند کہ نماز ادا کند چون در صف بایستد و لفظ اللہ اکبر از اہل بلند  
 و سکر بہوش گردد و استادہ بماند و شوع و سجود و قعود و غیرہ از افعال نماز نتواند ادا  
 کند و چون امام و جماعت از نماز فارغ شوند سرانیدگان خارج از مسجد بنشینند و سرود گویند  
 چون آن بزرگ را آواز سرود در گوش افتد بعد ے از سکر و بہوشی در افافت و صحوایہ  
 و خبر دار گردد در بعضی نماز ہا بچہان جنبہ و در سکر افتادہ ماند و سوا ے نماز ہم اگر لفظ اللہ اکبر

و یا آیت از قرآن مجید بشنوید و شنیدن مدحش گردد باز چون سرود کنند خبردار شود  
تمام عمر او بدینطور میگذرد و این فقیر حقیق در صحبت آن بزرگ نشسته و زیارت و محشر  
محشتم ام و تمام قصه چنانچه آفتاب روحانیت آنحضرت اویس رحمه الله بر او نمود آن بزرگ  
از راه باطن یافته و ارشاد و تلقین یافته و الوافض و کرامت حاصل ساخته بالمواهب از  
زبان مبارک ایشان شنیده شد اوصاف و مناقب او زیاد بود برقیه را التماس نمود تا  
این مختصر در از نگر و در شرح تعرف میگوید که مقام انبیا علیهم السلام بالاتر از مقام همه  
است پس چون است که هیچ پیغمبر مغلوب نکفت و بعثت ایشان ساقط نکفت و دیگر پیرا  
روا باشد جواب آنست که این مقام معذوره است و معذور داشتن در تقصیر بود و انبیا  
علیهم السلام از تقصیر منزه اند و دیگر انبیا سفیران اند در میان خلق و حق شریعت بدین  
قائم گردود و دیگران را راست کنند چون خود کمتر گردند دیگران را چون راست کنند آن  
باز آیم بسیر معصود و مختار و صحیح ترین اقوال در سبب جدا ماندن حضرت اویس رضی  
الله عنه ملاقات نمودن حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم همین غلبه احوال و غیبت  
و فنا و محویت است که در ذات آن حضرت اویس رضی الله عنه بود و شاید بود و نسزد و کما  
که طعن کند و نسبت عجیب و منقصت نماید بذات شریف آن حضرت رضی الله عنه که از  
صحبت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم تکلف نمود و حاشا و کلا در سال پنجاه و هشتم از مائیه و دوم  
و از الف و دوم که این فقیر مؤلف این لطایف بلاهور صانها الله عن الشر و سیرت برائے که  
سکانت و مسکن نمادی عبد الخالق قدس سره مذکور بود عبور نمود و تا السعاده زیارت مستحضر شد  
و از انوار دیدار و از انوار گفتار منور و مستفید شد این لطایف تالیف خود را بنجدت الشیل  
عرضه داد چون بواسطه عارضه لبهارت چشم ظاهر که نقصان یافته بود از خواندن معذور  
بودند فقیر را فرمودند که چیزے ازین لطایف برخوان شروع کردم چون بدین مقام رسیدم  
که حضرت اویس رضی الله عنه بواسطه اشتغال بنجدت ماور از ملاقات ظاهر حضرت رحلت  
پناه ممنوع ماند فرمودند که خاموش باش و بشنو که مراد از مادر مادر واقعی که از نبی آدم باشد  
نسبت و کسانیکه اینچنین فهمیده اند غلط گردیده باید دانست که اینجا حکمت الیست پوشیده که ظاهر





عبدالحق قدس سرہ سمو شد کتاب تمہیدات کہ تصنیف است است یزدانی عین الفضا  
ہمدانی بدست افتاد ہنگام مطالعہ بعض عبارت آن کتاب از کلمات قدسیہ آن عین القضاہ  
بنظر آمد کہ مراد از مادر ام الانوار است مگر فرق یہیں است کہ از تقریر بندگی حضرت عبدالحق  
قدس سرہ مراد از ام الانوار نور محمد است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از کلمات قدسیہ عین الفضا  
مراد از ام الانوار نور ذات مطلق حق است سبحانہ و تعالیٰ شانہ و فی الحقیقہ تسبیح فرقیست  
از ناطق صادق بقول طبع الرسول فقد اطاع اللہ و ما ریت اذ ریت و لکن اللہ رحیم  
و انا احمد بلا یمیم بیت ز احمد تا احد یک یمیم فرق است با ہمہ عالم میان یمیم عرفی است  
عین الفضاہ تمہید ثانی از تمہیدات سیفر ماید کہ اویسی قرنی رضی اللہ عنہ محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم را بحقیقت دید و مقصد صورت نمود زیرا کہ مقصود از دیدن صورت  
واقعی معنی است چون معنی حاصل آید صورت حجاب آید عالمان ناریدہ روزگار عذر داد  
پیش سے نہند تمہید اند کہ مادر نبودہ ام اصلی بود و عنندہ ام الکتب مادر اصلی نگذاشت کہ  
آمد کہ مادر اصلی را سیدہ صورت فرزند او کہ محمد صلی اللہ علیہ باشد ہم تسبیح او باشد مگر آن  
تشبیہ کہ مجنون را گفتند لے آگفت من خود لیلی ام و سر بگریبان خود فرو برد یعنی لیلی  
باسن است و سن لیلی اویسی رضی اللہ عنہ استغراق ام اصلی بود غیر در وجودش  
نماندہ بود بلکہ خود را در ہمہ و با ہمہ بلکہ ہمہ سیاحت اویسی رضی اللہ عنہ محرم قلب بزرگ  
بود مع بقایہ الان کمان کان پیوست تن ز جان و جان زن تنوریت با لیک کس را  
دیدنی دستور نیست باو ہم در تمہید سیفر ماید در واقعہ اویسی قرنی رضی اللہ عنہ الی الاحد  
الرحمن من قبل التیس : از کاشفات ذات اقدس من را نی فخر را سی الحی شدہ بود کتاب  
صورت ظاہر سے حضرت علیہ السلام نماندہ بود فی نفسہ معانی من اراد ان یظرا الی مبتت  
یمتے علی وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی مخافۃ بحضرت خواجہ اویسی قرنی رضی اللہ عنہ رو  
یافتہ و مظهر رحم و مظهر العجائب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قالب و یسی رضی  
اللہ عنہ شاہ و معائن بود و جملہ حرکات گمانگی حضرت صلعم در قالب شریف و سچوودہ و لہذا  
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ معراج خویش بان در خویش شریف از رائے فرمود

تا سنگاه شفاعت بدامن پاک اولیسی رضی اللہ عنہ لبسته آید دست طریق موحدان بطریق  
معنوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معیار گردیده شب و روز در جامه اولیسی رضی اللہ عنہ خالق  
اولیسی موجود بود ازین سبب بعضی اعجاز مطلقه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جامه اولیسی  
میزد لاجرم اولیسی رضی اللہ عنہ لظاہر در مدینه مبارک اعلیٰ مدخول نگردیده توجیه دانی وجه  
نگردیده من عرف اللہ کل لسانہ و در کار باید داشت از بس که در مطالعہ ام الکتاب یا لکتاب  
سے پرداخت نفرقه نداشت عالمان نارسیده عذر ماوریش سے آرند نمیدانند که اولیسی رضی اللہ  
عنه ام اصلی داشت اللهم صل علی محمد الاعمی انا من کور اللہ و کل شیء من نور ربی و فی الفیض  
افلا یقصر من معانہ داشت چون تجلی ذات مطلق آتش از تبتوہ مبارک بتادف رخت سحر  
اولیسی رضی اللہ عنہ تمام سیوخت و هم در تہجد ہم میفرماید کہ ابنا علیہم السلام بر سالت  
وفائده غیر مشغول شدند اولیسی راضی اللہ عنہ گفتند بامامو افت کن و مارا باش مجرد شاید  
کہ عشق اولیسی رضی اللہ عنہ با صورت پنهان گوید در عشق ملائمت و رسوائی به کافر شدن و کفر  
در تسای بی پیش ہم عاقلان بر عنایہ نہ در سه ماسود و اسودای تا اینجا کلام تہجدات عجوب  
حالت است و بس حیرتے کی یاد رکنا خفته و محبوب در حضور در پرده نهنفتہ دازیر و ن حد  
ندائے شورش فراق سید ہند و ہزار ناہائے سوزش اشتیاق میناید گاہ سخن از سر تن  
میگویند و اشوقاہ الی لقاءہ و وقتے با امید بوسے بند پیراہن سیکشانند کہ انی لاجل فیض  
الرحمن فی الملین بیت بوخی جان سے آید از سوخی عدن بہ از دم جان پر در اولیسی مرتبی  
خلق در آن حیران و عالے سرگردان کس نمیداند کہ این چیست این بوالعجبہا و دیوانہا  
عشق است عاشقان دانند عاقلان دیوانگان شناسند نہ فرزانگان بیت عاشقانرا  
در و بدنامی خوش است یا عاشقانرا سوز و ناکامی خوش است یا صلی اللہ علیہ خیر خلق محمد  
و آلہ و اصحابہ وسلم

لطیفہ مخفیہ در ستور ماندن آنحضرت رضی اللہ در دنیا و آخرت از آن حضرت رسالت پناہ  
صلعم حضرت سلطان روم قدس سرہ و دشمنوی خود میفرماید کہ بعضی اولیاء مشہور اند و بعضی  
مستور درجہ مستوران بلندتر است از مشہوران ازین سبب مشایخ بزرگدھم اللہ تعالیٰ

ہموارہ در تمنائے و آرزوئے آن بودہ اند کہ از آن مستوران یکم را بیابند و انبیا علیہما السلام نیز ہمین آرزو داشتند چنانچہ حکایت موسیٰ و خضر علیہما السلام در قرآن مجید مذکور است و خدا میگرد و حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ واستوفاه الی لقاء اخوانی و تفرغ و اہتمام حوائج از حضرت ذوالجلال ملاقات خاصی را و فرمود واجب الوجود کہ خاصہ از خواص بر تو خواہد آمد حضرت علیہ السلام با عالتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمود کہ یکے از خاصان خدا بر دریا خواہد آمد لیکن اگر اتفاقاً من در خانہ نباشم اورا بنوازش و دلدارے در خانہ نباشان تا آمدن من و اگر ازین مصنف متعذر شود و قبول نیفتد بارے حلیہ اورا بقدر امکان ضبط کن کہ در شنیدن حلیہ ایشان فائدہ عظیم است پس آنخاص بیاید و خبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید آن شخص در مسجد نماز مشغول نماز عالتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اورا اعزاز نمود و گفت اندرون بیاتما ترا بیحجاب بنیم گفت اندرون مرا کار نیست باید کہ سلام من بمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربانی چون حضرت نجانبی بنی عائشہ رضی اللہ عنہا آمد عائشہ رضی اللہ عنہا خبر داد و سلام آنخاص بنید آن حضرت صلعم فرمود کہ با عائشہ حلیہ و صورت اورا بیان کن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چون بگفت حلیہ و اشک از چشمش ندر و ان چون جو بہ مصطفیٰ گشت از خوشی بھوش ہوا بچو دریا در آمد اندر جوشش ہوا از چنان بھوشی جو باز آمد بہ قطرہ اشک بجرے زلزل آمد بہ برز بالمش روانہ گشت اسرار بہ مستمع غرق شد در آن انوار ہوا در تذکرۃ الاولیاء میگوید کہ خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود احب الاولیاء الی اللہ الاتقیاء الاحفیاء یعنی دو تشرین اولیاء نزد خدا استعالی پرستہر کا کہ جنین پرستہر کاران کہ پوشیدہ شدہ اند صحابہ گفتند یا رسول اللہ این در خود بخو یا ہم سید عالم علیہ السلام گفت شتر ربانی است درین اورا اویس خوانند قدم بر قدم او نہید و این حدیث بعینہ در رسالہ بحر الرموز ہم مذکور است و در حیوۃ الذاکرین و شرح تعرف کہ عربی است این حدیث را باین لفظ آوردہ کہ گفت البوہرہ رضی اللہ عنہ کہ بدستہ فرمود بخیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے البوہرہ بدستہ کہ خدا متعالی دوست دارد از خلق خود سرگزیدگانرا کہ پوشیدہ گزیدہ نا آخر حدیث صحابہ گفتند یا رسول اللہ خبر دہ مارا از آن مرد فرمود کہ آن اویس قرنی است شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در کتاب اخبار الاختیار آوردہ است کہ شیخ حمیدین ناگوری



محبت است ظاہر نشوند و یک عوام کہ ایشان محبوبان اند و این مقام حضرت رسالت پناہ  
 است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آن حضرت وصف کرد نفس خود را بہ اخیر کہ تفصیل غیر است  
 پس پوشید محبت خود را بمزاج کردن و ملاعبہ نمودن کو دکان و بدوستے کردن بازند  
 و اولاد و یاران خود رضی اللہ عنہما انھما کلامہ پس اکنون فہم کن کہ حضرت اویسی رضی اللہ  
 عنہ محب بود و ہم نہ محبوب خود میخواست کہ در نظر مردم ظاہر گردد و نہ حق تعالی داشت  
 کہ آنحضرت نزدیک خلق متطور و مشہور شود چنانچہ فرمود سحانہ کو اولیائے تحت قبائے  
 لا یعرفہم غیرکے این بود مستور ماندن و اللہ اعلم بہ مستور ماندن آنحضرت بسبب رشک  
 و غیرت اشارہ میکند قول مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہ در لطیفہ ما بعد از امام یافعی علیہ  
 الرحمۃ نقل کردہ است در آنجا حسین تا معلوم کنی مخدوم جہانیان علیہ الرحمۃ در سفر نامہ  
 فرزندے میفرماید پروتہ سے امیر خراسان باو شاہ یمن در حوالے ملکیت خویش کا بر  
 و صدد در و دیوانہ شیخ الشیخان از برائے ملاقات بہم کرد و لیکن خواجہ اویسی قرنیؒ  
 عنہ را نکرہ چون او باز گشت از ملکیت خواجہ اویسی قرنی رضی اللہ عنہ مناجات کرد  
 گفت خدا یا چنانچہ بدینا مستور داشتے بلطف و آخرت بخین مستور داری ہا نفی  
 کہ اے اویسی او علمے تو را قبول کریم خواجہ اویسی رضی اللہ عنہ گفت الہا در  
 آخرت کہ اجتماع شدہ ہزار عالم گرد و در آنجا پردہ حجابے نباشد یمن چگونہ مستور نمایم فرمان  
 شد کہ بقدرت خویش سقتصد موجدان بصورت آفریم و تراد در بیان ایشان مستور آرم کہ  
 دوستان یمن بدلائل جنین مستور اند کہ خرمین ایشانرا کسے شناسد کہ اولیائے تحت قبائی  
 لا یعرفہم غیرکے در کتاب سہ رج ہدایہ کہ انہما از جملہ ملفوظات حضرت مخدوم جہانیان است  
 علیہ الرحمۃ جنین نوشتہ شدہ نظر آمدہ کہ روزے باشاہ یمن بر خواجہ اویسی قرنی رضی اللہ  
 عنہ برائے ملاقات آمد خواجہ در خاقانہ حکم لست و آمدن ندا دوہے پیش در جندان کرد  
 کہ کہ کہ البتہ در باز کرد و سبب کار سی و نا آنکہ ملاقات نکرد باز گشت و اللہ اعلم مولانا قاری  
 رحمۃ اللہ علیہ در شرح مشکات میگوید کہ مخفی نیست کہ بدرستے و خفا و کسے رضی اللہ  
 عنہ این بود کہ و سے منجانب الدعوات بود و در مادہ استغفار پس اگر ظاہر بود و در و کز

اور دیکھ لوئے نیک و بدستور و غیر منفور پس ممکن نہ کہ دیر استغفار برائے ہمہ دلہ  
 ممکن نہ کہ دیر التناع کردن از بعضی زیراکہ این موجب وحشت و کشف حال گردد و اللہ اعلم و  
 قاضی عبدالصمد در ملفوظ حضرت مخدوم نوح قدس سرہ میگوید کہ در شرح مشارق و در  
 کتاب روضۃ الرایحین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ بلندی حالات و علو مقامات خواجہ اویس  
 رضی اللہ عنہ ذکر یافته و گفتہ کہ بودے از اولیائے تحقیق کہ یافتہ نمیشد اگر حضرت نبی علیہ السلام  
 خبر نمیدادند از اویس رحمہ اللہ اصلش از مراد پس از آن از قرن پس از آن مین بود ہرگز  
 کہے اور اسنے غنہ فاخت در یک از رسائل نوشتہ است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ را اگر دہے اندک  
 در ہر انا ایل و اطراف النہار از حضرت لامکان این میخوانند کہ اللہم استر فی عبادک بلادک  
 یعنی بار خدا یا جویش مرا تہندگان خویش و در شہر بخویش چنانچہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ  
 در عالم سیرت شربانان پوشیدہ بجز بعضی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخجس دریافت کہ اویس  
 و در وے حبیت و در روز محشر مضاد ہزار ملک بصورت اویس رضی اللہ عنہ در ظہور آزند  
 و بخجس را بدورہ نمود و در تذکرۃ الاولیاء و سلک سلوک میگوید در جنبہ است کہ فردائے  
 قیامت حق تعالی بہقتاد ہزار شتر نیبا فرمید بر صورت اویس رضی اللہ عنہ آن در میان  
 ایشان در عرصات در آید و بہرشت رود تا پہ آفریدہ واقف نگردد الا شامہ اللہ کہ در آن  
 میان اویس رضی اللہ کلام است کہ در سکر دنیا حق را در زیر قہ تواری عبادۃ میکند  
 و خود را از خلق دور میداشت تا در آخر نیز از چشم اغیار محفوظ ماند کہ اولیائے تحت قبای اللہ  
 یعنی و در سلک سلوک بتقدیر زیادہ آورہ است کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از  
 کوشک خود بیرون آید چنانکہ کسی مر کے را طلب کند از حضرت عزت خطاب آید کہ کہ مطلب  
 گوید الہی او کجا است فرمان آید فی مقعد صدق عند ملک مقتدر گوید کہ او نمیخواند کہ مرا  
 بہ بند فرمان رسد ترا کہ بند از برائے ما بنید آنکہ مراد ترا چہ بند و دیدن تو چہ سود  
 کند و دیدن بانی تو تہ زیان دارد و مولاجاہی در دلیل الذاکرین ملفوظ حضرت مخدوم نوح  
 قدس سرہ میگوید کہ شب معراج درۃ التاج حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بر طارم فلک الافلاک بر تخت مرصع نورانی در چارم فیوضات ربانی غالب روح

جسائی معائنہ کردند و مشاہد فرمودند کہ سر اوقات استار رب کر یا را سخی آنکہ بفرغت پائی  
گستاخی و دراز کند صورت و افتحہ چیت و جرح جرات کیت جبرئیل علیہ السلام امین گفت  
کہ این قالب و ح پر فتوح شیخ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ است کہ در عشق تو دم زن و در  
پیدائے در دفتر قدم افشردہ و ساعتی آرا سیدہ در کتاب داد الہی کہ تصنیف داد این  
قایم قاضی متوطن دیرہ اسماعیل بہت است کہ بروایت صاحب ستیفیضہ و امام یاکر  
از سید النالین محب محبوب حقانی عاشق معشوق سبحانی حضرت حواجه اولیس قرنی رضی  
اللہ عنہ در شب معراج آواز غر غرہ خواب بگوش ہمالیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
بر سر پیر رسید کہ این آواز غر غرہ کیت جواب شنید کہ این آواز غر غرہ اوفتیس فی  
است رضی اللہ عنہ و چند فرشتگان مکرمل آن کردہ ام کہ این آواز مراب یار پسند است  
شیخ شرف الدین در مکتوبات جنین سے آرد فردائے قیامت چون حضرت رسالت پناہ  
مومنان در بہشت در آید گوید خداوند اہمہ مومنان است من مر ایدند و من ایشانرا  
مر اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کہ وے مر اندید و من اور اندیدم جواب آید ترا کہ بنید از بہر بند  
چرا گرفت اگر ترانہ بند چہ زیان دارد ہر کہ در سر محبت بندہ شد تا ابد ہم محرم و ہم زندہ  
شد با سر کہ او از دار دنیا پاک شد بکہ نور طلق شد اگر چہ خاک شد

لطیفہ ہم باید دانست کہ حضرت اولیس رضی اللہ عنہ چون پدید بیائے بلا باے دنیا  
بدیدہ بصیرت چشم تعین معائنہ کردہ بود و لابد تنہائی و جدائی از خلق اختیار کرد و خود را  
از دنیا و از اہل انور دستور نمود و گمنام و بے نشان ساخت در ہر دو جہان و این اثر  
خاصیت تا الآن در روحانیت آنحضرت رضی اللہ عنہ باقیست ہر طالعے اورا توفیق الہی  
باو می نماید و بشہ ط محبت و خلوص عقیدت روحی توجہ و التجاہ و حایت آن حضرت سبحانی  
عنہ آرد امید است کہ ہمین و برکت فیض روحانیت القطار کلی اورا دست دہد از بلا و غمت  
دنیا و اہل آن بر بد چنانچہ حواجہ محمد پارسا قدس سرہ در سالہ قدسیہ میفرماید کہ سبب القطار  
و اتصال الوہبیت ملک نام توجہ و اشتغال محب است بروح متقدس افضل النالین حضرت  
اولیس است قرنی رضی اللہ عنہ و نیز قدسیہ و بجلے دیگر اثر توجہ بروحانیت اولیس

رضی اللہ عنہ القطاع تمام و تجرد کلی از علائق ظاہری و باطنی بود نصیب مریدان و متبعان  
سلسلہ علیہ اویسیہ انست کہ حکیم متالبت خود را از دنیا و اہل آن دوراند و غزلت  
گوشہ نشینی اختیار کنند و از خلق و آسیرش آہنبا بالکل جدائی و تمنہائی گزینند۔ اللہم ازینا  
متابعہ بجزمتہ حبیبک و خلیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

لطیفہ پنجم در معنی و مراد حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لاجل نفس الرحمن  
من قبل الیمن حضرت سلطان روح قدس سرہ در شنوی میفرماید کہ ہر روز محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت غروب با صاحب بیرون شہر رفتے و روئے مبارک بسوی  
یمین کردے و بعد از آن فرمودے انی لاجل نفس الرحمن من قبل الیمن و حالت نمودے  
و از خوشی بہوش گشت و سر بزائے یکے صحابہ رضی اللہ عنہم نہادے و در جواب رفتے  
بانی را دستورے نہت گفتن العاقل نکھیہ الاشارۃ مہمہ در خانہ اگر کس است بکمر  
بس است۔ و شیخ فرید الدین قدس سرہ در تذکرۃ الاولیاء میگوید کہ گاہ گاہ خواجہ عالم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم رو بکیمین کردے و گفتے کہ انی لاجل نفس الرحمن من قبل الیمن یعنی یم  
راحت از جانب الیمینے یا بجم و یحنین یعنی شیخ فرید الدین نجفی رحمۃ اللہ علیہ در سلسلہ ک  
گفتہ است لیکن بجای لفظ نفس ریح آورده است شیخ شرف بیچہ منیری قدس سرہ در  
مکتوبات میفرماید یکجا بلطف بود و بر سبب سوختہ شتر بانی یعنی اویسیؓ قرنی رضی اللہ عنہ  
وزید فرشتگان بہوش گشتند چون بہوش باز آمدند جبرائیل علیہ السلام را گفتند مادر بقصد  
ہزار سال نیافتیم کہ در عهد قاب قوسین مے آید جبریل علیہ السلام از رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم برسد فرمود آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لاجل نفس الرحمن من قبل الیمن این  
نیم ریح از سبب شتر بانی است کہ دین مستہ کردہ است نہت شور و شہر فکند آن  
بہت زنا ربست بہ چون خزان زخایات برون آمدہ است بہر مجالس المؤمنین نقل کردہ  
است کہ غوث التاخرین سید محمد نور بخش نور اللہ مرقدہ در شجرہ الاولیاء کہ جملہ تالیفات او  
آورده است کہ اویسیؓ بنی رضی اللہ عنہ آنکسے است کہ وصف کردہ است اورا رسول صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم بولایت فرمودہ است کہ انی لاجل نفس الرحمن من قبل الیمن ہں کسیکو



کرده باشند اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نیت حاجت اور لبو کو وصف سچ سچ کر از  
 امت سید التابعین حیدر بن علی الاعلی رحمۃ اللہ علیہ در او اہل کتاب سنجہ الا نوار ذکر نموده  
 بنابر جلالت قدر اویس قرنی رضی اللہ عنہ واطلاع از رو کثیف و ذوق بر اسرار الہی حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتے طرفین استشق رائح الفاس شرفیہ اویس کو  
 اند در حق او فرمودہ کہ انی لا تنفق روح الرحمن من طرف الیمین و مولانا بذا الدین جعفر بدخشی  
 رحمۃ اللہ علیہ در کتاب خلاصۃ الغناخر آورده است کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با کمال  
 مقام خود و روح مبارک خود بجانب الیمین گردانیدے و جامہ را از سینہ بے کینہ خود دور  
 کردے و فرمودے کہ انی لا جہ نفس الرحمن من قبل الیمین و مراد از خواجہ اویس بود رضی  
 اللہ عنہ تا اینجا کلام محاسن المؤمنین بود و حجتہ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ در کتاب لہجاء  
 العلوم میفرماید کہ بزرگ داشت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شان حضرت اویس رضی  
 اللہ عنہ را پس فرمود کہ انی لا جہ نفس الرحمن من قبل الیمین و اشارہ کرد لبو کو و رضی  
 اللہ عنہ و در شرح احیاء العلوم نیز میگوید کہ اشارہ نفس الرحمن لبوے حضرت اویس است  
 رضی اللہ عنہ و مولانا علی ابن سلطان محمد قادری در معدن العبدی حضرت اویس میفرماید کہ  
 شیخ میفرماید کہ شیخ علاء الدین سہانی گفتہ کہ قطب در زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم اویس  
 بود رضی اللہ عنہا و حدیث انی لا جہ نفس الرحمن من قبل الیمین حق او نمائندہ و بختین بعینہ مولانا  
 یعقوب چرخ رحمتہ اللہ علیہ در رسالہ کہ در بیان اقسام اولیاء تالیف کردہ گفتہ مولانا سہن  
 بن معین الدین بدیندی نیز در فوائج میگوید کہ قطب ببال در زمان صلعم عصام قرنی بود  
 علم اویس رضی اللہ عنہا چون متوفی شد این خطا احمد بود از وی کہ میان مکہ و مدین بود  
 لیکن مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ در معدن العبدی میگوید کہ ظن من انک کہ قطب قبل  
 در زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اویس بود رضی اللہ عنہ زیرا کہ مستور الحال بود  
 امام یافعی گفتہ است کہ بدرستی قطب ببال مستور الحال باشند از برائے رشک و غیرت  
 کہ از جانب حق تعالی بروئے است چنانچہ حق تعالی فرمودہ است کہ اولیائی تحت قبائی لا  
 یعرفہم غیر حق تعالی و اللہ اعلم و نیز از کلام مولانا یعقوب چرخ میفہوم مے شود کہ غیر قطب ابدال در

قطب الارشاد اولیای عربستان بزمن برابر و ناپیدا است آنحضرت و مولانا جلال الدین سیونی رحمة الله علیه در کتاب ششج صد و رنی الاحوال المونی و القبور و مولانا سید محمود در حیوة الذکرین گفته اند که حضرت اویسی رضی الله عنه را چون دفن کردند و قبر را علامت نمودند چون باز آمدند دیدند که در آنجا قبر است نه اثر آنجا پس ازین معلوم شد که حضرت اویسی رضی الله عنه از اقطاب بود که قبر او در زمین گم و ناپیدا گشت و الله اعلم در هدایة الانبی میگوید که بعضی بزرگان گفته اند که در شجره قطب دیگر است و قطب الاقطاب یک کس است پس آنها گنجان عالم اند و هیچکدام بمرتبه نبوة نمیرسد زیرا که در عصر پیغمبر اینها بوده اند خصوصاً در زمان حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم حضرت اویسی رضی الله عنه قطب بود که ادنی مرتبه نبوة است و اکنون در اینجا باید دانست که لفظین که در حدیث انی لاجلس الرحمن من قبل الیمین واقع شده نام ولایت و بلا و است چنانچه در لطیفه اولی نیز ذکر یافت لیکن در کتاب تمهیدات لفظین در جایهای متعدد و واقع شده و ترجمه فارسی آنرا مانند لفظین است کرده است و اصحاب الیمین نیز مراد داشته و الله اعلم بمراده و تمهیدات کلمات مست است نزدانی عین القضاة همکاری است و معنی و ادکلام ستان با دراک و فکر عاقلان نتوان فهمید اللهم انی اسئلك حبک و حب اولیائک و اصفیائک بفضلک و کریمک -

لطیفه و سیم در رفتن آنحضرت رضی الله عنه بر آن ملاقات پیغمبر علیه السلام در مجالس التوحید میگوید که روزی حضرت اویسی از مادر اجازت خواست بر آن زیارة حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم رود مادرش گفت برو و اگر آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در خانه نباشد باید که توقف کنی و زود بیایی چون زیارت رفت حضرت صلی الله علیه و آله و سلم در خانه نبود و حاج اویسی رضی الله عنه زود بجانب مادر جو کرد چون حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در خانه آمد نورس در خانه دید که هرگز ندیده بود پرسید که بر در خانه کس آمده بود جواب شنود که آنرا ازین شهر تبارانی اویسی نام بود بختی فرستاده باز رفت پس حضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که آنرا این نور او پس است رضی الله عنه که در خانه مادیه گذاشته و خود رفته ششج محمود در رساله بحر الرموز که ملاحظه بندگان سلطان الواصلین برهان کاملین حضرت

شاہ جلال الدین محمود اویسی جعفری است نور اللہ مرقدہ سے آرد نقل است کہ مادر  
 حضرت خواجہ اویس رضی اللہ عنہ نابینا و مزمع بود از بچیت حضرت خواجہ اویس رضی اللہ  
 عنہ در خدمت او بے بود بواسطہ حکم شریعت فرمانبردار سے کردن مادر در خدمت سرور  
 انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرسید و ہمیشہ اجازۃ طلبید مادر اور حضرت انکر دے رو کر  
 خواجہ اویس رضی اللہ عنہ پیش مادر عرض کر کہ جہاں میں حضرت بکنید مادر گفت کہ دریا  
 بہشت پاس یا ز پیش من حاضر شوید حضرت اویس رضی اللہ عنہ نصت گرفتہ در مدینہ آمد  
 مادر مومنان حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اندرون خانہ بود بغیر اذن اندرون  
 خانہ داخل شد بی بی رضی اللہ عنہا حیران ماند کہ این از حجاب آمدہ است حضرت اویس رضی اللہ  
 عنہ پر سید کہ خواجہ عالم صلح کجا است زین المستورات فرمود کہ در شکار سیر و ن رفتہ است  
 پر سید کلام وقت خوابد بی بی رضی اللہ عنہا فرمود کہ واللہ اعلم وقت نماز ظہر خواہند آمد حضرت  
 خواجہ اویس رضی اللہ عنہ گفت کہ سرور انبیا را سلام من خواہید رسانید چون شہر انبیا  
 علیہم السلام بیاد بی بی رضی اللہ عنہا سلام خواجہ اویس رضی اللہ عنہ رسانید حضرت  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سید کہ شما خواجہ اویس رضی اللہ عنہ دیدی بی بی فرمود کہ  
 دیدم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باز سیر و ن آمد صحابہ را رضی اللہ عنہم فرمود  
 کہ کتاب بیامید ہمہ اصحاب ہوں وقت حاضر شد مد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود  
 کہ سو سو من رو کر بہ بنید روئے مبارک را دیدم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود  
 خواجہ اویس رضی اللہ عنہ نظر بی بی عائشہ صدیقہ افتادہ او ہم بخشیدہ شد و نظری بی برین افتادہ  
 بخشیدہ شد و نظر شہاب بن افتادہ و شہاب ہم بخشیدہ شد یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت علی رضی  
 اللہ عنہ و حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہ و حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ  
 و گفت کہ بر کف دست و کف شائے سپید است اما بر من نیست چون عمر و علی رضی اللہ عنہما  
 بالشکر رفتند دعوت اسلام و مسلمانی نمودند و طلب خواجہ اویس رضی اللہ عنہ کردند کہ کسی خبر  
 اندا و چند روز گذشت یکم دیر وضعیف آمدہ خبر دادہ کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کہ شما را خبر  
 در فلان محلہ قرن است چون کہ اول ستون در آنجا تھا و مذہب زمین گا و میدنا ز بر زمین

سیر و آمد و شناخ را در عربی قرن گویند پس نام آن محقرن نهادند پس آن یاران رضی  
 اللہ عنہما در محقرن آمدند چند روز گذشت که یاران حضرت اویس رضی اللہ عنہ را طلب کردند  
 نیافتند باز آمد و گفت انیکہ آنمرد بعد از او اے نماز مغرب درین راه بدوش ابدالان  
 میرود همین را اویس گویند حضرت عمر حضرت بلال رضی اللہ عنہما را فرمود کہ خواجہ را پند  
 چون بن رفتند از خواجہ این لفظ ہو لکند بلال را رضی اللہ عنہ حال مستولی شدہ بہوش افتاد حضرت  
 عمر را روضہ عنہ خبر شد اورا بر داشتہ پیش حضرت علی رضی اللہ عنہ نهاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 اورا دم مبارک انداخت باز بہوش آمد حضرت بلال رضی اللہ عنہ پرسیدند کہ ترا چہ حال شد  
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ رو سوختہ حضرت عمر خطاب کرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمود کہ بعد از سخن  
 مردے بطریق ابدالان میرود و میگوند کہ اویس رضی اللہ عنہ ہون اویس است من بلال  
 را رضی اللہ عنہ گفتیم کہ شما بنید حضرت بلال گفت کہ من رفتہ عرض سلام کردم از وہو  
 برآمد از شنیدن ہوا زہوش رفتم پس تحقیق دانستند کہ اویس ہون است دومی سیوتی رود  
 حضرت عمر و علی بلال را رضی اللہ عنہم فرمودند کہ شما سلام بجاو اویس رضی اللہ عنہ  
 برسائید و بگوئید کہ اصحاب سرور کائنات برائے ملاقا شدن تو آمدہ اند و قہقہہ امر باشند  
 ملاقات کردہ شود حضرت بلال رضی اللہ عنہ رفتہ سلام رسانید و پیغام گفت حضرت خواجہ  
 اویس رضی اللہ عنہ فرمود کہ روز جمعہ نماز فجر ہمراہ ما دالکید و لیکن ریسان کن را ہمراہ  
 بیارید چون علی الصبح روز جمعہ شد سواری کردند چون بر بلندی رفتند دیدند کہ خلوت  
 انہو است مخمکہ استادہ چون نزدیک رفتند حضرت خواجہ اویس رضی اللہ عنہ لباس شامانہ  
 بر سر چہرے کلاہ و در زیر شامانہ فرس انداختہ و شستہ چون رفتند ملاقا شدہ نماز مشغول شدند  
 چون از نماز فارغ شدند چہ حرفہ حکایت کردہ رخصت کردند پس آنجا خواجہ اویس رضی اللہ  
 عنہ خلافت و ارشاد حق خلفا را اظہار ساخت و دل پرمردہ را حیات و جان افسردہ را تابان  
 بفضل حق بیداشتہ و از آنجا سلسلہ پیروی و مریدے از حضرت اویس رضی اللہ عنہ الی  
 یومنا طایم است پس بگویند کہ آن خرگاہ و منہو و جمع لشکر از دور گاہ رب العالمین فرشتگان  
 آدرودہ بودند و الحال آنرا فرشتہ برداشتہ در عالم میگردد چونکہ آنرا ہر جہد دل خوانند و ست

صبح مانند محل و کونک می نمایند سیگویند کہ ہون خرگاہ و تنبو حضرت رضی اللہ عنہ افاض اللہ تعالیٰ علینا بركاتہ و اوصل الینا فتوحاتہ -

لطیفہ یازوہم در ملاقات امیر المؤمنین حضرت عمر حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت اویس مولانا اسمعیل بن عبد اللہ رحمہما اللہ در لوز المہدین شرح لغز سیگویند کہ چون حضرت ابو رضی اللہ عنہ بواسطہ رعایت خدمت والدہ صاحبہ ضعیفہ نزد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہادند خدای تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام را فرستاد تا مصطفیٰ را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از حال و خبر داد و برکت شنود و مادر ویرا کہستہ کرد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حال و خبر باران را خبر داد و حضرت عمر رضی اللہ عنہ را بشارت داد کہ تو ویرا بینی و چون بینی سلام من بوسہ رسائی و بگوئی تا است مرا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کند اتھے در نزد الاولیا سیگویند کہ صحابہ رضی اللہ عنہم برسیدند کہ ایچکارام باشد فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بندہ ایست از زندگان خدا تعالیٰ گفتند ما ہمہ بندگان خدا تعالیٰ ایم نامش چیست فرمود کہ اویس گفتند کہ او حجاب باشد فرمود کہ لقرن گفتند او ترا دیدہ است گفت بربیدہ ظاہر دیدہ است گفتند عجب کہ چنین عاشق تو باشد و بخدمت تو نشافتہ فرمود کہ از دو سبب از غلبہ حال دوم تعظیم شریف کہ بخدمت مادر مشغول است گفتند ما ویرا بنیم حضرت ابو بکر صدیق را گفت تو او را نہ بینی اما فاروق و علی ببینند مردی شعرانی در پہلو یو چپ و کبف دست و سچہ سحر کہ درم سفیدی است و آن برص است چون او را در پاید سلام من بد ورسید و بگویند کہ است مراد دعا کند در مجالس المؤمنین سے آر کہ منقول است کہ سلمان رضی اللہ عنہ از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال نمود کہ این شخص کیست پس آن حضرت فرمود کہ بد رسید کہ درین شخصیت کہ اویس سیگویند کہ برانگیختہ شود در روز قیامت یکا سمت کہ داخل شود در شفاعت او آگاہ باشید کہ ہر کسے از شما کہ او را بینید سلام من بد و رسانید و ام کہنید او را کہ مراد دعا کند شیعہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ در مشکوٰۃ آورده است کہ روایت کردہ است از امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت مرا سے آید شمار از جانب من گفتہ شود او را اویس رضی اللہ عنہ نمیکند در آن مرد و درین

خبر مادر سے کہ مر اور راست تحقیق ہو دلوے سفید یعنی برص پس دعا کر خدا را پس مر  
 کر خدا آنرا مگر قدوینا سے یا در ہے شک را وی است و مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ  
 شرح مشکوٰۃ در معنی این حدیث کہ گئے گذار و آنم در دین جز ما دیگوید کہ معنی آنست کہ نبود  
 مر اور اہل و عیال در دین خبر مادر کہ منع میکرد اور از آمدن بسوی پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ  
 وسلم خدمت آن و نیز پیغمبر عبدالحق قدس سرہ در شرح مشکوٰۃ مذکور و روایت آورده است  
 کہ بودن سفیدی قدس در ہم این بدو عاویہ بود کہ گفت خداوند ابگذار در حب چیزے از ان  
 کہ یا دکنم یا ن نعمت ترا پس کیسہ پیش آید از شما پس باید کہ طلب آمرزش کند شما یعنی باید  
 در خواندن آن کس از وی کہ طلب آمرزش کند برائے آنکس و بعضیہ گفتہ اند کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم این را از حجت خوش کردن دل اویس رضی اللہ عنہ فرمود و دفع توہم  
 کسے کہ توہم کند کہ وہی تخلف کرد از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیرا کہ وہی  
 آنرا از حجت مادر نبوی گرون بوی کہ دانستہ و در بحر السعاده میگوید کہ در زمان خلافت  
 خود آنحضرت عمر رضی اللہ عنہ در ایام حج در روز دوم ایام تشریق نصیحت خلق سے  
 فرمود و احکام خدا تعالیٰ حل جلالہ و رسول او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجلی میرسانید وہم  
 اہل موسم حاضر بودند آخر فرمودند کہ اہل کوفہ برخیزید ہمہ بر ناستند فرمود کہ ہر کہ اہل قون  
 است بالیستند ہمہ نشستند الا یکتن فرمود و آواز قرآن گفت بلے گفت اویس رضی اللہ  
 عنہ رائے شناسی گفت یا امیر المؤمنین بل اویس رضی اللہ عنہ رائے شناسم گفت یا  
 امیر المؤمنین او از ان حقیر تر است کہ نام او بری او شوریدہ است و از مردمان گریزان  
 است وہمہ کس اور ادیانہ بخوانند حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمود شما اورائے شناسید  
 من از حضرت رسالت بناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدہ ام کہ فرمود روز قیامت حق تعالیٰ  
 بعد ہو گویند ان نبی کلیم از است من بوی بخشد و بہ پشت روند بسیار خصلت  
 او گفت در حکایات الصالحین سے آر د کہ اویس رضی اللہ عنہ یکے از اولیائے امت  
 بود و کمال مرتبہ بجدی داشت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ در قبیلہ قرآن  
 مردی بیت یا اسم اویس کہ بوحانیت خدا تعالیٰ و بن ایمان آورده است و از زیاد

من خدمت ما وضعیفہ اور باز داشته یا عمر و علی رضی اللہ عنہما شہا بعد از وفات من باو  
 در عرفات ملاقی خواہید شد و بر شماست کہ باو سلام رسانید و بگوئید تا مراد حق شفاعت  
 است دعا بکنند پس جمیع تعجب آوردند و گفتند تا بایں خدمت مرتبہ عالی داد فرمود علیہ السلام  
 الذہب اللہ من امتی لبشاعتہ واصواف بنی کلب واستعار ہا تحقیق اللہ تعالیٰ بسیار فرماز  
 امت من لبشاعت اولیٰ بعد تار ہائے چشم و موئی از پیشانی حق بنی کلب و این استعارہ  
 از جہت کثرت کہ در قبیل عرب بنی کلب بسیار اند چنانچہ در شمار آوردن امکان ندارند  
 چکہ ارایشہا بسیار است پس از سرائی بخشدن حق جل ذکرہ لبشاعت او پیغمبر علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام اشارہ بالبشارۃ فرمود لانا اسمعیل بن احمد رحمہم اللہ در نور المہرین شرح  
 تعرف میگوید کہ چون عمر رضی اللہ عنہ در عہد خلافت خود بچ رفت از مردمان بن در عرفات  
 رسید کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کدام است گفتند کہ مردے آشفته است ستون  
 ما را نگاه دارد حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما برگشتند و مراد را بدیند خلق اولاد او گفتند پیغمبر  
 خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ و حق مردے باشد در امت من کہ لبشاعت و در شمار  
 گو سفندان قبیلہ بنی کلب خدا تعالیٰ گنہگار ان است را بہشت در آمد اویس رضی  
 اللہ عنہ قرنی باشد نزد خلق دیوانہ باشد و محل وے نزد خدا تعالیٰ چنین باشد و امام جعفر  
 الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ در کتاب احیاء العلوم و در کتاب کیمیای سعادۃ میفرماید  
 کہ چون نویسیت بحضرت عمر رضی اللہ عنہ رسید گفت با مردمان کہ ہر کہ از شما عوامی است  
 بر خیزید ہمہ بر خاستند گفت ہر کہ نہ از کوفہ است نشیند بہشت پس گفت ہر کہ نہ از فون  
 است نشیند بہشت مگر یک مر استادہ ماند گفت عمر رضی اللہ عنہ کہ تو از قرنی گفت آنکہ  
 گفت اویس را دانی گفت دایم و حقیر تر از ان است یا امیر المؤمنین کہ تو از وے  
 سخن گوی و در میان چنگل نیست حقیر تر از و و و احمق تر دیوانہ و در ویش تر از وے  
 عمر رضی اللہ عنہ چون این سخن بشنید بگریست و گفت ویرا از ان طلب میکنم کہ از رسول  
 خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدہ ام کہ بعد در مردمان ربیعہ و مضر لبشاعت و بہشت  
 روند ان قبیلہ بود کہ بعد از ان سید ابنو داز بسیار وے و همچنین بعینہا مولانا عبد الرحمن بجا

رحمۃ اللہ علیہ در کتاب شواہد النبوة آورده است مگر این قدر زیاده است کہ آن  
 یک کس کہ از قرن بود بر خاست نام او اویس بود مولانا علی ہجویری قدس سرہ در  
 کتاب کشف المحجوب میگوید کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرصحاہ را گفت ہر کس  
 است از قرن اویس نام کہ اورا قیامت ہیچون گو سفندان ربیعہ و مفسر شفاعت خواہ  
 بود اندر امت من و روزی مبارک البعرو علی کہ در رضی اللہ عنہا و گفت شمارا بہ بیند و او  
 مردی است پشت میانہ بالا شمرانی و بر پیلو کچپ و سہ ہیچند یکدہم سفیدی است  
 کہ نہ بیشہ است و بر کف دستش ہیچنان و بر اجد گو سفندان ربیعہ و مفسر شفاعت  
 اندر امت من چون بہ بیند شش سلام من برسانید و گجید کہ امت مراد ما کند و چون  
 عمر رضی اللہ عنہ بعد وفات پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بکہ رسید علی رحمہ عنہ با و بیرونہ  
 میان خطبہ گفت یا اہل نجد برخاستند گفت از قرن کسی است اندر میان شما گفتند قوم  
 را بد و فرستادند عمر رضی اللہ عنہ خبر اویس رضی اللہ عنہ از ایشان پرسید گفتند دیوانہ است  
 اویس نام کہ اندر آباد اینہا نیامد بکس صحبت نکند و آنچہ مردمان خوردند و بخورد و نموشادہ  
 نمازد چون مردمان بخندند و سہ بگیرد و چون گبریند و سہ بخندد عمر ہم گفت ویرا میخوام  
 گفتند سبحانست تو یک شتر با مان ما التیر نہیں رضی اللہ عنہا بر خاستند و نزدیک روی  
 شدند ویرا یافتند اندر شمار ششہ تا فارغ شد و بر ایشان سلام داد نشان پہلو و کف  
 دست بدیشان نمود تا ایشان را معلوم شد کہ وسہ اویس است رضی اللہ عنہ و از وسہ  
 دعا خواستند و سلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدور رسانیدند مدعاے امت وصیت  
 کردند و زمانے پیش کہ بودند تا گفت آنچه گشتید اکھنوں باز گردید کہ قیامت نزدیک  
 است انگاہ مارا آنجا دیدار سے بود کہ در آنجا باز گشتن نہ باشد کہ من اکھنوں بسا خلق برگ  
 راہ قیامت مشغولم چون ال قرن باز گشتند اورا حرم سے دعا ہے در میان اہل قرن پید  
 آند و سہ ازینجا بر رفت و بچوہ آند و در تاریخ امام اعظم کو فی رحمہم اللہ تعالیٰ منہر ماید  
 کہ حضرت خواجہ اویس رضی اللہ عنہ در مدینہ رفت وزیر دخت اراک نماز میگذارد  
 کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہا رفتند و با اویس رضی اللہ عنہ ملاقات کردند و در خوا



شفاعت است نمود و اویس رضی الله عنه دعا کرد و بمقدار صد و سی و گوسفندان  
 هر چه بر بیه و مضر است بخشش کنانید و الله اعلم در رساله نوره الارواح میگوید که چون در  
 قیامت شودند از حضرت رب العزت و در رسد که اسے نیکو کاران داخل شودند در بهشت  
 و اسے اویس رضی الله عنه توفیق کن و زبان شفاعت کن مبرمان احبت را صلی الله  
 علیه و آله و سلم که وعده کن آنکه بعد و سی و گوسفندان قبیلہ ربیعہ و مضر شفاعت تو بفرمود  
 رسا هم که نیکو بنود که سچو تویی سپاه لاری و غمها زین باد و بهشت رود و در شرح اعرف عربی مولانا  
 سید محمود در حیاتہ الذاکرین میگوید در خبر است که ابو سبره رضی الله عنه گفت پیغمبر صلی الله علیه  
 و آله و سلم فرمود که بدرستی خدا تعالی دوستدار و از خلق خود برگزیدگان پوشیده را که گرد  
 آورده و اثر و لیده شده است موی سر پائے ایشان و تیره رنگ است رویها سے  
 ایشان باریک و لاغریان است تنگها سحر ایشان چون اذن طلعت بر بادستانان اول  
 داده نشوند و چون در خواهند زنان و آنرا نکاحی کرده نشوند و چون گم شوند جستجو کرده  
 نشوند و چون پیدا آیند خوش کرده نشوند به طاعت ایشان و چون بیمار شوند پر سیده نشوند  
 و چون بمیزند حاضر نشوند مردمان بر ایشان صحابه رضی الله عنهم رسیدند یا رسول الله  
 و آله و سلم خبر ده ما را از آنها فرمود که آن اویس قرنی رضی الله عنه پرسیدند که اویس قرنی  
 کجاست فرمود او است که بودیم و در میان سبر و گوشت او بعد است و برابر قد است سخت  
 گندمگون است دوخته زخمها را بر سینه و نهاده است چشم را بسوی سجد گاه و نهنده  
 است دست راست بر دست چپ خود بگریه بر نفس خود و دو جامه کهنه دارد و میباید  
 است از آن پوشیده است از ارشیم و چادرشیم بچوالت در ساکنان زمین و مشهور است  
 در ساکنان آسمان اگر سو گند خور و هر آینه راست گرداند خدا تعالی سو گند او را نکند  
 که بدرستی چون روز قیامت شود و گفته شود دندگان را که در آیند و بهشت و گفته شود  
 هر اویس را رضی الله عنه که شفاعت کن بندگان را پس قبول کند خدا تعالی شفاعت  
 او را مانند ربیعہ و مضر او عمر و اسے علی رضی الله عنهما و فقیه در بابند شام او را پسر  
 بنوا سید از و انیکه امر بخشش خواهد بر اسے نمایان در رنگ نمود و مطلب کردند اویس

رضی اللہ عنہ دہ سال و نیا فتنہ اور آپس چون در آمد سالے کہ مہر در آن حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ برآمد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بر کوفہ ابوقیس و آن کو ہجرت بکلمہ پس آواز کرد  
 بآنکہ کہ اسراہیل بن یاسر میان شما او پس رضی اللہ عنہ بہت پس برخواست شیخ بزرگ راز  
 ریش و گفت کہ ما در نیایم کہ او پس گیت و لیکن پس برادر زادہ من است کہ او را او پس  
 میگویند و آن گنہام است از روی ذکر کردن و اندک مال دارد و در زون نشان است  
 از نیل آمدہ شود و بوی تو و بدستے کہ بچہ اند شتران مارا و کہتر است در میان قوم ما بہر  
 عمر رضی اللہ عنہ گفت کہ کجا است برادر زادہ تو آیا درین حرم ماست شیخ گفت آری  
 پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفت باز اک عرفات پس سوار شد عمر و علی رضی اللہ عنہما بزرگ  
 سوخ عرفات پس ناگاہ او پس رضی اللہ عنہ در نماز استاودہ بود و بر و جنت و شتران گرداو  
 یسجد پس بستہ عمر و علی رضی اللہ عنہما ستوران خود را پس آوردند بر او پس  
 رضی اللہ عنہ پس گفتند السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ و بر کاتہ پس سبک گردانید او پس فتح  
 اللہ عنہ نماز را پس باز داد بر ایشان سلام را پس گفتند کدام مردی تو گفت کہ چنانکہ شتران  
 و مزد و رقوم گفتند کہ نامی پریم از تو چراندن و مزد و رشتن سپر ہم کہ نام تو چیست گفت  
 کہ نام من عبد اللہ است گفتند کہ بدرستے کہ دانستہ ایم کہ ساکنان زمین و آسمان تمام بندگا  
 خدایند چیست نام تو کہ نامید مادر تریادان نام گفت شما چہ بخواید از من گفتند کہ وصف  
 کردہ است مارا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم او پس قرنی را پس بدرستے کہ  
 غناختہ ایم رنگ و سوخ ترا و خبر کردہ است مارا محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم بدرستے کہ بگوید  
 راست تو بارہ سپیدی پس آشکارا کن پہلو را اگر سپیدی بہت پس تو او پس باشتی پس  
 آشکارا کرد پہلو را پس دیدند بارہ سپیدی را پس شناختند و بوسیدند او را و گفتند کہ  
 گواہے میدہیم کہ بدرستے تو او پس قرنی بہت پس آمرزش خواہ برائے ما یا مرز و خدا  
 تعالی مر ترا گفت خاص نمیکنم باستغفار خود نفس خود را و نہ پنج کس را از فرزندان آدم  
 علی نبینا و علیہ السلام و لیکن آمرزش مے خواہم براہی ہر چہ در بر و بجز است و برائے تمام  
 مردان ہون و زنان ہون و برائے تمامی مسلمانان مردان و زنان مسلمہ و شما بدرستے

مشہور کرد۔ بخدا تعالیٰ برائے شما حال مرا و شما سا کر و شما را آمرین پس کیسید شما گفت  
امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بن امیر المؤمنین عمر خطاب است و من علی ابن طالب ہم پس  
برخواست اویس رضی اللہ عنہ راست و گفت السلام علیک یا امیر المؤمنین و رحمۃ  
اللہ وبرکاتہ و تو پس اریطالب ہستی پس جزا بد شما را خدا تعالیٰ جزا دادے نیک لیز  
آمت گفتند پس جزا بد تر خدا تعالیٰ از نفس تو جزا نیک گفت عمر رضی اللہ عنہ و پس  
رضی اللہ عنہ کہ باش و رہنجائے خود و رحمت کناد خدا کے تعالیٰ بر تو داخل شویم کہ را و  
بیاریم برائے تو نفقہ از عطاءئے خود و زیادتی لباس از بار چہائے خود ہمین جا سعادت  
سیان من و شما پس گفت اسرار امیر المؤمنین تیج میعادیت میان من و شما پس نہ ہنیم  
ترا بعد ازین روز چہ میکنم نفقہ را و چہ کنم لباس را آیا نمین از اسیدم مرا و جاد را پس ہم مرا  
ہر گاہ کہ بنی مرا پارہ کردہ باشم ہر دور آیانے بینی ہر دو یا پویش ملکہ و خستہ شدہ آیانے  
بینی گرفتہ ام از مزد شتر چنانید چار درم را ہر گاہ کہ ب بینی مرا خوزہ باشم آنہا را اسرار امیر  
المؤمنین بدستہ کہ پیش من و پیش تو عقبہ السیت و شوارنگذ را و از و گمراہ ہوا و شکم گمراہ  
و بار یک اندام و سبک و لا نرا باشد پس یک شتر و رحمت کناد بر تو خدا کے تعالیٰ پس  
چون این سخن حضرت عمر رضی اللہ عنہ از حضرت اویس رضی اللہ عنہ بشنید بزد زمین را  
بدرہ پس آواز کرد آواز بلندائے کاشکے عمر را مادر غیہ از بودی عقیم کہ دو انیکہ تو خود را  
آیا کہ بہت کہ بگیرد این خلافت را و بگرو آنچه در دست و برائے اوست پس گفت  
حضرت اویس رضی اللہ عنہ اسرار امیر المؤمنین شروع رفتن کن از اینجا تا من نیز آغاز رفتن  
کنم از اینجا پس رو گردانید عمر رضی اللہ عنہ لبوئے کہ و بکشید حضرت اویس رضی اللہ عنہ  
شتر را بسوخت و ہم پس شتر را بالیشان سپرد و بگذاشت چریدن شتر در و بجا آورد و بسوخت  
عبادت تاکہ واصل شد بخت تعالیٰ واللہ اعلم و تمام این حدیث امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ و روضۃ الریاحین نیز ذکر کردہ است در حکایت پنجم بعد از جہل و یکصد و اربع  
اسرار شیخ فرید الدین عطار در منطق الطیر سے فرماید بعیت چون عمر بن خطاب و دیگر  
گفت اقلدم خلافت را و دوش نہ این خلافت گھر خریدار سے بود و پیغمبر و مگر دینار و جہل بود

چون اویس انخرف لبشید از عمر پنا گفت نو نگذار فارغ در گذر پنا تو بیگلن هر کرا باید ز راه باز گیر د او شود پنا بنگاه پنا چون خلعت خواست افکندن امیر پنا از زنان برخاست انرا دران جمله گفتند شش کن ای پنا پنا خلق را ششتر از پنا خدا پنا صد روزه در گردنت عهد یق کرد پنا آن نه بر عمال بر تحقیق کرد پنا اگر پنا پنا پنا - از فرمان او - این زمان از تو برنج جان او پنا چون شنید این محبت حکم خنکار ازین محبت بروشد نیکتر و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآل و اصحابه معصین و سلم کثیر اکثیر او که تسلیم مرقع در تذکره الاولیاء آورده است که چون رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله وفات خواست کرد دیاران گفتند یا رسول الله مرقع نو بکده دهم گفت با و اویس قرنی رضی الله عنه بعد از وفات پیغمبر صلی الله تعالی علیه آله و سلم چون عمر و علی رضی الله عنهما بکوهی کعبه فاق رضی الله عنه در میان خطبه گفت اے ساکنان بنجد بر خرید برخاستند گفت از قرن در میان شما کیست است گفت بله فوسه را پیش او فرستادند حضرت فاروق جبر حضرت اویس پرسید گفتند من شناسیم گفت صاحب شرع مرا خبر داده است و او کذا فنگوید مگر شما و اوست و انما الله یحکم فکنت او از ان حقیر تر است که امیر المؤمنین او را طباب کند دیوانه احمق است که از خلق و جسته باشد حضرت فاروق گفت او کجا است که ما او را به طلبیم گفتند در وادی عرفه شتران چرانده شایانگاهان لبستانه و در آبادانی بناید و باک حجت نکنند و آنچه مردمان بخورند او نخورد و عجم و شادی رانند چون مردمان بخندند او بگریزد چون بگریزند او بخندد پس فاروق و مرقع رضی الله عنهما بدان وادی رفتند او را در نماز یافتند حق تعالی فرشته را بر گماشته بود تا شتران او را نگاه می داشت حضرت اویس رضی الله عنه چون بس آدمی یافت نماز را کوتاه کرد چون سلام باز داد حضرت فاروق برخاست و سلام کرد جواب باز داد حضرت فاروق گفت نام تو چیست گفت خدای تعالی حضرت فاروق گفت ما همه بندگان خدا ایم نام خاص تو میپرسم گفت اویس گفت دست راست نما آن نشان که پیغمبر صلی الله تعالی علیه آله و سلم فرموده بود و بوسید پس گفت پیغمبر خدا را سلام رسانیده است و گفته که استان مرا و عاکن حضرت اویس رضی الله عنه گفت تو بدعا کردن اولی تر است که بر روی زمین از تو عزیر تر کن نیست حضرت فاروق گفت من خود اینکار میکنم تو وصیت رسول صلی الله علیه

والد وسلم بجائی گفت ای عمر نیکو تر نگردد باید که او دیگرے باشد گفت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
 وسلم مرانشان داده است حضرت اولیس گفت مرقع پیغمبر بن دہیہ تا دعائکم ایشان مرقع  
 بود و اذند گفتند در پوشش و دعا کن گفت صبر کنید تا حاجت خواہم پس بگوشہ رفت و در  
 ترانشان و مرقع بہادر و در بخیر خاک نہاد و گفت الہی این مرقع ہوشم تا ہمہ است محمد  
 بن بخشی پیغمبر است اینجا حوالہ کردہ است و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاروق  
 و مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کار خود کردند اکنون کار تو ماندہ است با فقر آواز داد کہ چندین امت  
 بنو نجشیدم مرقع در پوش گفت ہمہ را خواہم چہین میگفت و می شنید تا حضرت فاروق و  
 مرتضیٰ رضی اللہ عنہما گفتند نزدیک حضرت اولیس رویم تا چہ میکند چون حضرت اولیس رضی اللہ  
 عنہ ایشان را دید کہ آئندہ گفت آہ چرا آمدید کہ اگر آمدن شما نبودے مرقع در نہ پوشید  
 تا ہمہ است محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ بن نجشید چون حضرت فاروق و حضرت ابرا  
 را دید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بگششتہ بپوشیدہ و سر و پا برہنہ و لو تکرے ہزدہ ہزار عالم تخت  
 آن گشیم دار و حضرت فاروق رضی اللہ عنہ دل از خود و از خلافت برگرفت گفت کیست کہ  
 این خلافت از من سبکتان بخیر حضرت اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت کسیک عقل ندارد چہ  
 میفرودستی بیند از تا کہ ہر کہ خواہد برگیرد خرید و فروخت در میان جبار دار و اصحابہ فقی  
 اللہ عنہم فریاد کردند کہ چہیست کہ از صدیق قبول کردہ کار چندین مسلمانان ضائع توانا گذشت  
 کہ بخیر و زہد دل تو بہ ہزار سالہ عبادت شرف دار پس حضرت اولیس رضی اللہ عنہ مرقع در پوشید  
 و گفت بعد گو سفند ان ربیعہ و مضر بخشیدن از است محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام از برکات  
 این مرقع اینجا خواند بود کہ کسی کہ گمان برد کہ حضرت اولیس از حضرت فاروق در پیش بود و چنین  
 است اما غایت حضرت اولیس تجرید بود و حضرت فاروق آنہم داشت و نیز تجرید بخیر است  
 چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در پردہ زنان بود فرمود کہ محمد را یاد دار دید پس حضرت  
 مرتضیٰ خاموش بنجست حضرت فاروق گفت یا اولیس چرا نیامدے تا پیغمبر را دیدے گفت شما  
 دیدہ اید گفتند بل گفت مگر علیہ او دیدہ اید اگر او را دیدہ اید چو ہمہ ابرو کے پیوستہ است یا  
 کشادہ عجب آن بود کہ سچ جواب نہ توانستند گفت از ہیبت کہ حضرت اولیس را بود رضی اللہ

عہم پس حضرت اویس گفت شما دوستدار محمداید گفتند بل گفت اگر دوستی درستی بود چرا  
آن روز که دندان مبارک او بشکستند حکم موافقت دندان شکستید که شرط دوستی بموافقت  
است پس دہان خود نبود یک دندان در دہان نداشت گفت من اورا بصورت نادیدہ دندان  
خود بموافقت او بشکستم کہ موافقت او از دین است پس ہر دو را وقت خوش آمد داشتند  
کہ منصب موافقت و ادب منصبی دیگر است کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام را ندیدہ بود اندک  
مے بالست آموخت پس حضرت فاروق رضی اللہ عنہ گفت یا اویس مراد عاکن گفت در  
ایمان میل نبود عاکنم در ہر نماز بعد تشهد ہیگویم اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات ای بار خدایا  
بخش مردان و زنان را و زنان توستہ را اگر شما ایمان سلامت بچو برید خود عاکنے من شما  
در یابد و اگر شن و اعضا علی حکم پس حضرت فاروق رضی اللہ عنہ گفت مرا وحیت کن گفت یا  
عمر خدا را میناسی گفت بل گفت اگر غیر اورا نشناسے ترا بہ گفت زیادہ کن گفت یا عمر خدا را  
میدانگفت دانگفت اگر بخواد کسی دیگر نداند ترا بہ حضرت فاروق گفت باش تا چیزیے بیارم حضرت ابو  
دست و جیب زد و دو درم بیرون آورد گفت اینتر بانی کسب کردہ ام اگر تو نعمان میکنی کہ  
چندان بزمین کن کہ این خرج بچشم انگاہ دیگر قبول کنم پس گفت رنجہ شدید باز کردید کہ ثبات  
نزدیک است انگاہ آنجا و یہ ارے بود کہ باز گشت بنود کہ بن اکنون بساختن ز اوراہ قیامت  
مخوفم چون اہل قرن از کوفہ باز گشتند حضرت اویس را حرتے پیدا آمد در میان قوم و  
سر آن نداشت از انجا بگریخت و باز بکوفہ آمد بعد از آن اورا ندید الاحضرت ہرم بن حبان  
رضی اللہ عنہ بعینہ این فعل شیخ غشی در کتاب سہلک سلوک بیان کردہ است  
و السلام علی من اتبع اللہے در کتاب مجالس المؤمنین ہیگوید کہ کلام حضرت اویس رضی  
اللہ عنہ کہ گفت اسے عمر آن کسیت کہ عقل ندارد پس چہ میفر و شنی بنیداز تا ہر آنکہ خواہد  
بگیر و صریح است در طعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ و در آنکہ او در کتاب خلافت و اعتقل  
جریان بیج و شرارہ در آن خلافت عقل ننودہ زیرا کہ عقل حاکم است بانکہ نصب امام از  
جانب خداے لقائے است و خریدن آن از حضرت ابوبکر و فروختن بعثمان مخالف عقل  
و شرع است و نیز کلام شیخ ہر است بانکہ حضرت عمر دل از خلافت بر نہیدارد و زبان او

وآن دعوتے بادل موافق نیست والا خلاص خود را از ان موقوف بفرقتن نئے ساخت  
والحق اگر در آن دعوتے صادق ہے بود حضرت طلحہ و زبیر و علی و معاویہ و اشمال ایشان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم از البصد جان بخیریدند چہ یاسے یکتان لیکن ہنگی میدانتند کہ بردہ  
اقالہ حضرت البرکہ صدیق رضی اللہ عنہ از خلافت او نیز تواضعی و اظہار زہد و تہجد سے  
میکند و بنابرین در مقام خریدارے نیامدند و نیز از کلام حضرت اویسی رضی اللہ عنہ کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ را سیکفت کہ اگر حضرت پیغمبر را دیدہ بخو کہ ابروئے پیوستہ بود  
یا کشادہ حضرت عمر در جواب ہیچ نتوانست گفت دلالتہ مفہوم سیکردہ بر تہ از حضرت اویسی  
عمر رضی اللہ عنہما و اظہار جہل و بیگانگی او از معرفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و  
ارغام الف اربعین الانام و نیز درین کلام کہ حضرت عمر از حضرت اویسی رضی اللہ عنہ  
دعا طلبید و حضرت اویسی رضی اللہ عنہ گفت اکثر تو ایمان سلامت بگور بری آن عالم  
ترا در یاد و اگر نہ دعا خود ضائع بنکم اشعار است بآنکہ حضرت اویسی رضی اللہ عنہ عالم  
بود بسوئے عاقبت حضرت عمر لہذا دعائے او را علی الخصوص ضائع دانست و اللہ اعلم  
بالسرائر انکون باید دانست کہ ہر چہ از معانی و اشعار مصنف مجالس المؤمنین و از کلام  
حضرت عمر و حضرت اویسی فہمید ظاہر آنہم باطل و خلاف صدق است بطلان ہر یک از ان  
بتفصل ان کردہ سے آید لکہ مصنف مجالس المؤمنین گفتہ کہ مخفی نمائد کہ این کلام از حضرت اویسی  
رضی اللہ عنہ الے آخرہ :

باید دانست کہ درین کلام ہیچ طعن نیست زیرا کہ کلام حضرت عمر بطریق طلب علاج ترک تعلیق  
صادر شد و جواب حضرت اویسی بر آن معنی واقع شد کہ علاج ترک تعلیق ہیچ خلافت نیست  
چرا کہ ہیچ عاقل خرید نخواہد نمود بلکہ علاج او ترک خلافت است بلکہ مصنف مجالس المؤمنین  
طعن بر حضرت اویسی رضی اللہ عنہ کردہ از بختیت آنست طعن حضرت عمر بوسے کہ در فافہم و  
آنکہ مصنف سطور گفتہ کہ عقل حکم است بآنکہ نصب امام از جانب خدا سے تعالیٰ است باید دانست  
کہ ابن سخن او خلاف مذہب اہل تحقیق است در شرح عقائد سیکوید کہ مذہب حق  
آن است کہ نصب امام واجب است بر خلق بدلیل سہمی و آنکہ مصنف مذکور گفتہ کہ تبرک کلام

از نفیہ و فضائل اویسیہ

حضرت اویسی رضی اللہ عنہ شعر است بآنکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دل از خلافت برنمیدارد  
 الی آخره۔ باید دانست کہ این سخن بصف نیر بجا و خلاف صدق است چہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 آن وقت کہ فرمود گیت کہ این خلافت از من بہ یکتان بجز و مطلق دل از خلافت برداشته  
 بود و دل او باز بان موافق بود و بر بیج بدان سبب موقوف ساخت کہ امر دین چهل  
 نذرارد و ایتیکہ گفت الحق اگر در آن دعوی صاوی میبود طلحہ و زبیر و معاویہ و انشال الشماز  
 رضی اللہ عنہم بعد جان میخریدند چہ جائے یکتان این سخن نیز خلاف صدق و سداد است  
 چرا کہ استغادر دارد کہ صحابہ مذکورین رضی اللہ عنہم ہمہ طالب خلافت و در لیس ریاست بودند  
 عاشا و کلا کجا چنین تواند بود و آنکہ گفت پوشیدہ مانند کہ درین بیت دلالت است بر استیلا  
 حضرت اویسی با حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما باید دانست کہ این سخن بصف بے شنیع و منکر  
 است بجناب امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب و بدتر آنکہ نسبت استغرا بحضرت اویسی  
 رضی اللہ عنہ میکند کلا و عاشا کہ حضرت اویسی را ازین استغرا باطن مبارک خنثی و دوہنجہ  
 باشد و آنکہ گفت درین قول استغرا است بدانکہ حضرت اویسی رضی اللہ عنہ عالم بود  
 بسوحو عاقبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ باید دانست کہ این سخن ادا شد و افو سو حاست از  
 روسے قباح و ضلالت لغو و باللہ و معلوم بقطع و یقین است کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 از عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تتمہ کلام حضرت اویسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخدوف  
 است خلاصہ تقریر آنکہ تخصیص بدعا و غفران کسی را کہ استغفر بیتیج فائدہ نیست چرا کہ اگر ختم  
 او بر سعادت ایمان بود دعائے علی العموم کہ در نماز خوانند می شود اورا ہم دریا بد بلکہ دعا سافر  
 با جابت است و اگر نہایت کارش بر شقاوت کفر گم و دوا و دعاے مفید نیست و امر کسی از د  
 مال غالی نیست و در حق شما تقدیر ثانی منتفی است بقطع و یقین پس پیے است عاشا و عار من بطریق  
 عموم شامل است و متضمن احوال شما خواهد بود و بالجملہ آنچه از لفظ طعن و استغرا و ارغام الفت  
 و تحالف قلب و لسان واقع شدہ موجب انحراف از طریق قوم و صراط مستقیم است چہ در بعضی  
 جناب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ازان و تتمہ است چہ طعن صحابہ رضی اللہ عنہ از دو وجہ  
 نیست یا موجب کفر است یا مقضی نفسی و بدعت چنانکہ مولانا سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ



درشرح عقاید بدان تصریح کرده است۔ اللهم انی الحق حقا و انی نقیبا عنہ  
لطیفہ سیر و حکم در اخبار و آثار کرد لالت بر بزرگے و بیانات حضرت اویس رضی اللہ  
عنہ سینکند و مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در کتاب جمع الجوامع اخبار و آثار  
در شان حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرده است و قدوة المحققین شیخ عبدالحق  
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بغینہا و بتہامی آن اخبار و آثار کرد در آخر کتاب در شرح مشکوٰۃ در باب  
ذکر کمین و شام ترتیبہ کرده و آورده است و مولانا علی بن سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ  
نیز بغینہا و بتہامی آن احادیث را در کتاب سعد بن العبدی نقل نموده است این فضیلت  
مکتوف این بہ طور نیز جملہ آنہا را درین مختصر آورده است اگرچہ در از شد زیر اکہم چند ذکر  
الوہ اللہ قدس اللہ و احکم زیادہ تر تر و لرحمت زیادہ تر و نیز گفته اند کہ ہر چند کسی محبوب  
تر باشد ذکر او نیز شیرین تر و ولیدیر باشد کہ ذکر الہیم یا یح و کیسکہ دوستدار و چیز بر البیاء کند  
ذکر آن چیز من احب شیئا اکثر ذکرہ روایت کرد اسد بن جابر بو دعمر بن الخطاب رضی  
اللہ عنہ کہ چون من آمد اورا ادا اہل من سے پرسید ایشان را کہ آیا در میان شما حضرت  
اویس بن عامر است تا و فیکہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ میان ایشان رسید گفت  
آیا تو اویس بن عامر باشی گفت آری ہمچنین است از قبیلہ مرادے پستہ از قرن  
گفت آری ہمچنین است گفت آیا بود تو بر من پس بہندی از ان مگر ماند موضع درم  
گفت حضرت اویس رضی اللہ عنہ آری گفت آیا ترا والدہ است گفت آری گفت  
شنیدم از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمودے آید شمار حضرت اویس رضی  
بن عامر رضی اللہ عنہا با د اہل من از مراد پستہ از قرن بود بوسے بر من پس بتر  
شد از ان مگر موضع درم و مراد اورا والدہ است کہ نیکی میکنند بان اگر سو گند خورد و بخدا  
را سگ و گردانہ خدا اورا اگر توانی طلب استغفار ازوے بکن پس استغفار بکن برا من  
من اے اویس رضی اللہ عنہ اویس گفت مثل من یا امیر المؤمنین بگوئے استغفار کند ترا اللہ  
استغفار کن برائے من پس استغفار کرد حضرت اویس رضی اللہ عنہ برائے حضرت امیر  
رضی اللہ عنہ پس گفت عمر رضی اللہ عنہ یا اویس کجا خواہی کہ برو شرف گفت من خواہم کہ

کہو نہ روم گفت آیا خیرے نبولیم برائے تو بر عامل کو فہ گفت اگر در پس ماندگان از  
 مردم باشم محبوب تر است نزد من پس سال آئندہ مردے از اشراف یمن بچ ملاقا  
 کرد و حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر از حال حضرت اویسی رضی اللہ عنہ پرسید کہ چہ حال دارد  
 گفت گزشتہ اور اکہنہ جامعہ قبل انشاء پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ حدیث رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم بروے خواند پس آن مرد در حضرت اویسی رضی اللہ  
 عنہ آمد و طلب استغفار کرد از وے و حضرت اویسی گفت تو استغفار کن برائے من کہ از سفر  
 صالح آمدہ باز آن مرد گفت کہ استغفار کن برائے من و حدیث حضرت عمر را بر خواند پس  
 استغفار کرد حضرت اویسی رضی اللہ عنہ برائے وے پس مردان شناختند حضرت  
 اویسی را و دریافتند حقیقت حال او را پس از آنجا بدر رفت و روایت کرد این سعد در طبقات  
 و ابو عوانہ و رویانی و البیہقی و در دلائل و در روایت دیگر از ہید بن جابر آورد  
 کہ گفت محمدؐ بے بود در کو فہ کہ حدیث میگرد مارا چون فارغ میشد از حدیث متفرق میشدند  
 مردم و جماعت بر جائے خودے بودند و در میان این جماعت مردے بود کہ حکم میکرد و بگلا  
 کہ هیچ کس را شنیدم کہ بان کلام حکم میکرد پس آمدم نزد وے پس حکم کردم بر وے  
 اورا پس گفتیم یاران خودے شناسید شما آن مرد را کہ بے نشست با ما و سخنان میکرد حضرت  
 و چنین پس گفت مردے از قوم آمدے می شناسم اورا کہ اویسی رضی اللہ عنہ است رضی اللہ  
 عنہ گفتیم بے شناسی منزل اورا گفت بے شناسم پس گفتیم با وے و زدم در حجرہ او پس بد  
 آمد از حجرہ گفتیم یا اخی چہ باز داشت ترا از ما گفت بر تنگی و بودند اصحاب و سحر و سحر میکرد  
 و سیر نجابتندہ اورا گفتیم گمیر این چادر او پوش گفت مکن ایضا زیرا کہ ایشان چون بہ بنید  
 برتن من ایذا کنند مرا پس سباحتہ کردم من تا آنکہ پوشیدہ آن را پس بیرون آمد بہ ایشان  
 پس گفتند کہ افریب داده است از نجاسہ و از کہر بودہ است آنرا گفت دیدی کہ چہ  
 میکرد پس گفتیم من چہ میخواہید شما ازین مرد و چہ ایذا میکند اورا آدمی کاہر و برہنہ است  
 و گاہے جامہ پوشن پس گمیرتم ایشان را و زبان خود گرفتے سخت پس بقضائے اطعی این  
 کو فہ بر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آمدند میان ایشان مرد و از آنہا کہ سحر و سحر میکردند با حضرت

اویس رضی اللہ عنہ گفت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آیا اینجا از اہل قرآن کسے بہت پس آورند  
 آنمہ دراکہ سخرگی میکرد با حضرت اویس رضی اللہ عنہ پس بر خواند عمر رضی اللہ عنہ  
 حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم را کہ در شان حضرت اویس شنیدہ بود گفت شنیدہ  
 کہ وے قدوم کردہ است بر شما کہو فہ آنمہ دگفت نیت اینچنین کہ در میان او نمیتناسیم ما  
 اورا گفت عمر رضی اللہ عنہ بلی مردے بہت چنین نہ چنین یعنی خوار و خراب گفت ریا  
 ما مردے است اویس نام کہ سخرگی میکنم ما بوے گفت عمر رضی اللہ عنہ در باب اوراے  
 بنیم ترا کہ دریابی اورا پس اقبال کرد آنمہ و بر حضرت اویس رضی اللہ عنہ تا آنکہ در آمد  
 وے پیش از آنکہ بر اہل و عیال خود در آید پس گفت حضرت اویس رضی اللہ عنہ کہ  
 این عادت تو با من از کجا است گفت از امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تعریف ترا شنیدم  
 کہ حق تو چنین و چنین میگفت پنجشس مراے اویس آنچه تو کردم از سخرگی و بے ادبی  
 و استغفار کن گفت میکنم بشرطیکہ گوئی بکجا پیچہ شنیدہ می از حضرت عمر پس استغفار کرد  
 اورا گفت اسید کہ راوسی این خبر است کہ بعد از این فاش شد امر حضرت اویس رضی اللہ  
 عنہ در کوفہ و روایت کرد این را ابن سعد در طبقات و ابوالعیم در حلیہ و بیہقی در دلائل و ابن  
 عساکر در تاریخ و در روایت دیگر از یحیی بن سعہ بن مسیب از عمر بن الخطاب رضی اللہ  
 تعالی عنہم آمدہ کہ گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روزی فرمود یا عمر گفت لبیک  
 سعد یک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس گمان بردم کہ مگر بجاری میفرستد مرا  
 آن حضرت گفت یا عمر در امت من مردے باشد کہ اورا اویس قرنی گویند رضی اللہ عنہ  
 میرسد اورا بلا در جب پس دعا میکند خداے عزوجل را پس دور میکند خدا آنرا مگر لمعہ در  
 بہلو وے چون مے بیند آنرا یا میکند خدا را را عزوجل پس ملاقات کنی تو اورا بخوان اورا سلام  
 و آمر کن اورا کہ دعا کند ترا زیرا کہ وے کرم است بر پروردگار خود بزرگ است نزد  
 اگر سوگند خورد بر خدا را شکو میکرد اند اورا شفاعت میکند مانند کوسفند ان ربیعہ و مضر  
 امت مرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میگود پس طلب کردم اورا در حیات پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم قدرۃ نیافتم بر وے و طلب کردم در خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

پس قدرت نیافتم بروی پس طلب کردم اورا راۃ خود پس بستم ریفقان را که از بلاد سے آمدند میگفتم آیا است از مر اجات از قرن در میان شما کسی عالم اویس رم عنه باشد گفت مردی از قوم قرن کہوے ابن عم من یا امیر المؤمنین سے پرسى از مردے است پایہ و خوار و دینی را نیست و کسی کہ شل نواز و پرستد گفتم سے بنیم ترا در شان وے از ہلاک شوندگان پس بروا من در بہن سخن ناگاہ نمودہ شد شتر بکھنہ بالائی بروے مردے است بکھنہ بامہ پس آمد و چل من کہ اویس رضی اللہ عنہ بہن است گفتم احببہ خدا الوئی اویس رضی اللہ عنہ سے گفتم غمیر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام منجو اند بر تو گفت علی رسول اللہ السلام و علیک یا امیر المؤمنین عمر گفتم امر میکنند ترا آنحضرت کہ دعا کنی مرا بعد از ان ملاقات میکردم او ہر سائے درج پس میگفتم من احوال و اسرار خود را بوسے و میگفت و سخن رواہ القام عبد العزیز بن جعفر الخزئی فی فوائدہ و الخطیب ابن عساکر فی تاریخہ و در روایتے دیگر از حسن بصری رہ اندہ کہ چون اہل قرن در سوخج آمدند بر مید از وے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفت مردے از ایشان چه بخواہی تو یا امیر المؤمنین از وے وے مردیست کہ در خواہای باشد و در مردم نئے آید گفت از من بوسے سلام رسانی و بگوئی تا ملاقات کند مرا پس رسانید آنم در سلامت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بروی پس قدم کہ حضرت او را بر حضرت عمر گفت اویس تو بی گفت نعم یا امیر المؤمنین گفت بنوسید بود کہ دعا کردے خدا را در کرد خدا آنرا از تو باز دعا کردے تا باقی ماند لمحہ از ان در تو گفت نعم ترا کہ خبر داد یا امیر المؤمنین بدان گفت خبر داد مرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و امر کہ مرا کہ سوال کنم ترا کہ دعا کنی براے من پس دعا کرد حضرت اویس رم عنه حضرت عمر را گفت حاجت من آنست یا امیر المؤمنین کہ بپوشی حال مرا بر من و اذن دہی تا بر گردم و بروم از اینجا پس بہنہ بود حضرت اویس رضی اللہ عنہ بہان از مردم تا کثرت شد روز بہاوند و شہید شد برواہ عساکر و از سعید بن مسیب آوردہ کہ اندا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بر سہر بنا و گفت یا اہل قرن پس برخاستند پیران انقوم و گفتند یا امیر المؤمنین چه فرمانی گفت یا ویر قرن کہے ہست کہ نام او اویسؓ باشد گفت پیرے از لسان نیست در میان ما

کے کرنام اور اویسیؓ باشند مگر دیوانہ کہ دیر بایا نہا دیگہا۔ جسے باشند نہ کسے را باوے الفت و نہ  
 اورا باکے صحبت پس گفت ہمنو ترا میخوانم چون بقرآن روید اورا بگوئید و سلام من بوبے  
 رسا فید و بگوئید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشارۃ داوہ را بتو دہا مگر دہا دست مرا کہ تو غلام  
 بن تو سلام آن حضرت را پس چون رسیدند آن قوم بقرآن جستند اورا یافتند در  
 کریمستان افتادہ پس رسانیدند اورا سلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ و سلام رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم پس گفت شہرت داوہ را امیر المؤمنین عمرؓ مشہور گردانید نام مرا الصلوۃ و سلام  
 علی رسول اللہ و علی آلہ و روی نہادہ بودی حیرت و ہمان و یا فخر لشد از دے اثرے تا آنکہ باز آمد  
 در ایام امیر المؤمنین حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ پس قتال کرد پیش وے و شہید شد و جنگ صفین  
 رواہ ابن عساکر و معصع بن معاویہ آورد کہ بود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پرسید و قد اہل کوفہ  
 را در قتلے کہ قدوم سے آوردند بروے آیاتے شناسید شما اویسی بن عامر قرنے رضی اللہ عنہ  
 را پس گفتند نے شناسم حضرت اویسی مردے بود کہ ملازمت میکرد مسجد را در کوفہ و ہر روز  
 نئے آمد از آن داوہ را بن عمر بود کہ اندامیکر داوہ را پس آمد ابن عسہم اویسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 در کسانے کہ آمدند از اہل کوفہ پس گفت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیاتے شناسید اویسی  
 بن عامر مرا دے قرنی را گفت ابن عمر اویسی یا امیر المؤمنین نیست اویسی کہ باین مرتبہ رسد کہ بپڑی  
 و شناسی تو اورا وی آدمی است کمترین آدمیان و وی ابن عمر من است پس گفت حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ و اسے بر تو ملاک شدی تو دروے پس خواند عمر رضی اللہ عنہ حدیث رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شنیدہ بود و در شان حضرت اویسی رضی اللہ عنہ دفت چون برسی آنجا سلام  
 من بوبے رسائی پس مشہور شد مرا اویسی پس گم شد و برقت رواہ ابویعلیٰ و ابن مندہ  
 و ابن عساکر و در روایتے از ابن عباس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ گفت درنگ کرد حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ نے پرسیدہ از احوال حضرت اویسی رضی اللہ عنہ وہ سال تا آنکہ گفت در دو کم حج ای اہل بن کہ کہ  
 از شما از قبیلہ مرا دست استادہ شود پس استادند آنها کہ قبیلہ مرا دہا بودند و شنستند و گیران  
 پس گفت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آما میان شما اویسی نام کے ہست پس گفت مردے  
 یا امیر المؤمنین نے شناسیم ما اویسی را و لیکن ہزار ہا ہوا من است کہ اورا اویسی میگویند و کہ

پس گفت  
 ہمنو ترا  
 میخوانم  
 چون بقرآن  
 روید اورا  
 بگوئید و سلام  
 من بوبے  
 رسا فید و بگوئید  
 کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم  
 بشارۃ داوہ  
 را بتو دہا  
 مگر دہا دست  
 مرا کہ تو غلام  
 بن تو سلام  
 آن حضرت را  
 پس چون  
 رسیدند آن  
 قوم بقرآن  
 جستند اورا  
 یافتند در  
 کریمستان  
 افتادہ پس  
 رسانیدند اورا  
 سلام حضرت  
 عمر رضی اللہ  
 عنہ و سلام  
 رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم  
 پس گفت شہرت  
 داوہ را امیر  
 المؤمنین عمرؓ  
 مشہور گردانید  
 نام مرا الصلوۃ  
 و سلام علی  
 رسول اللہ و علی  
 آلہ و روی نہادہ  
 بودی حیرت و  
 ہمان و یا فخر  
 لشد از دے اثرے  
 تا آنکہ باز  
 آمد در ایام  
 امیر المؤمنین  
 حضرت علیؓ کرم  
 اللہ وجہہ پس  
 قتال کرد پیش  
 وے و شہید شد  
 و جنگ صفین  
 رواہ ابن عساکر  
 و معصع بن  
 معاویہ آورد  
 کہ بود حضرت  
 عمر رضی اللہ  
 عنہ کے پرسید  
 و قد اہل کوفہ  
 را در قتلے کہ  
 قدوم سے آوردند  
 بروے آیاتے  
 شناسید شما  
 اویسی بن عامر  
 قرنے رضی اللہ  
 عنہ را پس  
 گفتند نے  
 شناسم حضرت  
 اویسی مردے  
 بود کہ ملازمت  
 میکرد مسجد  
 را در کوفہ و  
 ہر روز نئے  
 آمد از آن داوہ  
 را بن عمر بود  
 کہ اندامیکر  
 داوہ را پس  
 آمد ابن عسہم  
 اویسی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ  
 در کسانے کہ  
 آمدند از اہل  
 کوفہ پس گفت  
 عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ آیاتے  
 شناسید اویسی  
 بن عامر مرا  
 دے قرنی را  
 گفت ابن عمر  
 اویسی یا امیر  
 المؤمنین نیست  
 اویسی کہ باین  
 مرتبہ رسد کہ  
 بپڑی و شناسی  
 تو اورا وی  
 آدمی است کمترین  
 آدمیان و وی  
 ابن عمر من  
 است پس گفت  
 حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ  
 حدیث رسول  
 اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم  
 کہ شنیدہ  
 بود و در شان  
 حضرت اویسی  
 رضی اللہ عنہ  
 دفت چون  
 برسی آنجا  
 سلام من بوبے  
 رسائی پس  
 مشہور شد  
 مرا اویسی  
 پس گم شد  
 و برقت  
 رواہ ابویعلیٰ  
 و ابن مندہ  
 و ابن عساکر  
 و در روایتے  
 از ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ  
 آمدہ کہ گفت  
 درنگ کرد  
 حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ  
 نے پرسیدہ  
 از احوال  
 حضرت اویسی  
 رضی اللہ عنہ  
 وہ سال تا  
 آنکہ گفت  
 در دو کم حج  
 ای اہل بن کہ  
 کہ از شما  
 از قبیلہ  
 مرا دست  
 استادہ  
 شود پس  
 استادند  
 آنها کہ  
 قبیلہ  
 مرا دہا  
 بودند و  
 شنستند  
 و گیران  
 پس گفت  
 حضرت  
 عمر رضی  
 اللہ عنہ  
 آما میان  
 شما اویسی  
 نام کے  
 ہست پس  
 گفت مردے  
 یا امیر  
 المؤمنین  
 نے  
 شناسیم  
 ما اویسی  
 را و لیکن  
 ہزار ہا  
 ہوا من  
 است کہ  
 اورا  
 اویسی  
 میگویند  
 و کہ

ضعیف تر و خوار تر است از آنکه مثل تو پرسد از مثل و گوشت حضرت عمر م عنه آید و در  
حرم است گفت نعم و در اراک عرفت است میچرا ند شتران قوم را پس سوار شدند  
عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بر دو دھار پس روان شدند تا آمدند اراک را ناگاه دیدند تو  
که اساده است و نماز میکنند و دوخته است نظر خود را بر سجده گاه خود پس چون دیدند  
او را عمر و علی رضی اللہ عنہما گفتند اگر باشد آنکه میجوئیم ما و را پس این شخص است چون  
شنید حس ایشان را سبک گردانید نماز را و برگشت از نماز پس سلام دادند ایشان بر و  
پس سلام کرد و گفت و علیکم السلام و رحمۃ اللہ گفتند نام تو چیست رحمت کند ترا خدا  
تعالیٰ گفت عبد اللہ گفت حضرت علی رضی اللہ عنہ میدانم هر که در آسمان و زمین است نزد  
خدا استعالیٰ است سوگند سید ہم ترا بر دو دھار کعبه و پرورگار آخرم حسیت نام تو که مادر ترا با  
نام کرده است گفت چه میخواهید نام من اویس بن عامر است گفتند برهنه کن پہلو می خوب  
خود را پس برهنه کرد و دیدند که دروے لمعه هست سفید قدر در ہم پس شتافتند حضرت عمر و حضرت  
علی رضی اللہ عنہما که بوسه دهند آن لمعه را پستتر گفتند که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
امر کرده است ما را که سلام خوانیم بر تو و سوال کنیم ترا که دعا کنی ما را گفت دعا می کنم و در ستر  
زمین و غرب آن شامل است همه مسلمانان را امر دوزان ایشان گفتند دعا کن مرا مخصوص  
پس دعا کرد ایشان را و منین و مونسات را پس گفت عمر م عنه بد هم ترا چیزی نوق خود  
یا از عطای خود گفت هر دو جامه من نواند و هر دو فعل من پاره زده و با من چهار در هم است  
چون تمام شوند اینها بگیرم و گفت هر که امل میکند جمع را امل میکند ماه را و کسے که امل میکند ماه را  
امل میکند سال را بعد از آن سپرد قوم را شتران ایشان و پدر رفت از انجا و دیده نشد  
بعد از آن رواه ابن عساکر فی تاریخہ و اللہ اعلم بامورنا و شرح مشکوٰۃ ترجمہ کلام سعد بن العدی بود و  
نیز در سعد بن العدی میگوید که این احادیث دلالت دارند بر بزرگی و بلندى مرتبہ حضرت ابر  
م عنه و بر نادانی حال تلحم او و پوشیدگی امر او و اشکال سے آید بقول شیخ علاء الدین سمنانی  
رحمۃ اللہ علیہ کہ بد رستے قطب در زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاصم عم اویس  
بود م عنه پس حدیث انی وجه نفس الرحمن من قبل البین در حق او آورده است و او

منظر خاص برائے تجلی رحمانی چنانچہ بود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظر خاص تجلی الہی کہ منظر  
 است باسم ذات و آن اللہ است سبحانہ و تعالیٰ تا اینجا قول شیخ مذکور بود قدس اللہ سرہ العزیز  
 و پوشیدہ نیست کہ بدرستے ہمین عصام کہ باشندیت ذکر او در وجود نہ از روح خاص و نہ  
 از روح عام و بر تقدیر ثبوت ذکر او قبل یا بحسب مقبول نزد عقل بعد است اینکه باشند  
 قطیعت مر او را با وجود خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کہ ایشان افضل خلق اند بعد پیغمبر ان علیہم السلام  
 با تفاق پس ظاہر نیست کہ بدرستے پیغمبر علیہ السلام قطب دائرہ وجود است برائے  
 پیشینیان و پسینیان در مقام شہود و شک نیست کہ بدرستے اوست قطب الارشاد و برائے  
 جمع عباد و جمیع بلاد و ہست این نسبت علیہ و رتبہ قطبیہ انتقال کنندہ بسوئے خلفاء راشدہ  
 مہدیہ و ہمچنین انتقال کند بسوئے کسی کہ باشند جامع میان معالم شرعیہ و معارف دینیہ و اما  
 قطب ابدال در زمان پیغمبر علیہ السلام چنانچہ گمان من است بدرستے کہ حضرت اویس است  
 رحمہ عنہ بنا بر اینکه گفتہ است امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کہ تحقیق پوشیدہ است احوال قطب  
 و آن غوث است از چشم عوام و خواص از برائے غیرت کہ از زندہ ابر دست و تائید میکند آنرا  
 قدسی اولیائی تحت قبائی لایعرف ہم غیر می تا اینجا ترجمہ عبارت سعدن العدنی است و سلام  
 علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین :

**لطیفہ سیم دہم** - در ملاقات بہرم بن جہان بحضرت اویس رحمہ عنہ و گرفتن دستہا از دے  
 بہرم بن جہان گوید کہ شنیدم بکوفہ شدم و از ہر کس نشان او پرسیدم کہ گفت کہ بر کنار فرات  
 رفتم و ویرا باز یافتیم دیدم کہ بر کنار فرات وضو میکند و جامہ نمازے میکند و ویرا دیدم  
 بغایت لاغر و نحیف چنانچہ ہمہ استخوان ہا او پیدا بود و نور از دے مے تافت سلام کردم جواب  
 داد و برین نگہداشت خواستم کہ دست او فرار گیرم فرزند او گفت ہمیر حکم اللہ یا اویس و غفر لک چگونہ  
 و اگر لیست برین افتاد از دوستی و دے و از رحمت کہ مرا بر دے آمد از ضعفی احوال و  
 بحدے کہ گلو گرفت مرا جبرے کہ از دوستی خود برو یافتیم و دے نیز نگہداشت چون از گریخ  
 شنیدیم گفت مرحبا یا بہرم بن جہان چگونہ اسے برادر من کہ راہ نمود ترا بمن گفتیم امیر المؤمنین  
 عمر رحمہ عنہ پس گفت چگونہ دانستے نام من گفتیم اللہ پس گفت لالا لا اللہ سبحان ربنا ان

کان و بعد ربنا المقول العجب کردم از شناختن او مرا در حال مرا سوگند بخدا کندیدہ بودم من اورا  
 پیش ازین و نہ دیدہ بود او مرا گفتم نام من و پدر من چون دانستی و مرا بچہ شناختی کہ ہرگز ندیدہ  
 گفت بنانی العلیم الخیر آئمہ پیچ چیز از علم و خبر و ۔۔۔ بیرون نیست مرا خبر داد و روح من روح  
 ترا بشناخت و قتیکہ سخن کرد نفس من با نفس تو روح مؤمنان با یکدیگر آشنایان باشند اگرچہ  
 یکدیگر را شناختہ باشند و بدرستے کہ مراد روح را نفسہا است چون نفسہائے اجساد و بدرستے  
 کہ مؤمنان ہر آئینہ شنائند بعضی ایشان بعضی را بروح اگر نیافتہ و ندیدہ باشند و مولانا رحمہ  
 رحمۃ اللہ علیہ و شرح تعرف میگوید کہ شاید حضرت حضرت اویس حضرت ہرم رضی اللہ عنہما  
 در آن ساعت بدان باشند کہ مراد اتنی دید از حضرت ہرم افتادہ باشد و حق جل و علا مراد را خوا  
 کردہ باشند کہ ہرچہ آرزو کنند بدہ چون ہرم رضی اللہ عنہ پدید آید بدانت کہ این آرزوئے  
 من است صدق و راست ایشان چنین باشد و این رد او بود کہ حق جل جلالہ بندہ را بجا نرساند  
 کہ ہرچہ در میر و سہ بگذرد مراد او در کنار دے ہند انتھی نصیحت ہرم بن حبان رضی اللہ عنہ میگوید  
 کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ گفتم مرا چیزی سے روایت کن از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نایادگار من باشد گفت من و جان من فدائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادم و میرا  
 در نیافتم و اخبار و سہ از دیگران شنیدم چنانچہ نوشنیدہ و نخواہم کہ راہ روایت حدیث بر  
 خویش کن کشادہ کنم و نخواہم کہ محدث و مفتی و مذکر باشم کہ مرا خود خطی بہت کہ ازین پیروا زم گفتم  
 آیتے بر من خوان تا از تو بشنوم و مراد خاکن و وحیتے کن تا بدان کار کنم من ترا صعب دوست  
 دارم برائے خدائے تعالی پس دست من بگرفت بر کنار فرات و گفت اعوذ باللہ من الشیطان  
 الرجیم و بگرفت انگاہ گفت چنین میگوید خداوند من و حق ترین و راست ترین سخن و خواست  
 و ما خلقنا السموات والارض وما بینہما للعبین ما خلقناہما الا للحق ولكن اکثر ہم لا یعلمون ان یوم الفصل  
 میفایم اہم یوم لا یعنی سوئی عن سوئی شینا ولا ہم یفرون الا من رحم اللہ انہ ہوا العزیز  
 الرحیم نیاوریدیم اہل ارض و سمار اگر برائے حق و لیکن بیشتر مردمان بسبب غفلت  
 نمیدانند بدرستے کہ روز خدا شدن حق از باطل ہنگام جمع شدن ہمہ آدمیان است در رد  
 کہ دفع نمیکند دوستی و خویشا و نہ از دوست و خویش خود چیزی را از عذاب بنانند



و دستان پاره کرده نشود و دستان و لیکن که خدا تعالی پرورشش و باشد یعنی میوه شان ایشان یاری کند و دیگر  
 شفاعت بدینیکه خدا تعالی غالب هم بران است آنجا حضرت اویسی مدینه بانگ میکرد و بنده اشتم از پیش پند چون  
 باز بخود آمد گفت ای پسر جان بچه کار آمده گفتیم مده ام با تو این بگیرم و از صحبت ملاقات بیاسم گفت هر کسی که خدا  
 را شناخت اینچنین کنش گیرد و با کسی نایسد و با تو ملاقات میکند که آن نفع ترا ملاقات و دیدن است و آندمار و رغبت است  
 از آنچه در زیارت و ملاقات هم یار و ترویج و ترمین است گفتیم مرا وصیت کن گفت اگر شش گن بر بالین نهی و بخشی و چون  
 برخیزی بار خیمه داری و گناه را خود و بدان که عاصی شوی و خدا تعالی و گفت ای پسر جان بدرت بمرد و نزدیکتر است  
 که تو نیز بمیری یا بدینست شوی یا بدینوخ و بدرت بهتر است صلی الله علیه و آله و توبه نمود و توبه نمود و توبه نمود  
 و حضرت کوکب المبرور و حضرت داود علیه السلام و حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه و حضرت  
 و حضرت عمر بن الخطاب و حضرت عثمان بن عفان و حضرت علی بن ابی طالب و حضرت فاطمه زهرا و حضرت زینب کبری و حضرت سید  
 داده است از مرگ پس این گفت من و تو نیز مرگنا پس حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و در بسیار فرستاد و دعا و بیک بیک و گفت  
 این است که کتاب خدا تعالی و راه اهل صلاح و ایمان گیر و یک ساعت زیاده و مرگ غافل بهایش و چون نزدیک شد خورشیدی ایشان را پدید  
 ده و نصیحت از خلق باز میگردد و یکدهم از انوار افاضت جماعت و سنت باز کش که انجا بنشین شوی و فدای دنیا و دوزخ افنی پس صلوة  
 فرستاد و دعا و حاجت بکرد و گفت ای بار خدا یا بدینیکه انیر و گمان میسر و که دوست بسیار و مرا بجهت توفیق زیارت کرده است مرا  
 برای تو پس بنما و سر او را و او را و دوست و راز و راز او را و از اسلام خود برین و نگه دار او را که در دنیا است زنده هر چه کند  
 پس بپند بر ضعیف او را و خوشود گردان او را از دنیا باند و آنچه داده او را از دنیا پس آسان کن و آنرا بر او آسان کن و بی و  
 گردان او را بر اهل تقابل خود که او را داده از اشک اکران و براده او را ازین لیکر جز این گفت محمد است یا بر او هر چه جان و سلام  
 با و بر تو و حجت خدا تعالی که زنده باشی و بنشینم تا پس از من و زنده شد خدا تعالی اگر الطیلبی مرا این بر سبب کن که در میان من  
 بر او تمام شود و دست بسوختن و سبب کنی بسیار اندوده من و حجت غنا که مانده و مان تا که زنده ام پس بگری از من و نه طلب  
 گمنی مراد باند که بدینیکه او را ازین بر سر که بنشینم ترا و نه منی تو مرا پس با کسی مراد و عاکی بر آس من بدینیکه من یا که من  
 آنرا انشاء الله تعالی در وان خواهد چنانچه در وان شوم من از اینجا و گفت حضرت هر چه جان که اگر سخن او را فاروق  
 علی بود یعنی الی و غیره از آنجا که ساعت با و میبرد و مکه است و دیگر است و مرا که برین آورد و بکثرات و از من و جوی  
 میگردیم تا که می در شد و داخل شد و بعد از آنکه او را این لطائف در اوست پس از آن خبر و من و انهم پس که است که گفتند  
 دیده اند سوره ایسا چنین بود و رات او را و او را این است و خداوندان غم ایشان اند که اگر بدین و جزی می باشد

و حضرت  
 و حضرت

از آن نموده بقدر احتیاج کنی و بگذرد در طریق تسبیح پیش کشی تا مد نظر عظیم حق و الله تعالی علم این تمامی عقله از حیایا العلوم کبیرا  
سعاد و ذکره الاولیاء و حیوة الذکرین در شواهد النبوة و بحواله السعد نقل کرده است نوشته شده و در حکایات اصحابین آورده است که  
چون نبوت الیه التزمین حضرت عمر بن عبدالمطلب رسیدیم اویس را خدمت پرید که درین ملک علامت موت حضرت عمر بن عبدالمطلب  
حضرت اویس را خدمت فرمود که در خلافت حضرت عمر بن عبدالمطلب رسیدیم که شیر و بز را بجای می فروزیدند و از بیعت حضرت عمر بن عبدالمطلب شریعتی است که  
باز آنرا کنند حال دیدیم که شیر بر بزرگوار و در حق و حیوة الذکرین میگویی که هم برین حیوان گفت اینها مدی برین هیچ جمع نگردد و دیدم او را  
در خواب ببخارید و بار الله ثم ثناء بقا و ذکرنا لفظاً بحرمته افضل الانبیاء که اصحابنا کمال علیه آله و اصحابه و سلم  
لطیفه چهارم و دهم و قدس و مناقب حضرت هم برین حیوان مولانا علی بن عثمان الهجویری قدس الله سره در کشف المحجوبت فرماید  
سید صفاء و سعد و وفا حضرت هم برین حیوان از بزرگان طریقت بودند و معادلت خطی و افرواشت باصحاب کرام و عظیم صحبت  
کرد و بود و قصد کرد تا حضرت ادریس را خدمت ببیند چون اهل آن رسید و از آنجا رفتند و از آنجا آمدند گفتند و بیکبار از آنجا یافت که در کعبه فرجی  
بیاید و دنیا فتنش و مالتش را از آنجا بدو خواست که از آنجا بسوی لجه آید اندر راه و بر یافت برکناره فرات طهاره میکرد و قدم فرود  
داشتن و شش چون از کناره رود برآمد و زینت ایشان بر سر پیش رفت و بر اسلام کرد و او گفت علیکم السلام یا هم برین سبک گفت  
مرا چه ستانستی کنس بر منم گفت و فرمودی نزد من است من حیوان ترا بشناختم تا فریفته شود و مرا و را با آن خواند حضرت هم گفت  
پیشتر بخشاکان با من از ابریز گشت یعنی حضرت عمر و حضرت علی و بر آنها و روایت کرد در آنحضرت امیر عمر و حضرت علی رضی  
رضی الله تعالی عنهما از پیغمبر صلعم خراین نیست که کلهها با نیات اند و بر این نیست که مرمر در چیز خجاست که نیست کند  
پس کسیکه باشد حجرة اویس و الله تعالی در رسول او صلعم پس حجرة اویس و خدا و رسول او است و کسی که باشد حجرة اویس  
و دنیا میرسد دنیا و ایا باشد حجرة اویس و زن تزوج میکند آنرا پس هجرت اویس و چیز خجاست که هجرت  
میکند بسوی آن چیز مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره السامی در شواهد النبوة می آرد که هم برین حیوان رضی الله عنه و  
تابستان من خواگرم بود و وفات کرد چون و برادر قبر کردند پاره پاره پدید آمد برابر قبر و در آن زیاده نه کم و در بالا  
قبر و در بیاید و از آنجا تجاوز نکرد و گویند که هزار و از قبر و گیاه میدید رحمة الله تعالی علیه و صلی الله  
تعالی علی غیر خلقه محمد و آل و اصحابه و سلم تسلیما کثیرا کثیرا

لطیفه یازدهم و بعضی مناقب و فضائل آنحضرت رحمت و مذکرة الاولیاء میگویی که معاد او بسیار است و فضائل او بسیار  
و در ابتدا از شیخ ابوالقاسم کرانی را رحمت الله علیه ذکر این بود که یا اویس یا اویس گفته و این سخن خواجم محمد  
بارساق قدس سره در قدسیه گفته و نیز در تذکرة الاولیاء آورده است که غیر فرمود صلی الله علیه و آله و سلم که

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نیکترین تابعین است باحسان و مہربان و ستائش کسے کہ ستائندہ اور حمہ للعلمین بود بزبان من و تو کجا راست آید و در تفسیر حسینی و مجالس المؤمنین و تذکرۃ الاولیاء و کیمیای سعادت و روضۃ الرباعین میگوید کہ از ان سہیل منی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول است کہ در بعضی شبہا میگفتند ہذہ لیلۃ الروع این شب رکوع است و بیک رکوع بصبح میرسانید و شب دیگر را میگفت ہذہ لیلۃ السجود این شب سجود است و بیک سجود بصبح میرسانید یکے با اویس گفت اے اویس چگونه طاقت اینقدر رطاحت داری کہ شبہا بدین دمازی را بیک حال میگذرانی گفت کجا شب دراز کا شکے از ازل تا ابد کیش بودی تا بہ یک رکوع و یک سجود با خبر ہر دے خود آن ناہا بخوار و کمر ہائے بی شمار کردے بہریت بنیم شب کہ بہرست خواب خوش باشد۔ من و خیال تو و ناہائے درد آلود۔ و نیز گفت کہ من بہر یکنبار سبحان ربی الاعلیٰ گفتمہ باشم کہ در شود و بے بار تسبیح گفتن بہت است و این ازان میکنم کہ میخواہم کہ مثل آسمانیان عبادت کنم و در کتابے کہ در آن ذکر اولیاء عرب بود آورده است کہ یکبار حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ سہ شبانہ روز چیزے نخورده بود و در راہ پیازے یافت قصد کرد تا بخورد گفت نباید کہ حرام باشد بنیداخت و در ہوا نظر کرد و مہرے دید کہ از ہواے آید قرص نان گرفتہ در دہن و آواز داد کہ اے حضرت اویس قرنی چون نیاز حرام بینداختی بگیر این روزی حلال از دست فرستادہ خدا بخور تا لغت آرام گیر و بہر رماخی بخشندہ تو جمال روزی کندت بہر شوی وصال روزی کندت بہر ترس خدا اگر کنی ترک حرام بہر عودہ تو حلال روزی کندت بہر و نیز در تذکرۃ الاولیاء میگوید و حقے حضرت اویس رضی اللہ عنہ شبہا بنروز چیزے نخورده بود و روز چہارم در راہ یکدنیا بہرید بزداشت گفت از کسے افتادہ باشد برفت تا گیاہ برجیہ و بخورد و گو سفندے دید تا گرم در دہان نہادہ بیاد و پیش او بہناد گفت از کسے ربودہ باشد روے بگردانید و گو سفند بسخن آمد و گفت من بندہ آن کسم کہ تو بندہ ادنی گیر روزے دادہ خدا از بندہ خدا گفت دست دراز کردم تا مانا بگیرم نان در دست خود دیدم و گو سفند نا پیدا شد این نقل در حکایات الصالحین نیز آورده است مولانا علی سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ در سعدن العدنی

میفرماید و همچنین بعینه در مجالس المؤمنین می آرد و همچنین در حیوة الذاکرین میگوید و نیز امام  
 یافعی رحمۃ اللہ علیہ از علقمہ بن زید رم عنه نقل میکند در روضۃ الریاحین کہ منشی میشد  
 زہد بسوئے ہشت کس از تابعین و از ایشانست حضرت اویس قرنی رم عنه کہ حضرت اویس  
 از زہاد ثمانیہ است کہ در تابعین زہد بالیشان منہی گردید و نامہائے ایشان امیت عامر بن  
 عبد اللہ لاقبشی و حضرت اویس قرنی و سہرم بن جہان الصیدی و ربیع بن جشیم الثوری و ابو  
 مسلم خولانی و اسود بن یزید و مسروق بن یسید و حسن بن حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
 اجمعین و مولانا محمد بن شیخ محمد الحامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در ریاض الناصحین از مشارق  
 الانوار نقل میکند کہ دخیل است کہ بدرستے در بہشت بادشاہند و حضرت اویس رضی اللہ عنہ  
 از انہماست و این مرتبہ از خدمت و نیکوئی مادر یافت در بیج و منقبت حضرت اویس رم اللہ عنہ  
 و شنبوی کہیر زلالی خساری چنین میگوید و این ابیات مؤارہ سہ دوستے از عشق بالا تر بود و بیشتر  
 زہر و دوستے شکر بود بسوئے آمدن کہ طوفان خداست و دوستی خواص مردان خداست  
 سراوہم دوستی اویس قرن پانچ خطا چون نافہ مشک فتن از دم بوسے خدا مدہوش بود  
 دوستی معطلے در جوش بود چون سہ گوہر از بنی پرواز کرد و سنگ را گوہر فروش راز  
 کرد و آن بہار ہشت جنت در قطار پد ساربان موج رحمت بر مہار پد غائبانہ سہی و دو گوہر  
 قلند پد ہر یکہ خندیدن ہر بلند پد ہر گہر گزشتہ بیرون میکشید پد دیگر پد راستہ در خون میکشید  
 دوستی اینو ۶ کن گردوستی پد کان دور و زکے تکبیر این پوستی پد ہچو شاخ گل سراپا گونن اثر  
 غنچہ شود در خرقة خاموش باش پد مولانا سید محمود در حیوة الذاکرین میگوید کہ شیخ امام عبد اللہ بن اسید  
 یافعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ در صفت و منقبت حضرت اویس رضی اللہ عنہ این بیتہا عری فرمود  
 است و امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ این شعر در روضۃ الریاحین در حکایات پنجم بعد از چہل و یکصد  
 ذکر کردہ است **شعر** سقی اللہ قوامین شراب وادہ پد فہما توابین بہن باد و عافہ  
 لفظہم الجہان مجنون و نابہم یا مجنون سوئے حب علی القوم ظاہر پد سقا کجوں التوب طامز  
 الہو پد فراخوار سکاری بالجلب المساہر فیما جوتہ فی ظلمتہ اللیل عندنا پد بعد غلوا سخم اوئس  
 بن عامر بن ہبیرہ نے حوالہ دیا و لعلنا لکنا فیہ عالمی الفخر عند التفاح یعنی دے چنین است ہوشیار



و طالبہا کلاب و بدین رفعت و تواضع بشارت میکنند بآنکه در عین العلم میگوید که در حدیث وارد  
 شده که تواضع نمیکند هیچکس مگر آن است که بلند گرداند او را خدا تعالی و آنکه در مقصود و طالبین  
 سے آرد و از امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمود کہ کسی کہ تواضع  
 کند برائے خدا تعالی بلند گرداند او را خدا تعالی بے تعلیت تواضع مدد از خلالتی در بیخ زد کہ  
 کردی از ان بکشیدہ جو تیغ در مقصود و طالبین میگوید کہ بزرگے را پر سید مذکور دستوار  
 کہ آگونی گفت کہسے را کہ او خود را و خاک را یکسان داند و در شریعت الاسلام میگوید کہ حقیقت  
 تواضع آنست کہ نہ بنید هیچکس را مگر یقین کند کہ بہتر است از و حضرت بایزید فرمود قدس سرہ  
 و فتوح شود مرد متواضع کہ نفس خود را بیچ مقامے سقر رساند و در خلق از خود شر تر گمان نکند  
 و اخلاق تواضع بسیار اند از آنجملہ راہ رفتن بعضا و طعام خوردن با خادم و برداشتن مکروہات  
 از راہ و سلام کردن بر کوہ دکان و شستن با فقیران و بستن پا کہ گو سپند و نیز بر آرد و شستن  
 و سوار شدن بر حمار و برداشتن آوردن ضروریات از بازار بخانه و پس روئے خود  
 بخود نخواستن از کہے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ و در فتوح الغیب میفرماید تواضع  
 آن است کہ برافراستہ میشود بآن محل عابد و بلند شود منزلت او و کابل میگردد و بزرگ  
 و بلندی او نزد خدا تعالی و نزد خلق و توانائی یا دبیر چیزیکہ خواہد از امر دنیا و آخرت  
 و این خصلت اصل ہمہ طاعتها است و بدین خصلت مییابد بندہ مراتب صالحان کہ راضی اند  
 از خداے تعالی در حال خوشی و ناخوشی و تواضع آنست کہ پیش نیاید بندہ هیچکس را از  
 آدمیان مگر آنکہ بندہ اعتقاد کند مر آنکس را افزونی بر خود و بگوید کہ نزدیک است کہ باشد  
 آنکس نزد خدا تعالی بہتر از من و بلند تر از روئے مرتبہ پس اگر آنکس خورد باشد  
 بگوید اینکس بفرمانی نکرده باشد خداے تعالی را و تحقیق بفرمانی کرده ام پس بیشک او  
 بہتر است از من و اگر آنکس بزرگ باشد بگوید کہ اینکس بندگی خدا تعالی بیش از من میکند  
 و اگر عالم باشد بگوید کہ این را داده شد چیزے کہ نمیرسم من بآن چیز و یافت چیزے کہ  
 نیافتم من او را و آنست چیزیکہ ندانستم من او را و عمل میکنم و اگر آنکس جاہلی باشد  
 بگوید بفرمانی کرد خدا تعالی را و ندانی من بفرمانی کرد خدا تعالی را بدانستے و در نئے یا بجم کہ بچہ

حالت ختم کرده شود مراد بر کدام و ختم کرده شود مراد او اگر آنکس کا فر باشد گوید کہنے  
 و انعم کہ اینکا فر مسلمان شود پس ختم کرده شود مراد او را بر نیکتر عمل و شاید کہ کافر شوم پس  
 ختم کرده شوم بدترین عمل تا اینجا ترجمہ کلام فتوح الغیب بود پس معلوم شد کہ تواضع خصلت است  
 ارجمند و میگردد صاحب خود را ارجمند و گویا کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدینکلمہ چنین تفرمایند  
 کہ ہر کہ سجود بر رفت را بخواہد کہ بلند گردد و مرتبہ او در آخرت پس باید کہ تواضع کند و خود را  
 زبون تر و خوار تر از ہمہ کس داند اللهم ارزقنا کلمۃ دوم اینست کہ ختم سردارے  
 آخرت را پس دانستم و یقین کردم آنرا در خیر خواہی خلق و این خصلت است بزرگ و بلند  
 و بلندیدہ و بر بیان فضل و برج این سید گواہی بخبر صادق امین و محبوب رب العالمین  
 صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمود الدین النصیحة نصیحت و رفعت خالص شدن و بے غل و بے  
 غش شدن و بر قدم صدق استادان میفرماید کہ دین بہین نصیحت است صحابہ گفتند رضی  
 اللہ عنہم یا رسول اللہ این نصیحت کہ اشارت بدان کردی و دین تنہد در آن ساختی کہ راست  
 و نسبت بگذارد فرمود للہ و للرسول و للکتابہ و لعامة المسلمین و خاصتہم یعنی مرخداے  
 راست و رسول اورا و کتاب اورا و مرعایہ مسلمانان را و خواص ایشان را یعنی  
 حقے کہ باید رعایت آن کردن حق اینہا است چون این حق نبودے دیدار شکہ آما  
 نصیحت للہ بمعرفت ذات و صفات و اتباع و امتثال او امر و نواہی او و نصرت دین و تسلیم  
 احکام وے بود اما نصیحت للرسول اللہ اول محبت و تعظیم و ادب جناب عالی اوست  
 و تنزیہ ساخت خود جلال او و تمامہ اینیا صلوة اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین از ہر  
 عیب و منقصت کہ نہ لائق مقام نبوت و رسالت بود و دوم محبت ہر کہ و ہر چہ مشتبہ است بجناب  
 او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از اہلبیت و علماء و صلحاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم و از بلاد و دیار و جز  
 آن اما نصیحت للکتاب اللہ تعالیٰ بہ نگہداشت تعظیم آن و عمل بدان و تدبر آیات و معنی  
 معانی و ملاذمت تلاوت و تبرعات طہارت و حضور قلب و جز آن و اما نصیحت مرعایہ انان  
 را رعایت حقوق ایشان کردن و حرمت ایشان در مال و عرض و نفس نگہداشتن  
 و دست و زبان از اذای ایشان بازداشتن و نصرت و اعانت ایشان بر وجہ شہر و د

نمودن ان نصیحت خواص مسلمانان اول تعظیم علماء رحمہم اللہ لعلیٰ ولقبہم بایمان در آنچه  
 موافق کتاب و سنت نقل کنند دوم اطاعت امر از سلاطین اولی الامر سیوم تسلیم احوال  
 و اقوال مثل طرح طریقت رحمہم اللہ تعالیٰ در آنچه خبر دهند از اسرار حقیقت و احوال باطن تا اینجا  
 نقل کلام قدوہ المتحقین شیخ عبدالحق بود و رحمتہ اللہ علیہ کہ در کتاب رسائل و کتابتیب و معنی  
 این حدیث آورده و در آنجا پانہا ترازین ذکر نموده کہ درین مختصر گنجائش نہ داشت پس این  
 سیرت کہ نصیحت باشد شامل و جامع است تمامی اعمال دین را فافہم و در عین العلم گفتہ اند کہ  
 نصیحت ارادہ پانہنگی نعمت است بر مسلمانان و در شرعۃ الاسلام سیگوید کہ زندگانی کردن  
 با نصیحت سنت است و این قسم امتلاط بہترین نوافل است و باید کہ احتلاط کنندہ دوست دارد  
 برائے رفیقان چیزیرا کہ دوست میدارد برائے خود نصیحت کند رفیقان را در امور ظاہر و  
 باطن زیرا کہ نصیحت ستون دین است و اخلاق نکوہیدہ و اطوارنا پسندیدہ رفیقان را برطر  
 میگردد اند از ظاہر و عمل آنہا را باصلاح سے آورد و در کتاب نور المریدین شرح تعرف میگوید کہ  
 نصیحت کردن بردو وجہ است یکے آنکہ ہر کسے را بہ ازان داند کہ خود را تا ناصح باشد نہ بگان  
 خداوند را یعنی دیگر آن باشد کہ مطیعانرا بزرگ دارد و بر عاصیان شفقت کند نصیحت این شہنا  
 چون مطیعان را استخفاف کند و با عاصیان خصومت کند بے نصیحتے باشد و دیگر معنی اینست  
 کہ بندگان ویرا بوسے بازگردد و در میان فضولی نکلند و غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ در فتوح  
 الغیب میفرماید کہ نباشد مرد از ناصحان و حال آنکہ یاد میکند کسے را از خلق خدا تعالیٰ  
 ببدی یا سز نشس میکند او را بفعل او یا دوست میدارد و انیکہ یاد کردہ میشود نزد او  
 کسے را ببدی یا خوشی یا بدلی او کہ یاد کردہ شود کسے را نزد او ببدی و اینتحصال آفت  
 عابدانست و ہلاک زاہدان است نفوذ باللہ من ذالک گویا کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ میفرماید کہ کسے سرداری آخرتہ خواهد باید کہ خلق خدا را نیک خواہد و بر بندگان و حمیرت  
 و شفقت کند و مہربانی نماید و السلام علی من اتبع الهدے و معنی کلمہ سیوم آنست کہ  
 جستجو کردم مرفوۃ را یعنی مردمی را پس بقیین دانستم او را در صدق پیغمبر شنبی رحمتہ  
 اللہ علیہ در سلاک سلوک میگوید حسن قدس سرہ کہ سراسر حسن بود گشتی من اللہ



صدق اللسان و تحمل عسرات الاخوان و بذل المعروف الابل الزمان و کھت الاذی عن  
الحیاء و یگوید مروتہ چیست گفت المروتہ ترک معصیت اللہ تعالیٰ حیاء اللہ  
تعالیٰ و المحامد علیہ السلام لوجه اللہ تعالیٰ و الفرائض غیر اللہ تعالیٰ الی اللہ تعالیٰ  
غزیرین مروتہ آنست کہ تو در نظر بادشاہ تعالیٰ آنچہ پسندیدہ آنحضرت نیست بخنی و  
آنکہ ترا خیرم کند و اورا ہم پسند کند یعنی و کسیکہ ترا از ورنگے رسد اورا راحت رساننی نزدیکی  
میگوید کہ کسیکہ او مرده و تمام کوی کہ او بیچ ندارد و مقصود الطالبین میگوید کہ ابوالعبقرب گفت  
رحمتہ اللہ علیہ صدق موافق حق است در نہان و اشکارا در تمامی احوال پس باید کہ  
لازم گیر و صدق را فان الصدق الصادقین یعنی در قرآن مجید واقع است بدرستی کہ  
خدا تعالیٰ با صادقان است پس آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میفرماید ہر کہ خواہد کہ در  
دار آخرت در جہ اہل مروتہ یا بد پس باید کہ راستگوئی پیشہ خود کند بصیبت راستی موجب  
رضائے خداست یا کس ندیدم کہ کج شد از رہ راست و معنی کلمہ جہا ریم آن است  
حتی کہ درم فخر الیغنی فخر و مباهات در کدام فعل باید کہ پس پنداشتم بیقین او را در فقر و از  
موافق است قول غنیمہ را صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ فرمود الفقیر فخری کہ در ویشہ فخر حسن است  
مبہات درم چیز حرام است مگر فقر و آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در بیچ مرتبہ بلند و در بیچ مرتبہ علی تر فخر و مبہات نمود  
چون فقر رسیدن مبہات و در بین فخر نمود انیمرتبہ ہزار سی از حضرت ذوالجلال بارے سوال کرد :  
اللہم احسنی مسکینا و احسنی مسکینا و احسنی فی زمرۃ المساکین - و در تعرف میگوید کہ ابو  
محمد رویم گفت رحمتہ اللہ علیہ کہ فقر عدم ہر موجود است و ترک ہر مفقود است یعنی آنکہ  
موجود است بجائے ماند و چون بجائے ماند معدوم گشت و آنچہ مفقود است طلب کن  
و چون طلب کنند مفقود گشت و باید دانست کہ در بیان فقر معانی بسیار است کہ حوصلہ این  
مختصر گنجایش آن ندارد پس گویا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اشارت میکند و میفرماید ہر  
خواہد کہ در آخرتہ مبہات کند و فخر نماید پس باید کہ در ویشی گزیند و پیشہ فقیری اختیار  
گیرد و اللہم ارزقنا و معنی کلمہ فخر این است کہ طلب کردم نسب را یعنی پیوند خویشی را  
آنکہ در آخرتہ بکار آید پس دانستم آنرا بیقین در تقویٰ یعنی در آخرتہ الشائب نماند و

پدر و مادر و برادر و غیرہ ذالک بکار نیامید چنانچہ خدا تعالیٰ غرض جل فرمود فاذا الفخ فی الصور فلا  
 انساب بینہم یومئذ ولا یتسارون - یعنی وقتیکہ دمیدہ شود در صور پس نمائند نسبہا و خو  
 در میان ایشان و ہمہ بریدہ گردد و از یکدیگر نیز سبب پس نمائند در آنوقت مگر پیوند تقوئے  
 چنانچہ خداوند عزوجل فرمود ان اکرمکم عند اللہ القکم بدرستہ بزرگترین شما نزد خدا تعالیٰ  
 پرہیزگارترین شما است و نیز خدا تعالیٰ میفرماید و تزودوا فان خیر الزاد التقوئے یعنی پوشش  
 گیرید پس بدستیکہ بہترین تو تنہا پرہیز کردن است و در مقصود الطالبین مے آرد کہ تقوئے  
 عبارت است از دو بطن بنماز ماسوائے اللہ و گفت محمد بن سلمان رحمہما اللہ تعالیٰ تقوئے  
 گذاشتن مادی و خدا تعالیٰ است و گفت جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ تقوئے آن است کہ مبینی  
 در خود چیز را سوا خدا تعالیٰ امام قشیری میفرماید کہ تقوئے عوام و ورشدن است از لوث  
 گناہ و تقوئے خواص اجتناب است بسر از مشاہد ماسوی اللہ پس در نیکو امر میکنند آن  
 حضرت رضی اللہ عنہ کہ ہر کہ خواہد کہ سب گیرد و پیوند کند ہر چیزے کہ در آفرہ اورا بکار لایسہ باشد  
 کہ پیوند کند تقوئے و پرہیز کاری - اللهم اجعلنی من التقیین **کلمہ ششم** رابعہ این  
 است کہ حتم بزرگی و بلندی آخرت را پس تقیین یا فتم آنرا در قناعت و در مقصود الطالبین  
 میگوید فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہان ہشت از امت قناعت کنندگان اند روز  
 بروز و گفتہ اند اہل معرفت قناعت خشنود شدن بقسمت و پسندہ کردن با نچہ رسد و گفتہ  
 اند بعضی حکماء قناعت آن است کہ نگیرم ہی شیچ چیز را از کسے و باز نذارم ہی شیچ چیز را از کسے  
 و در رسالہ علیہ فی الاحادیث النبویہ میگوید کہ ہر کہ قناعت یافت عزیز و وہابان گردد و اگر غر  
 قن یعنی غریز و بزرگ شد ہر کہ قناعت کرد و بگنج بے نہایت رسید کہ القناعت کثر لغنی -  
 یعنی قناعت گنجی است کہ نیست نگر دو و پشعہ غریز النفس من یرم القناعت و ولم یکن  
 لمخلوق قناعتہ رباحی کیما یے ترا کنم تعلیم کہ در اکسیر این ضاعت نیست ہر و  
 قناعت گزین کہ در عالم کیما یے بہ از قناعت نیست پس آنحضرت رضی اللہ عنہ اشارہ  
 میکند کہ ہر کہ بزرگی آفرہ را خواہد پس باید کہ دست در گنج قناعت زند و بدادہ خدا تعالیٰ بقا  
 کند تا بحر ص و جمع خوار نگردد و عالم عامل محقق شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ مطلب علی

شجہ اسلمہ شہنشاہ این حکایت میفرماید و کودک با زسی میگردید بچه نان خشک داشت و دیگری بچه  
 پیدا داشت آن کودک آن کودک گفت مرا هم نان خورش ده گفت بیا سگ من باش تا ترانان  
 خورش دهم آن کودک را منی شد و رسیدمان در گردان او گزید میکشید فتح موسی علی قدس اللہ سرہ  
 وید فرمود اگر این کودک بنان خشک قناعت کردی سگ یار خود نگشتی بیت بنان  
 خشک قناعت کنیم و جامه دلق باکر با محنت خود به زبانت خلق و متولانا محمد بن  
 شجہ محمد الحامی رحمہما اللہ تعالیٰ در ریاض الناصحین از زواله کریں و نربہ النواظرین موارد  
 کہ شبلی را رحمتہ اللہ علیہ در دبیرستان گذر افتاده بود و کودک نشسته دید یک تو انگر بچه برائے  
 و طیفه چاشت خود شہد و نان گندم آورده بود و دیم در ولشش بچه بود کہ نان جوین آورده  
 قدرے کاسہ بروے البیدہ شدہ در ولشش بچه آرزوے شہد در دل غالب شد تو انگر  
 بچه را سوال کرد کہ قدرے شہد عنایت کند تو انگر بچه تحفت تو از عقب من سید و دبانگ گشت  
 سگ میگرد تو انگر بچه گفت ای برادر مغرور دار کہ در ولایت ما سگ را شہد نہ ہند شبلی قدس  
 سرہ میگوید کہ چون انجال طبع مشاہدہ کردم با خود گفتم کہ اسے نفس تراہمین واقعہ پسندہ است  
 در قطع طبع از خلق و احراز دنیا اگر این کودک بنان جوین قناعت کردی لباس کسے از  
 سلوب نگشتی چنانکہ گفتہ اند گفتم کہ مگر تو خود کسے دیدم کہ کسے و لیک مغلوب اللہم ارز قناعتی  
 کلمہ ہستم انیت کہ طلب کردم راحت آخرت را پس و الستم بے شبہ آنرا در زہد و مقصود  
 الطالبین میگوید گفتہ است ابوسلمان رحمۃ اللہ علیہ دارائی کہ زہد گذشتن چیزے است کہ باز  
 و امر ترا خداے تعالیٰ و فرمودہ است حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہ زہد در دنیا آنست کہ دشمن گریز  
 اہل دنیا را و آنچه در دنیا است و گفتہ اند از اہل دنیا چہ کہین چہ مہین لعنۃ اللہ علیہم جمع  
 و اہل معرفت گفتہ اند کہ زہد و گردانیدن است از تمامی آرزو و باسجور راحت و زہد اشارت  
 میکند آنچه غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فتوح الغیب میفرماید کہ پیغمبر فرمود علی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم کہ نیست زندگانی آخرت خاصہ کہ در حق مؤمن باشد کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 کہ نیست راحت مرئوسن را سوا از تقاضا خدا تعالیٰ و فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا  
 زندان مؤمن است و بہشت کافر است و نیز فرمود علی اللہ علیہ و آلہ وسلم مرد پیغمبر کار لکام

در دوش بچہ جوین نان خشک تراہمین

و مکرر

و رویان کرده است یعنی باز داشته شده است از ستمات و لذات دنیا پس با وجود این  
 اخبار و عیان چگونه دعوی کرده شود یا کبرگی زندگی در دنیا پس راحت تمامه آن راحت  
 انقطاع است از دنیا و آوردن بسوی خدا تعالی پس بدینکلمه گویا که سیر یا مایه نماید آنحضرت رضی  
 اللہ تعالی عنہ کہ ہر کہ خوشی و شادی سرے آخرت خواهد پس باید کہ تارک بماند دنیا را و آنچه  
 در دنیا است از لذات و شہوات حتی سبانه و لغالی جمیع مسلمانان را از بلایا و آفتہا دنیا در انان  
 خویش محفوظ و مصون دارد و بجزست النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم التناوتا اینجا ترجمہ  
 و بیان معانی کلمات سبجہ بود و از سخنان اوست رحمہ عنہ کہ منی یا یاد آدمی کمال تقوی و ورع  
 را تا کہ گویا کشتہ است تمامی خلق را بچنین گفتہ است مولانا سید محمود شجانی قادری رحمۃ اللہ  
 علیہ در کتاب حیوۃ الذاکرین و وضع این سخن آنست واللہ تعالی اعلم کہ این مبالغہ است  
 برائے کمال و شنیعے یعنی چون مردم پیدا زند کہ او تمامی خلق را کشتہ است اورا تمام تر و بزرگتر  
 دشمن دارند و چون دشمن دارند با او الفت نکنند و با او صحبت ندارند و در شادی و غم و سود و  
 زیان با او شریک نباشند و وے نیز با مردم بچنین صفت باشند و در خیال آن کس خالص منہ  
 را باشد و در نبوت حقیقت معنی تقوی اورا حاصل شود و معنی تقوی چنانچہ در ماقبل غفریب  
 مذکور شد و معنی ورع اینست کہ در مقصود الطالبین گفتہ است کہ یکجہ بن سعا و رازی رحمۃ اللہ  
 فرمودہ است کہ ورع بظاہر آن است کہ بچند آدمی مگر با مر اللہ تعالی و در باطن آن است کہ  
 نہ در آید در دل او بسوی اللہ تعالی و درین سخن آنحضرت رضی اللہ عنہ گویا بعینہ از حال خوب  
 سید ہ کہ خلق خدا را با آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ در دشمنی ہم معاملہ بود و اللہ اعلم و سخن او  
 رضی اللہ عنہ کہ من عرف اللہ لایحیی علیہ منی ہر کہ خدا را خستہ بر وے پوشیدہ نماذ یعنی  
 خدا را بختوان شناخت کہ عرف ربی ہر کہ خدا را بخدا اند او ہمہ چیز بداند این در مذکور  
 الاولیاء گفتہ معنی این سخن کسیکہ شناخت اللہ پوشیدہ نگذرد و سچ چیز و اللہ اعلم آن  
 است کہ در مقصود الطالبین میگویی معرفت در دل بندہ همچون آفتاب و آسمان لیک چہ آفتاب  
 بر آید از کنار آسمان نور او افتد در زمین و آفتاب معرفت بر آید از اندون دل نور او بفتد  
 بر عرش آنحضرت پس چنانچہ در روشنائی آفتاب سچ چیز از چشم ظاہر پوشیدہ نماذ بچنین در

روشنائی نور معرفت پہنچ خیر از دیدہ باطن عارف ستوا سی نگردد و چگونہ مخفی شود کہ ہر چہ در عالم  
از عرش تا فرش است ہمہ در دل عارف موجود و حاضر است بلکہ سلطان بایزید قدس اللہ  
سرہ از سعتہ دائرہ دل چنین خبر داد کہ اگر عکسش و صد بار و صد ہزار بار چند عرش و ہر چہ  
در دست و در گوشہ دل عارف نہند عارف از ان خبر نیابد و در حدیث قدسی آمدہ است کہ  
نئے گنج از حیثیت مرتبہ اجمالی و تفصیلی در میان زمین و آسمان و منہ گنج در دل بندہ خود کہ  
نوسن باشند زیر انکہ او میگرد و باسن و درین و برائے من بجز گردیدن در شیون بچنین  
است در کتاب اشعۃ اللمعات و قولہ عرف ربی بر بی انیقول شاہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
کہ از و پرسیدند کہ خدا را بچہ شناختی گفت بدانکہ شناسا گردانید مرا با خود در معرفت آورده است  
اجماع است کہ راہ نمایندہ مجد استعالی ہم خداوند است سبحانہ و تعالی و ہر اہم بوسے توان شناخت  
و ہر اہم بوسے توان یافت نہ بغیر دے و بیان این سخن طولے دارد و اللہ اعلم - و مراد  
گفت کہ ای خواجہ اویس رم عنہ و صیت کن مرا فرمود کہ بگریز بسوی خدا خود آنم و گفت کہ  
از کجا رسد مرا سعادش فرمود کہ افسوس است مرد لہارا کہ بیا میزد شک آہنہارا بگریزے تو بسوی  
خدا انتقالے و تمہت میکنی خداے را در رزق این دصیت بعینہا در لوا فتح الانوار و در کیاست  
سعادت و در تذکرۃ الاولیاء مذکور است لیکن از کیمیا سعادت و تذکرۃ الاولیاء معلوم میشود  
کہ آن مرد و صیت خواست حضرت ہرم بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بود انا م حجتہ الاسلام  
رحمۃ اللہ علیہ این نقل در منہاج العابدین چنین آورده است کہ حضرت حبان مر حضرت خواجہ  
اویس رم عنہ را گفت کہ کجا سکونت کنم گفت در شام ہرم گفت حال عیش من در شام صیت  
گفت و احوال برد لہا کہ در آن شک مخلوط است پس نفع نکند آہنہارا اسوا عظمت و پند و ان  
نقل بعینہ مولانا محمد بن شیخ محمد الجانی رحمہما اللہ تعالیٰ در کتاب ریاض الناصحین نیز آورده  
است و حضرت محمد داراشکوہ رسالہ سحر بحانات المؤمنین تصنیف کردہ و در آن شیطیات اولیاء  
و مردان خدا ہم آورده و در آن بیان نوشتہ کہ شطہ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ ایست کہ سیر نمود ہر گاہ کہ عبودیت تمام شد عیش او عیش اللہ است یعنی صفت الوہب  
در وظاہر میشود و فصل بندہ مغل حق است و سب است یزدانی عین الفقہاء ہمدانی قدس اللہ

سره العزیز در کتاب تہذبات سیفر ماید در ایضا حضرت اولیائے کرام رضی اللہ عنہ کہ چه خبر  
 میدہد و میگویہ اذ اتم العبودیۃ یكون علیہ کعبۃ اللہ فرمود کہ چون بندگی تمام شود عیش  
 بندہ چون عیش معبود باشد در ایضا هر چه ادا باشد کہ خداوند است نصیب بندہ ادا باشد هر  
 بصفات او موصوفانند عیش ادا باشد عیش مراد ادا باشد چون سمع و لہو و قدرۃ و ارادۃ و غوت و  
 بقا و کلام انان او قدیم از ان چیست بندہ باقی و دایم باشد انھی و سخن او مست رضی اللہ تعالی  
 عنہ ہر کہ سہ چیز دوست دارد و دوزخ بد و از رگ گردنش نزدیکتر بود یکے طعام خوش خورد  
 دوم لباس نیکو پوشیدن سوم با تو نگران نشستن و سخن او است کہ در نماز مشغول آن است  
 کہ اگر شیر بر پہلو بخورند در نماز خیزند و گوشتند بگوئے گفت چگونه باشد لیکہ بامداد برخیزد  
 و نداند کہ تا شب خواهد رست گفتند کا تو بگوئے است گفت آہ از بے زادی و درازی راہ  
 و گفت اگر تو بخوابستی عبادۃ آسمانیان و زمینیان از تو نپدید و تا باورش ندارسی گفتند چگونه  
 باورش داریم گفت ایمن باشی بد آنچہ ترا پذیرفته است و فارغ بینی خود را در پرستش  
 آنچیزے دیگر مشغول نباشد انہمہ درند کہ و گفتہ است و در نہاج العایدین گفتہ کہ گفتند چگونه  
 استوار داریم گفت ایمن باشید از رسیدن رزق و فارغ دارید تن خود را بر آن عبادۃ و سخن  
 او است رضی اللہ عنہ کہ السلاست فی الوحۃ سلاست در تنہائی است و تنہائی آن بود کہ فرد بود  
 در وحدۃ و وحدت آن بود کہ خیال غیر درونکجند تا سلاست بود اگر تنہائی بصورت گیری  
 درست نبود کہ الشیطان مع الواحد و ہو عن الامین القہد حدیث او است این نیز در تذکرۃ الاولیاء  
 گفتہ است مولانا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بمعنی السلاست فی الوحۃ و کشف المحجوب چندین  
 سیفر ماید یعنی سلاست اندر تنہائی بود از آنچہ دل کسے کہ تنہا بود از اندیشہ غیر رستہ باشد و در  
 جملا احوال از خلق نا امید گشتہ تا از جلالت ایشان سلاست یافتہ باشد و ہر از جملہ بر تافتہ اما  
 اگر کسے کند ارد کہ وحدت تنہا زیستن باشد محال بود کہ تا شیطاں را بر دل کسے صحبت بود و در  
 اندر حد رسلطانی قلونیا و عجبے را بر فکرۃ وے گذرد تا اندیشہ خلق را بر سر وے گذر بود و تنہا  
 وحدت نباشد زیرا آنکہ چه با عین آرام باشد و چه باندیشہ آن ہر دو یکے باشد پس آنکہ وحید  
 بود اگر چه صحبت کند صحبت مزاحم وحدت وے نباشد و آنکہ مشغول بود و غلت سبب غفلت

وے نگر دو پس انقطاع از انس جز بانس نباشد و آنرا کہ بحق انس باشد مخالفت  
انس اور اسفرت نکند و آنرا کہ سوانت انس را بر دلش گذر باشد ویرا از انس حق خیر  
زیر آنکہ وعدہ صفت بندہ صادق است کہ شنید قول خداوند را بجانہ و تعالیٰ۔ ایس باشد  
بکاف عبدہ آیات اللہ تعالیٰ بسندہ بندہ خود را یعنی بہت و سخن اوست رضی اللہ عنہ  
علیک البقیہ یعنی بہت کہ دل را از اندیشہ غیر نگہداری این نیز در تذکرہ گفته است و لایا  
علی سجورسی رحمۃ اللہ علیہ در کشف المحجوب میفرماید کہ این خطاب بحضرت بہمن جہان رضی اللہ  
عنہ و این سخن را او و معنی بودیکہ آنکہ دل را متابع حق گردان بمجاہدہ دیگر آنکہ خود را مستقیم  
دل گردان و این دو اصل قوی است دل را متابع حق گردانیدن کار مریدان بود کہ از  
سکاپہ شہوہ و سوانت ہو بازستانندش و اندیشہائے ناموافق بدرجہ درجہ از خود منقطع  
گردانند و اندر تدبیر صحبت و حفظ امور نظر در آیات حق بندند تا محل محبت شود و خود را متابع  
گردانیدن کار کاظمین بود کہ حق تعالیٰ دل ایشان را بنور ہال منور گردانیدہ است و  
از ہمہ اسباب و علل رہانیدہ و بدرجہ اعلیٰ رسانیدہ و طاعت قرب بالیشان آفکندہ و بالطاف  
خود بدان تجلی کردہ و بمشاہدہ و قرب بدان توفی کردہ انکاء حق با موافق دل گردانیدہ پس  
گردہ صاحب القلبی باشند و این گردہ دیگر مغلوب القلوب و آنکہ صاحب القلوب است  
باقی الصفات بود و آنکہ مغلوب القلوب بود فانی الصفات عبارت است کہ المذاک ہمہ در راہ  
خدا استعاضے بد بد و وجہ افطار ہم خود ذخیرہ نکند و سخن اوست رضی اللہ عنہ کہ استوار  
تر سخن کہ گفته است آنرا حکما اینست کہ رو آر بطرف سجود است ترا از رویہا این در  
جامع المقرفات گفته است در اینجاے تواند کہ آن حضرة خواجہ اولیس معنہ این سخن حکما را شاید  
از ان پسند نمود بآستوارے بستود کہ موافق حال او و معمول روزگار او بود چہ آنحضرت  
رو گردانید از خلق و توجہ نمود بجن پس و بجانہ حشمت اورا پس و نماند اورا حاجت بکس  
و راست گفته است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم من کان اللہ کان اللہ یعنی کسیکہ از خلق  
تمامی رد گرداند و تمامی طالب مر خدا ترا باشد خداے تعالیٰ مر اورا یعنی کفایت کند تمامی  
کار ہائے او را و موافق انیت آنکہ در تعریف و مہشج آن آورده است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ہر یک کہ ہمہ اندوہمہائے خود را یک اندوہ گردانند و آن اندوہ آنگہاں است  
 خدا تعالیٰ ہمہ اندوہما ویرا کفایت کند یعنی چون سر خود را و ظاہر خود را بعقب مشغول گردانند  
 حق تعالیٰ او را غفلت آنگہاں فایز گردانند و این لظاہر چنان است کہ خواجہ بندہ خود را کار خود فریاد  
 و دانکہ دے با سبب خود مشغول گرد و کار او را تمام نخواہد کرد پس مر او را گوید کہ تو ہمہ  
 ہمت خود را بکار من مصروف گردان من خود کار ہائے ترا کفایت کنم و ہر کس کہ ہمت پر اکتفا  
 گرد و خدا تعالیٰ باگ ندارد کہ او در کدام وادی ہلاک گردد و وادی نفس یا وادی شیطانی  
 یا وادی دنیایا وادی خلقی کہ حاصل پر اکتفا کی چہاں انداختہ بہ حافظ حقیقی جل شانہ تمامی کردہ  
 اہل اسلام را از بلائے نفس و اغوائے شیطان و آفت دنیا و ضلالت خلق در اماں خویش بگردان  
 بقضیہ و کرمہ و ہوا رحم الراحمین مخلصان و مستفدان سلم علیہ ولہیہ را باید کہ این نصیحت ہا را و  
 کلمات قدسیہ را یاد نمایند و آنہا را معمول روزگار خویش کنند تا البشر متابعہ خواجہ خویش چہ  
 سند شوند و بغوا آن مستفید گردند بہ ربنا و قضا و صل و سلم علی محمد وآلہ و زریہ و اما بخدا میر  
 لطیفہ فقید ہم در بعضی حکایات کہ منقول است از حضرت رحم عنہ در تذکرۃ الاولیاء میگوید  
 کہ رجب بن خیم گفت رفتم تا حضرت اویس رضی اللہ عنہ را بہ منیج در نماز بامداد بود چون از نماز  
 خارج شد بہ تسبیح مشغول شد صبر کردم تا خارج شود و ہمچنین بر نجاست تا نماز پیشین بگذارد فی الجملہ  
 سہ شب باز و از نماز پیر و اہانت و بیخ بخورد و سخت شب چہارم او را گوشت داشتند کہ خواب  
 اندر چشم آمد در حال با حق مناجات کرد و گفت بار خدایا تو پناہ گیرم از چشم بسیار خواب و شکم  
 بسیار خوار با خود گفتم مرا ازین بسندہ آمدہ است اورا تشویش ندہم و باز چشم و این حکایت  
 در کیمیاء سعادت نیز مذکور است و نیز در تذکرۃ مے آر کہ حضرت خواجہ اویس را گفتند کہ نزدیک  
 تو مر دے است کہ سی سال است خود را در گور فرو بردہ و گفتی در بر آویختہ و بر لب گور  
 نشستہ میگردید کہ شب آرام دارد و نہ روز قر از حضرت اویس رضی اللہ عنہ آسجارت اورا  
 دیدیم و زرد شدہ و در چشم سفال افتادہ اورا گفت یا فلان سی سال است تا گور و کفن  
 ترا از خدا باز داشتہ است و تو بدین ہر دو مانند این ہر دو بیت راہ تواند آمد و خبر و ہنوا  
 آن آفت در خود دید حال بروے کشف شد لغرہ بزد و جان بداد و در آن گور افتاد اگر

اصل بیانی آنگہاں  
 خدا وادی اند



گور و کفن حجاب خواهد بود حجاب دیگران بنگر که چیت و چند است حضرت سلطان ولد در کثا  
 منسوی خود سیفر ماید که بعد از حلت حضرت صلت پناه صلعم خواجہ کونین حضرت خواجہ اویس رضی  
 الرحمن عنہ چون محبت و شوق زیارت روضہ مقدسہ منورہ آنحضرت صلعم مغلوب ساخت  
 و والدہ صاحبہ او ہم که مانع رفتن بود وفات یافت در مدینہ منورہ آمد صحابہ رضوان اللہ  
 تعالیٰ علیہم اجمعین ملاقات نمودند احوال خود بگفت صحابہ پرسیدند کہ در حیات آنحضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چرا نیامدی و زیارت آن حضرت مشرف نشدی حضرت  
 خواجہ اویس رحمہ عنہ گفت کہ مادرم رنجور بود بواسطہ خدمت از خود مراد ورنہ نمود صحابہ  
 رضی اللہ عنہم خندیدند و گفتند ما مادران و پدران خود را در راه شوق و محبت آنسرور صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم گشته و فداده ایم و تو یک مادر تنها گداشتی و نجاست حضور پر  
 نشانی چون آنحضرت خواجہ را سخن طنز ایشان مفهوم شد نشان و صورت و حلیہ جمال با  
 کمال از صحابہ رضی اللہ عنہم طلبید پس ایشان بعضی از نشانیهای اندام و اعضا و مبارک  
 آنسرور را علی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کردند و معجزات ظاہر ساختند حضرت خواجہ اویس رضی  
 اللہ عنہ فرمود کہ مراد من ملاقات ظاہر نیست مقصود از سوال من بیان حلیہ و جمال  
 معنوی و صورت نیست باطن آنحضرت رسول صلعم است صحابہ رضی اللہ عنہم گفتند انچه  
 دانستم گفتیم تو اگر زیادہ ازین بپرسی ما را بیان کن پس آنحضرت خواجہ اویس رضی  
 اللہ عنہ از درد و شوق و سوز محبت برگشت و خواست کہ بیان کند بیسلیت قصد کرد آنکہ  
 تالشان گوید بے سر آن شاه دو جهان گوید بے حرف ناگفته ز دبر ایشان نور بے همه گشتند  
 بخود آن سرور بے طایف دست و پست افتادند بے عقل و شش را بباد بردادند بے هستی جملہ  
 گداحت تمام بے از رخ ماہ و در گشت غمام بے از خودی سوز و خجودی رفتند بے همه خواص بحر جان  
 گشتند بے بردل از راز گل بیفتانند بے همه از سحر سوز و وصل شدند بے راه یکسره از یکجا عتد  
 طے نمودند بے طاعت بے هر یک شد خلیفہ مختار بے اول ائت بدند آخر کار بے انجکاست  
 دلالت تمام دارد بر صفات سر صورت و معاملہ حضرت اویس رحمہ عنہ و قرب و معیت او در  
 حضرت نبوة پر کمال او در مقام عشق و محبت کہ ہر کجا عشق در آید غیر از میان بدر آید کہ عشق

آتش است که ماسوائے محبوب را بسوزد: **تَنظُم** عاشقان جانبا ز این راه آمدند و زود و محکم  
دست کوتاہ آمدند بزرمت جان از میان برداشتند: دل بجای از جهان برداشتند: جان چو  
برخاست از میان حیان خویش: خلوت کردند با همانان خویش: در کتاب زهره الزیاف  
در مجلس پنجاه و هفتم می آید که حکایت کرده اند از حبیب بن یسیر رحمه الله علیه که گفت بود  
باجاعت سوداگران در کشتی و بود در آن کشتی از هر قسم مال بیشمار ناگاه بادے سخت وزید  
و کشتی از موجها و جنبش آمد تا که کشتی در کشتی فرو میشد و ناامید شدیم از مالها و تنها و در آن  
مردے بود بر و چادر و بر یعنی ششم پس برخواست و از کشتی بیرون آمد و بر آب ایستاد که  
نماز گذارد و حال آنکه غافل بود از حال مال پس گفتیم که فربا و ما برس اید دست خدا پس  
روح بسوی ما کرد و گفت چیت حال شما گفتیم نمی بینی موجها را و کشتی ما را گفت که قربت  
جوئید بسوی خدا تعالی گفتیم که بچه چیز قربت جوئیم گفت بزرگ دنیا گفتیم که بدرسته ترک  
دنیا کردیم پس گفت بیرون آید و جوئید بسم الله الرحمن الرحیم پس گفتیم بسم الله و بیرون  
آیدیم یکے یکے روان شومند بر آب تا که گرد آمدند جمع شدیم و بر آب با ستاویم زیاده از صد  
تن بودیم پس کشتی غرق شد با همه مال پس گفت که شما از بول دنیا آزاد شدید پس بیرون  
روید پس گفتیم تو کیستی گفت کن او پس قرنی ام پس گفتیم که در آن کشتی مال فقیران  
ساکنان مدینه است که برداشته است آنرا بسوی ایشان مردے از مضر و مرز در مدینه  
تخط است پس گفت اگر رو کند خدا تعالی مال را بشما پس شما قسمت کنید آنرا بر فقیران  
مدینه گفتیم آری پس دو رکعت نماز گذارد بر روی آب آهسته دعا خواست از  
الله تعالی پس ناگاه کشتی بر روی آب ظاهر شد با همه مال که در آن بود پس ما بر کشتی  
سوار شدیم و حضرت خواجا اولیس قرنی رضی الله عنه گم شد پس سلامت بدین رسید  
و مال را **نسخه** مدینه شمس نمودیم پس بانی نماز در مدینه هیچ فقیر و این حکایت در  
کتاب اسرار الفا تحفیه آورده است **نکته** بلای خلق جهانگیر سے از خلاصه الحقائق نقل آید  
است که سلطان اولیس رضی الله عنه چون در مدینه آمد بدر مسجد استاد مر او را گفتند که  
هنا قبر النبی صلی الله علیه وسلم از هوش بر رفت چون بهوش باز آمد گفت مرا زین شهر

در کتب معتبره  
نسخه از  
مدینه

سیر و نبرد کے زینہ کہ دروہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون باشند آنجا محل بودن من نیست بغیر  
در بقعہ کہ ذات بابر گات آنحضرت در زیر خاک چون آفتاب در زاویہ مغرب اقوال پذیرفته باشند بران یز  
قدم نہادن از ادب دور باشند **س** آن زمین کہ آسمان برتر زمین یثرب است : کاغذ آفتاب جو دو  
خوشتید کہ مرا مغرب است یا و بدخط مولانا نقدا و فقیہ معروف بجلد نوشتہ بنظر در آمدہ -  
نقل است کہ چون حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از یثرب رخصت فرمود و حضرت  
خواجہ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواست کہ مجاہدہ و چون تیرہ یک سہ دینہ منورہ رسیدہ باز گشت کہ  
نشود کہ یا یحییٰ بن ابی اوفات مقدسہ علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے  
بودہ باشند واللہ اعلم - لطیفہ شریف : ایمان ولایت باطنیہ و ہمیشہ غیبیہ آن حضرت اویس  
رضی اللہ عنہ محمد و سنا و مولانا محمد و ابی القاسم وحید الدہری بکلی شیخ محمد فرید اویسی سلمہ اللہ تعالیٰ  
فرمودہ اند و این فقیر حقیر کہ تحت نور از زبان مبارک ایشان مسطور نمودہ کہ چون حضرت بادشاہ  
قدس و لغاتہ جمیع احکام شریعہ از کتاب و روئے در کوفہ و کلمہ طیبہ حبیب و رسول خود را احمد مجتبیٰ  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تعلیم فرمود و تمامہ حقائق دین و ملت مسلمانی و شریعت  
و ہر معلوم نمود و آن حضرت سلمہ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمامہ آن احکام و شریعہ را بباران خویش  
رضی اللہ عنہم بیا موخت بعد از ان ارادہ از ایہ و مشیت الہیہ آن خواست کہ حبیب خود را راہ طریقت  
باطنیہ و ولایت غیبیہ ظاہر گردانید و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خواست کہ  
این راہ طریقت بباران خود بیا نوزد و آن ہنگام امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ضعیف و پیر  
بود و حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان بود پس حضرت ابوبکر را رضی اللہ تعالیٰ  
ولایتہ مصاحبہ تعلیم فرمود کہ این راہ محتاج مشقت و ریاضت و مجاہدہ نمود و راہ ولایت شافہ  
کہ موقوف بخت ریاضت و مجاہدہ بر ابیہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر نمود چنانچہ تمہیل  
طریق تعلیم آن در کتب تصوف مذکور و مستطاب است بعد از تعلیم و تلقین این ہر دو ولایت ارادہ  
از ایہ بادشاہ قدس و لغاتہ آن خواست کہ حبیب خود حضرت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طریقہ پرورد  
غیبیہ و تربیت مخفیہ بیا موخت و آن عبارت است از آنکہ آن حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کسے را در باطن بے صحبت و بغیر مواجہتہ پروردن کند و نعمت ولایت بہدایت

فسر باید چون این نعمت از حضرت اکہمہ بر ذات حضرت نبویہ علیہ السلام ارزانی شد و این آفتاب  
بر باطن مبارک آن سر و صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طالع گشت لمعات آن انوار از راه غیب بر باطن خیر  
التابعین خواجہ کوئین غوث الثقلین حضرت خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افتاد و آن  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این نعمت مخفیہ را و این ولایت غیبیہ را بخواجه اولیس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم و تلقین فرمود و او را در غیبت بی واسطہ مصاحبیت در حجر بنوہ خود سرود  
نمود و آنکہ محبوب دل نشین حضرت نبویہ شدہ از بنجا بود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندہ پیر امین میکشاد  
و روئے سوئے یمن کرد و فرمودے **اِنِّیْ وَجَدْتُ لَفْسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قَبْلِ الْیَمٰنِ** **و** بوی جان  
مے آید از سوئی عدن بہ نزد مے جان پر و اولیس قرن بہ و این راہ و روش و این فیض ولایت  
غیبیہ و پرورش باطنیہ تا امر و زجاری و روان است و بسیار کس را از بزرگان سیرکتہ روحانیت  
آنخواجہ کوئین این نعمت رسیدہ و آفتاب روحانیت آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر باطن بسیار  
سعادتمندان طالع گردیدہ و خواجہ محمد یار ساقی سمرہ در رسالہ قدسیہ خود سیفر ماید اولیسہ با صطلوح  
صوفیہ کسی را گویند کہ بے واسطہ پیر سبوت و ارشاد فیض ولایت از سبہ الہیہ بوی خورسد و چندی  
را راسے آن است ہر کہ را از باطن خدیو ختم بنوہ و شریعت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام  
بتا بیعت و سلوک بر سنت از روئے قول و فعل و اعتقاد بہرہ برسد او اولیس بود و برخی گویند  
کہ مستفیض خضر علیہ السلام اولیس بود و جمعی گفتہ اند کہ ہر کہ از باطن فرو خواص کہ سجادہ نظمین  
ولایت جامعہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیۃ پرورش یابد اولیس است و کثیری را  
عقیدہ آنکہ از باطن ہر یکہ از اولیا است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بہر کہ فروغ ہدایت  
بے سیاحتی گیری رسم ارادہ رسد آنرا اولیس خوانند و چہنمین از کتاب تکلید ابرار و ربیان احوال  
و کرامات اولیا بہند نصیف محمد غوث بن حسن بن موسیٰ شطاری رحمہم اللہ تعالیٰ بہنمین بعینہ عارف  
ربانی مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی در لغات الانس فرمودہ است کہ سبب اولیس  
آنست کہ حضرت شیخ طریقت عطار قدس سرہ گفتہ است **قوئے از اولیا اللہ باشند کہ مشایخ طریقت**  
و کبر اہل حقیقت ایشان را اولیا نامند و ایشان را در ظاہر حاجت بہ پیر نبو و زید آنکہ ایشان را  
حضرت نبوت در جو غیبت خود پرورش میدہد بے واسطہ غیر حری چنانکہ حضرت اولیس را

و ادرضی اللہ تعالیٰ عنہ و این عظیم مقامے بود و لبس عالی تا که آنجا رسانند و این دولت بکه  
 روئے نماید ذلک فضل اللہ یوتینہ ایشاء و اللہ ذو الفضل العظیم تو لبنا عبد الغفور رحمة اللہ  
 علیہ بیان معنای عبارت که در دیباچہ تفحات واقع است و این جماعت نیز داخل اویسیانند  
 که لازم نیست که اویس آنکس را گویند که از روحانیت حضرت رسالت پناه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم تربیت یابد بلکه هر کس که از روحانیت ولی از اولیاء تربیت یابد ویرانیز اویسی  
 خوانند خواه آن ولی در قید حیات باشد یا نباشد انتحی کلام الحاشیہ پس ازین همه معلوم آمد  
 که اگر اویس گویند یا مراد آن دارند که او را مانند خواجہ اویس رضی اللہ عنہ از روحانیت نبوة  
 سبے واسطه غیر تربیت شده است و یا معنی آن خواهند که او را از روحانیت ولی از اولیاء  
 اللہ فیض رسیده چنانچہ حضرت خواجہ اویس را رضی اللہ عنہ از روحانیت حضرت رسالت  
 پناه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رسیده بود پس منسوب بودن آنکس بسوئے  
 حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجهت همین قدر تشبیه است و نیز که اویس میگویند آنکس را که در  
 طریقت ارادة او مشایخ سلسله علیہ اویسیه باشد چنانچہ قادری گویند آنکس را که ارادة او مشایخ  
 غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بود و کذاک حششتی و نقشبندی و غیر ذلک رضوان اللہ علیہم  
 اجمعین و مولینا ابراہیم تہتوی رحمة اللہ تعالیٰ بعضی از کلمات و عبارات عربیہ کتاب عالی  
 نصاب غنیة الطالبین را که بروایات ثقات و اخبارات از مصنفات امام الخافقین غوث الثقلین  
 سبط الحنین ابو محمد محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح الجبلی است قدس اللہ سرہ و نور ضریحہ بفتح  
 پارسی مترجم ساخته در آن ترجمہ در باب سیوم آورده که طالبانرا از وجود مشایخ چارہ نیست  
 مگر کسی را که بر سبیل ندره بیدایت الہی بے واسطه شیخ تربیت یابد مثل ابراہیم خلیل اللہ و محمد رسول  
 اللہ صلوات اللہ و سلامہ علی بنیاء و علیہ مثل حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ثم کلام  
 الترجمہ لیس ازین کلام معلوم آمد که حضرت خواجہ اویس را هر چه از مراتب دلایت و مقامات  
 و کرامات حاصل گشت بجز دہایت و عنایت الہی بود جل شانہ بے آنکہ ارادة تشبہی ننمودہ باشد  
 و از تربیت کاملی پرورده باشد و اللہ اعلم میگویم منکہ محور این سطورم که این خاصیت تربیت غنیة  
 الان در روحانیت آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ باقی است اگر طالب صادق و دردمند غوث

بشرط افتقار و مسکنت و نیاز تمام بر روحانیت مقدسه او التجا آورد و توجیه نماید امید است که لا بد پروردگار از انوار روحانیت آنحضرت خواجه اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر باطنش افتد و بمراد و مقصود خود برسد و چرا نباشد که این خاصیت در ذات خواجه کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اقبال انوار مشکوٰۃ نبوة و میرکت پرورش کنار نبوت است صلے اللہ تعالیٰ علیہ آله وسلم چه عجب اگر کسی آئینه صافی را مقابل آفتاب بدارد آئینه بحسب صفاء و جلالت خویش متغیر گردد و مولا عبد الرحمن لاهور رحمة اللہ تعالیٰ علیہ در رساله ارشاد السالکین می آرد که اگر شخصی شیخ دست بیعت نکند فاما از متابعت آن شیخ بهره می یابد چنانکه حضرت خواجه اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ندیده بود و بیعت نکرد بود فاما ایمان غائبانه آورده و متابعت نموده پس سحر از خاصان درگاه الهی شد ثم کلام الرساله و هم این خاصیت در روحانیت خلفاء و بزرگان سلسله علیہ اولیسیان رحمہم اللہ تعالیٰ که اقباس انوار باطنیه و استفادہ فیوضات معنویہ از روحانیت آفتاب ذات بابرکات آن خواجه کونین حضرت اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نموده اند هست و تا این زمان که آخر زمان است باقی است درین زمان بعضی مسکینان معتقدان این سلسله علیہ اولیسیه هستند که ازین نعمت بهره دارند و ازین دولت مستعد اند پس طالب صادق را هیچ طریق افزای و موصول درین زمان که فقدان ذات مرشدان است به ازین نیست اگر فضل الهی یا ورسی نماید سرمایه صدق طلب و وسیله نیاز و مسکنت بدست آید اما افسوس صد افسوس که طلب مسکنت کجایما بین طلب طالبان بعد المشرقین و المعقرین است نعوذ باللہ من ذلک اللهم ارزقنا ثلثک و حب اولیایک و متابعتهم و صل و سلم علی حبیبک و حبیبک و نبیک و صغیک و آلہ و اصحابہ و تابعیم اجمعین

لطیفه لوز و هم در بیان مسکنت و فقر آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ در رساله عشقیه آورده اند مسکنت آنرا گویند که از جمله تعینات بے تعین گردد یعنی نه وصل داند نه فصل نه قرب داند نه بعد نه انکار داند نه اختیار حالش بجا نرسد که چون و چرا از میان بر خیزد اگر بر وی تیغ رانند همچون کوه بود و اگر بر وی دشنام کنند همچون گوش ماند و اگر بر وی گل ریزند همچون قبر ماند و اگر دلفش کنند مانند مرده بود و اگر بیرون کشند همچون آدم علیہ السلام ماند و اگر درون کنند همچون یونس ماند

و اگر طوفان ریزند همچون نوح ماند و اگر در منجنیق اندازند همچون خلیل ماند و اگر راه را اندازند همچون  
 ذکریا ماند و اگر لکزدند همچون جرجیس ماند و اگر رنج رسانند همچون ایوب ماند و اگر آتش بکند  
 همچون اسماعیل ماند و اگر سنگ زنند همچون مصطفی بود و صلی الله تعالی علیه و سلم و علیهم اجمعین ازینجا  
 است که حضرت رسول الله صلوات الله و سلامه علیه التَّجَا کَرَدَه اند و فرموده اند اللهم اعطینی  
مُسْکِنًا وَاَمْنًا وَاَسْکِنْنِی فِی زُمْرَةِ الْمُسْکِیْنِ مراد از مسکینان همیشنان حق اند که از در به  
 فقر بدرجه غنا رسیده اند چون بدرجه غنیت رسد مُسْکِنِیت نماند چون مریت بر خاست انگاه در  
 زمره مسکینان آمیزد و مسکین مثل زمین باید تا اهلست اذ انتم الفقر فهو الله یا بد مسکینان است  
 آنانکه در غلو نخانه و عده لاشرب یک له غائب در جانان اند مقام مسکنت خاک داشت از چینه  
 هشتین نور پاک یافت با وجود عرش و کرسی و لوح و قلم و آسان چرا خاک ضعیف را بنوازد و خلیف  
 حضرت خود سازد و فرماید اَسْمِعْ عَظِیْمُ همچنین با وجود صالحان و صدیقان و عالمان و عابدان چرا  
 حضرت علیه السلام آرزوئی مسکینی کند و فرماید که اللهم احیی مسکینًا و تکف عینی صَالِحًا یَا لَیْلَا  
 یا عابد او غیر هم زیر آنکه اینجا دعوی است و جانحی که دعوی است حجاب است و مقام مسکنت از  
 است چنانکه خاک در مقام مسکنت بود و هیچ نداشت تا که بصفت خاک نگردد و مسکین نتوان گفت  
 و خاک از رنج و راحت و از رد و قبول و از غزه و خواری مستغنی است و در مسکن مسکینه آرام  
 دارد که آنجا هیچ تفرقه مریت و در مقام جمع الجمع بَعْدِیَّتْ ذات مستغنی است چنانکه هیچ احتیاج  
 صفت در میان نماند بحدی که الْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَى اللّٰهِ آری احتیاج صفت موجود است و آنکه  
 در بحر بیستی غائب گشت احتیاج که باشد پس طائفه مسکینان نادر اند و ایشان را خجسته  
 کس در نیابد اگرچه الولی یعرف الولی است و شیخ محمد عوث بن جن بن موسی شطاری در نظم  
 الله در کتاب گلزار ابرار که در بیان احوال و کرامات اولیاء و بزرگان بنده کرده است میگوید  
 اویسی با صطلاح طائفه صوفیه کسی را گویند که بے واسطه بیعت پیر ارشاد و فیض ولایت از مبد  
 الهیه با و رسد و چندی را راسه آن است که هر که از باطن خود یو ختم نبوة و شریعت بپیر و  
 متابعه و سلوک بر بندت قولا و فعلا و اعتقادا بهر بهر گیرد اویسی بود و بر خجسته بر آنند که مستفیض  
 حضرت علیه السلام اویسی بود و جمعی گفته اند هر که از باطن فرد خاص که سجاده نشین ولایت

با سعه محمدیه علی صاحبها افضل الصلوات واکمل التحیات والتسلیمات پرورش یابد بے آنکه ظاهر  
 ملازمه نماید و اولیای بود و لیکن ترا عقیده آنکه از باطن هر یک از اولیای است بهر که فروغ هدایت بی سبب  
 گیرای رسمی اراده رسد آنرا اولیای خوانند آنحضرت کلام الکتاب و در سبب سبب سبب حضرت خواجه  
 اولیس قرنی بود رضی الله عنه و حضرت رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم را بحال مسکینان  
 آگاهی داده بود حق تعالی و به سر مسکنت رسانیده ازین جهت اکثر اوقات بخیره معبود همین آنکه  
 میداشت و بحقیقت حضرت رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم هم مسکین بود ازین جهت  
 مسکینان است را میخواست تا اینجا عبادت عتقیه بود و شیخ محمود رحمه الله علیه در رساله بجزایر  
 میگوید بایه فقر بجزایر حضرت خواجه اولیس قرنی قدس سره یافته نمیشود که سواد الوجه فی الدلائل  
 صفت او بود که در دنیا خود را نامراد ساخته بود و در آن جهان نیز بجز حق بخیر طالب شد  
 مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره السامی در اشعة اللمعات شرح لمعات میگوید قدس سره که در  
 فقر مقامی است که فقیر هیچ چیز محتاج نشود چنانکه گفت الفقیر لا یحتاج الی الله زیرا که احتیاج  
 صفة موجود باشد علما و عیانا و فقیر چون در بحر نیستی غوطه خورده و در عین وجود دارد و در علم  
 ثبوت زیرا که حینند عین ثابتیه خود را تجلیات حق داند بصورت قابلیت پس و نیز از جمله اسماء  
 حق باشد و بغیر مضاف نگردد و لاجرم احتیاجش نماند زیرا که احتیاج را الاقل ثبوت در علم باشد  
 و آن نیز ازین فقر مرتفع شده است پس فقرش تمام شد زیرا که هیچ شئ نماند تا غایتی که احتیاج که بجز  
 فقر او آن بود آن هم نماند اذ انعم الفقیر فهو الله اس من ثم فقره فهو الله زیرا که آنش اذ اجاد  
 حده العکس صده یعنی چون صفت فقر از حد خود در گذرد و بحد خود که غنا است منقلب گردد  
 و غنی مطلق حضرت حق است بجهان و تحقیق آنست که چون فقیر بکمال فقر مستحق گردد و چون بوجود  
 عینی خود نگردد وجود حق را نگردد منصفین با حکام عین ثابت خود و چون بعین ثابت نظر کنند هم وجود  
 حق را بنید تجلی بصورت قابلیت پس هیچ چیز را در علم و عین مضاف بخود نمیند بلکه همه را بعین  
 حق بجهان و تعالی بعین در هیچ چیز هیچ چیز که بسبب غیرت موصوف باشد محتاج نیست اگر احتیاج  
 هست بعضی از اسماء راست بعضی دیگر و الا اسم عین اسمی است بانی چو جفت فردی تو  
 همه بانی چو هیچ کردی تو به آنحضرت پس این همه معلوم شد که فقر و مسکنت مقامی است عالی



ترین مقامات درجه ایست بلندترین درجات که هیچ مقامی در مرتبه پایه فقر و مسکنت نمی رسد و  
 نیز معلوم شد که یک ذات خواجه کونین حضرت اویس بود رضی اللہ تعالیٰ عنہ که بدین منصب  
 رسید و برین مسند نشین گردید و چرا چنین نباشد که هر چه یافت از پرورش نبوة یافت و آنچه  
 گرفت از تربیت حجر رسالت پناه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گرفت و در خزینة نبوة و گنجینة رسالت  
 نبود مگر نقد فقر و بایه مسکنت که چون مغایم ملک و ملکوت پیش الفصاحب تاج لوالاک لما خلقت  
 الا فلما ک نهاده اند از دست بنده اخت و کلیم فقر و نامرادی بدوش برداشت و زبان میانک دنیا  
 ملعونہ و ملعونان یافتند بر کشاد و آوازه الفقر ختری در عالم در داد مدئی گذشته که از حجة بهتر و بهتر  
 عالمیان و دو بر نیامدی و سالی رفتی که آن ماه شب چهاردهم روشنائی چراغ نیافتی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم بزرگانی که سر فقر دیدند بملکی نقد درویشی کردند برفض و پادشاهی  
 باز رستند ببعنه از گدائی باز رستند اگر چه ملک دنیا پادشاهی است بولی چون بزرگ  
 اصل گدائی است بآنکون خوشی و تهنیت باد مر سکیان و معتقدان این سلسله علیہ اویس  
 خوشی بسیار که مافوق آن مقصود نیست طبیعت خنک طالبان که خاک و سواد بکرز گشته  
 ذات پاک و سواند که در حضرت عزت پادشاه بی نیاز جلشانه چنین خواجه وسیله دارند و این  
 صاحب قرب و کرامت شفیع و پیشوا دارند باید که قدم در طریق پیروی آنحضرت رضی اللہ عنہ  
 زنند و رسته متابعت و اقتدار از دست ندهند دنیا را و تمتعات و علوات دنیا را بلا و زهر  
 انگازد و نامرادی و مسکینی و میزاری سر پای اعمال خود سازند تا در قیامت در ظل حمایت  
 و سایه شفاعت این صاحب دولت در آیند و از دشواریها و سختیهای آنروز رفاہیت و خلاص  
 یابند و السلام علی من اتبع الهدی

پیر دستگیر مخزن اسرار الہی بندگی حضرت شاہ عبداللہ معشوق اللہ قدس سرہ در ایام سیر و سفر  
 در قرینہ شیخ واہن بسکن شیخ عبداللہ نیکوکارہ تشریف یزدند و جبہ را زیارتہ کردند و دو گانہ  
 گذارده جبہ را پوشیدند بر اندام مبارک ایشان درست و راست آمد شیخ زادگان را حیرت  
 شد و گفتند کہ اسے حضرت شاہ عبداللہ این جبہ را عایت است کہ کسے را درست نخواستہ اند مگر  
 آن کس را کہ صاحب سجادہ این خاندان باشند و یا از سلسلہ ایشان اوراد درست اندام سے آید  
 گفتند کہ شمار اہل مبارکبادی است حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ ما را نسبت سلسلہ سہروردیان  
 اشہر و معروف است کہ غرقہ تبرکی از خاندان حضرت مخدوم غوث العالم شیخ بہاؤ الدین قہر  
 اللہ سرہ العزیز زکریا ملتانی ررزی شدہ است از دست مخدوم شیخ شہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 شیخ زادگان یقین کردند کہ نسبت ایشان با سلسلہ سہروردیان اصلی است باز پرسیدند کہ  
 یا حضرت شاہ عبداللہ تعلق سلسلہ شما بکدام خاندانہ است فرمودند کہ اولیہ است باز  
 پرسیدند کہ سلسلہ خواجہ اویسی رضی اللہ عنہ آیا ماورائے سلسلہ چہارہ خاندانہ است  
 فرمودند کہ اے اباجے سلسلہ ازین چہارہ خاندانہ تعلق بسلسلہ اولیہ دارند و مے پیوند  
 بواسطہ آنکہ روحانیت حضرت خواجہ بیواسطہ تجلی میشود و بدرگاہ اعلیٰ آشناسازد انتھے ۔  
 متیگوید فقیر حقیر این سطور کہ این سخن کہ بعضے متنازع چہارہ خاندانہ بسلسلہ اولیہ مے پیوند  
 از رسالہ بحر الرموز و از کلام کتاب گلزار جلالی کہ تصنیف کردہ شدہ سلطان العارفین برہان  
 الواصلین قطب الاقطاب بندگی حضرت شاہ جلال الدین محمد کہکبا اویسی الجعفری است  
 نور اللہ مرقدہ نیک معلوم میشود کہ چنانچہ شیخ محمد عوافی را و نسبت بود کہ بسلسلہ سہروردیان  
 و دیگر بسلسلہ اولیان و ہر دو سلسلہ پیوند داشت و این نعمت از بزرگان ہر دو سلسلہ  
 رحمہم اللہ حاصل ساخت پس نسبت و سلسلہ سہروردیان بدین طریق است کہ تلخیص  
 گرفت خواجہ محمد عوافی از قطب الدین دمشقی و دوح از برہان الدین سمرقندی و دوح از عبدالرحیم  
 کرنی و دوح از احمد کوہباکی و دوح از ابی علی اللاد و دوح از محمد الدین بغدادی و دوح از نجم الدین  
 کبری و دوح از عارفین باسرد و دوح از نجیب الدین سہروردی و دوح از احمد غزالی و  
 دوح از ابی بکر نساج و دوح از ابی القاسم کرکانی و دوح از ابو علی رودباری و دوح از عبد اللہ

و دے از سر <sup>۱۲</sup>سقطی و دے از معروف کرخی و دے از ادو دطانی و دے از حبیب <sup>۱۱</sup>عجمی و  
 دے از حسن بصری و دے از سرور اولیا شاه مرتضیٰ امیر المؤمنین علی و دے از سرور کائنات  
 و مفرح موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و علی اولیائہ  
 و اصفیائہ اجمعین و نسبت اولیاء اولیایان برین روش است کہ تلقین گرفت شیخ محمد عارفی  
 از ابو محمد متوکل اولی و دے از خواجہ زین الدین متوکل اولی و دے از خواجہ ابو الحسن متوکل  
 و دے از خواجہ حبیب <sup>۱۳</sup>متوکل و سید دعو از خواجہ ابو سعید متوکل اولی و دے از خواجہ ابو برہان متوکل اولی و دے  
 از خواجہ صدر الدین متوکل اولی و دے از خواجہ ابو کبیر فیض متوکل اولی و دے از خواجہ  
 عبدالرحمن کلشانی متوکل اولی و دے از خواجہ عبدالکریم متوکل اولی و دے از خواجہ عبد  
 الوہاب متوکل اولی و دے از خواجہ شریف الدین متوکل اولی و دے از خواجہ سلمان  
 متوکل اولی و دے از خواجہ ابو النخیر الوثری متوکل اولی و دے از خواجہ علم الدین متوکل  
 اولی و دے از خواجہ ابو احمد محمد متوکل اولی و دے از خواجہ معروف کرخی متوکل اولی  
 و دے از خواجہ شمس الدین سجاد سی متوکل اولی و دے از خواجہ حسام الدین مینی متوکل اولی  
 و دے از افضل التابعین خواجہ کوئین خواجہ اولیٰ قریٰ و دے از تربیت خواجہ کائنات  
 خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و علی اولیائہ  
 اجمعین پس معلوم شد کہ شیخ محمد عارفی ہم ہر وردی باشد دہم اولیٰ بود و تلقین کرد شیخ محمد  
 عارفی بندگی حضرت جلال الدین محمدان باینیدانی بکر اولیٰ جعفری عزت کہکرا پس بندگی حضرت  
 شاہ جلال الدین محمد ہم ہر دوسلہ پیوند و نسبت دارد دہم اولیٰ باشد دہم ہر وردی بود از  
 خدمت سیادت پناہ قدوۃ العالمین حاجی محمد عبید سلمہ اللہ تعالیٰ سند و سموع است و همچنین از  
 شیخ صاحب شیخ محمد فرید کہکرا کہ شیخ محمد عارفی را اللہ اعلم مریدان بسیار و کامل بودند و در آخر عمر در  
 واردات باطنیہ از غلبہ حال و طفم سکر از زبان شیخ این سخن صادر میشد کہ انا جہد <sup>۱۴</sup>میریدان از  
 شنیدن این کلمہ نفرت گرفتند و در اعتقاد و یقین ایشان کہ در حق شیخ دہشت فتنہ و افتادہم  
 از صحبت ایشان دور و نفور شدند اتفاقاً شیخ قدس اللہ سرہ از ولایت ہند متوجہ بولایت عراق  
 شد در آن وقت پنجکس از مریدان ہمراہ شیخ نامہ مکتوبیک درویش شہاب نام عرف کہ بالہ کہ

اکنون اولاد او بقلب بود مشهور است و دوم دین معروف بشی و سوم خواجہ جلال الدین محمد عرف کہکڑ رفتہ رفتہ چون در زمین کوہستان رسیدند در آن جا سے شیخ را بیک اہل در رسید و سکرات موت در گرفت شیخ روئے مبارک بسوئے درویشان کرد و فرمود در خواہید ہر چنان حاجت و مراد خود در دل در آید تا برائے شما از در گاہ محیب الدعوات جل جلالہ و علم نواہ سوال کنم و مراد و مقصود شما از حضرت عزت روا گردانم پس شہابیل در ویش گفت کہ مراد من آن است کہ استجاب الدعوات باشم و دین محمد گفت کہ ناں و طعام در سفرہ لنگرن و اولاد من کم نگردد و خواجہ جلال الدین محمد گفت کہ حاجت من علم و فقیری است کہ در اولاد من تا قیامت باقی و دائم باشد شیخ قدس اللہ سرہ فرمود کہ شہابیل بندہ نفس بود کہ است و راحت نفس طلبید و دین محمد طلبید سی دنیا خواہ است و آنچہ بہتر و افضل چیز ہائے دین بود جلال الدین محمد طلبید پس شیخ در حق ہر یک دعا کرد و مراد ہائے ایشان روان شد و شیخ بآن بحق تسلیم نمود و درویشان بعد از تجنیز و تکہین شیخ جدا گشتند و بمکانہائے خویش چنانچہ خدا تعالی خواہست رفتہ اقامت کردند رحمہم اللہ لقائے و تاثیر و ثمرہ دعائے شیخ قدس اللہ سرہ تا امروز در اولاد ہر یک از ایشان باقی است و جاری و اللہ اعلم بالصواب و مسموع است کہ اہل طواہر چون کلمہ انا ہدی اشرح محمد عاقی قدس سرہ شنیدند شیخ را بدعت و الحاق و ہم کردن و دانستند کہ دین تہمت خود گنہگار طریقت شدند چہ اینچہمین کلمات و شرطیات ازین چنین مغلوبان و در علیہ تعالی وستی ایست منقول است و ایشان در چنین کلمہ معذور باشند نہ ما خود چنانچہ یکے گفت انا الحق و سحر سبحانی ما اعظم شأنی فرمود و دیگرے کہ فی حق حقبتی سوے اللہ و غیر ذالک میداند کہ کہ متع کتب اولیاء اللہ کہوت لاجرم دیوانہ را گرچہ خطا است پھر چہ سیکوید بگستاخی رواست پھر چہ از دیوانہ آمد در وجود پادشہ میدارند از دیوانہ زد و پادشہ از علماء این طائفہ قدس اسرار ہم شجرہ خانوادہائے اولیاء رحمہم اللہ لقائے جمیع وضع کردہ است و در آنجا ابتداء خانوادہ ما بنوعی کہ از زمان شریف آنحضرت رسالت پناہ و اصحاب و سے صلے اللہ لقائے علیہ وآلہ وسلم و علیہم اجمعین متصل سیکرد و تا غایت حین و حیات خود بشیخ و بطبیان نمودہ است و تا ماہمائے بزرگان و خلفاء و فقراء ہر یک خانوادہ چنانچہ ہمہ گریے پیوندند و در آنجا مفصل آورده است

پس در آنجا بیان برزگان خانوادہ و سلسلہ علیہ اولیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم باین تفصیل  
نوشتہ کہ پوشیدہ خرقہ را حضرت خواجہ اولیس رضی اللہ عنہ از امیر المؤمنین عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم اجمعین و از حضرت خواجہ اولیس رضی اللہ عنہ پوشیدہ خواجہ موسیٰ بن یزید الراعی و از خواجہ  
موسیٰ دو کس پوشیدہ یکہ ابراہیم ادہم و از وے شیعہ بلخی و از وے ابو عمر اعظمی و از وے  
جعفر حداد و از وے قاسم جنید و از وے قاضی ردیم بغدادی و از وے ابو عبد اللہ محمد بن حنفیہ  
الشیرازی و از وے ابو العباس نہاندی و از وے اخی فرخ زنجانی و از وے محمد شاد و نیوری  
و از وے دو کس خرقہ پوشیدہ یکہ ابی عبد اللہ محمد تاج العارفین مدین و از وے شیخ نور الدین  
و از وے شیخ شعیب مدین و از وے شیخ احمد زاہد و از وے شیخ جمال الدین یوسف بن عبد اللہ  
الکوری الشہیر بالجہمی و از وے شیخ نجم الدین و اللہ اعلم و دوسمی کہ از شیخ مشاد و نیوری خرقہ  
پوشیدہ شیخ احمد و نیوری بود و از وے محمد بہر و ردی و از وے شیخ نجیب الدین ابن غوث التلیذی  
و از وے شیخ نور الدین عبد اللہ و از وے محمود اصفہانی و اللہ تعالیٰ اعلم و دوسمی کہ از خواجہ  
موسیٰ بن یزید الراعی خرقہ پوشیدہ خواجہ مدام بن ضیام بود و از وے عبد اللہ مسمری و از وے  
شیخ علی شیرازی و از وے شیخ حضور حاجی و از وے شیخ محمد غوث و از وے شیخ حبیب قدس  
اللہ تعالیٰ اسرار ہم و در رسالہ کہ اورا ملفوظ خواجہ اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میگویند  
آورده است کہ از ان حضرت خواجہ اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہار کس بسعادت بعیت  
و مریدے مشرف شدند سکنے خواجہ موسیٰ بن یزید الراعی رحمۃ اللہ علیہ و آن نصیحت و تلقین  
کہ از زبان فیض ترہان حضرت خواجہ اولیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حتی خواجہ موسیٰ کارگر شد  
و کار او بحال رسید بہن بود کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرمود اے موسیٰ موت را ہمیشہ یاد و  
و بر مبنی کہ باندہ کو پیش چشم تست نظر اندازی و سلسلہ علیہ اولیہ از خواجہ موسیٰ تا الان  
ہماری و تو ہم خواجہ مسام الدین یعنی سوسم خواجہ احمد خراسانی چہارم خواجہ صدر الدین ہفتی ہستم  
رحمہم اللہ تعالیٰ و قصہ مرید شدن خواجہ صدر الدین و خواجہ احمد رحمہم اللہ تعالیٰ در  
ملفوظ مذکور است و ہم در ملفوظ میگویند کہ آنحضرت خواجہ رضی اللہ عنہ کلیم و عصای خود را  
نخواجہ احمد عنایت فرمودہ اند و اللہ اعلم در کتاب فوائد المسلمین از صلوٰۃ سعودی نقل

میکنند که بعضی پنج سیر این گفته اند اول سیر بنمیران ابراهیم خلیل اللہ علیہ السلام دوم سیر اولیا  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیوم سیر بادشاهان شاه مردان مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ تبارک  
 و تعالیٰ سیر علماء امام اعظم کو فی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پنج سیر فقرا حضرت خواجه اولیس قرنی است رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ و بعضی پنج سیر این گفته اند اول خواجه اولیس قرنی دوم خواجه عثمان مارونی  
 سیوم خواجه عبد اللہ انصاری چهارم محمد سمرقندی پنجم خواجه حسن بصری رضی اللہ عنہم و بعضی  
 و اللہ اعلم و باید دانست که چون سابقاً لفظ جعفری در نسبت بنده گی حضرت جلال الدین محمد طالب  
 اللہ تراہند کورشد در بخارا اگر کسی را در خاطر افتد که جعفر کدام بود و وجه این نسبت چگونه است  
 جواب باید گفت که لفظ اولیسی الجعفری در سجع مہر آن حضرت قدس اللہ سرہ متعدد واقع شد  
 و نیز بدستخط مبارک خود در آخر بعضی رسائل جلال الدین محمد اولیسی الجعفری المعروف بہند  
 نوشتہ اند پس لعین شد کہ نسبت جعفری تحقیق ہست اما مشک و شبہ در آنست کہ این  
 جعفر کدام است و لعین است کہ این جعفر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیست  
 زیرا کہ مقرر است کہ در نسبت کسی کہ بسوئے امام جعفر صادق میکنند جعفری نمیگویند بلکہ  
 بسوئے جد شریف الشان میکنند و آنکے را سید حسینی میگویند و مع ذلک اگر این نسبت بسوئے  
 امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بود و حضرت شاہ جلال الدین قدس سرہ محمد سید بودند  
 و این لعین است کہ سید تند البتہ پس باید دانست کہ این نسبت بسوئے جعفر طیار بن ابی  
 طالب برادر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما است و حقیقتہ آن است کہ سماء بی بی زینب بنت  
 امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از بطن خاتون جنت بی بی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا بود کہ  
 زوجه عبد اللہ بن جعفر طیار بود پس جلال الدین محمد رحمہما اللہ از اولاد بی بی زینب بنت علی  
 جنت و عبد اللہ بن جعفر طیار بود رضی اللہ عنہم و نسبت جعفری بدین گونه است اگر کسی گوید  
 کہ جعفر در آن زمان بسیار بوده اند شاید کہ جعفر کسی دیگر بوده باشد جواب باید گفت کہ حضرت  
 فرید الدہر و حیدہ العصر بندگی حضرت شیخ محمد فرید جو سلمہ اللہ تعالیٰ میفرمود کہ نزد ما تحقیق پیوستہ  
 کہ این جعفر همان جعفر طیار است و دیگر نیست و نیز از زبان مبارک حقائق آگاہ سید حاجی  
 محمد عبید ابن حاجی شیرخان بچنین مسموع است و قول ہر دو این بزرگان مند معتمد است

درو انکار و شک نیست و نیز بدستخط بندگی شاه زین العابدین اولیسی رحمہ اللہ دیدہ شدہ کہ خواجہ  
 محمد یار سا در کتاب فصل الخطاب جائے کہ احوال ائمہ اثنا عشر بیان کردہ اند تقریباً تحقیق نسبت  
 جعفری بدین وجہ نموده اند کہ جعفر یون در سمرقند و بخارا و قطوان بسیار اند بعضی گفتہ اند کہ ذکر آنها  
 در کتاب قید تصنیف علامہ نجم الدین ابی حفص عمر نسفی و در کتاب انساب تصنیف امام علیہ السلام  
 سمعانی و در کتاب انساب السادات وغیرہ آمدہ است کہ جعفری مشہور است بسوختن جعفر  
 طیار بن ابیطالب عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین واللہ اعلم بحقیقتہ الحال  
 خواجہ محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در رسالہ بحر الرموز میگوید ذکر باس الفاس ذکر سے شریف است  
 کہ بسیار اولیاء اللہ درین معصومہ رسیدہ اند بیکس را واقف نیمازد مگر او را کہ حق تعالیٰ  
 خواستہ باشد و طریق او آنست کہ کلمہ لا الہ الاہ بادم فرو گذارد و سوئے زمین و کلمہ الا اللہ بادم  
 بالا کشد بجانب مغرب و دم ذکر کرد و در فرو گذارتن و بالا کشیدن نظر بردل گمارد و از آنجا  
 ذکر کرد و دہن بستہ بے حرکت زبان بدم ذکر بود و چند ان ذکر کند کہ دم ذکر کرد و دستفروق ذکر  
 بود و ذکر حیات گردد و در بیداری و خواب ذکر بود باس الفاس حاصل شود و ملاحظہ و واسطہ  
 رعایت دارد و این ذکر یاران حضرت خواجہ کوئین مقبول در گاہ حضرت خواجہ اولیس قرنی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ میکنند و چون طالب رادل حیات گردد و در جہی دل بگذارد و مصفا گردد دیگر  
 الفاس بمجر دم مشغول نشود و دم سازی کند دم را با قوت بالا کشد و بمغز رساند چون تنگی بغض  
 مشود دم آہستہ آہستہ بگذارد چنانکہ احساس آن دم نبود و این را آرام نامند آہستہ  
 ازین معلوم شد کہ این بیان ذکر خفی است و این ذکر خفی طریق ذکر اویسیا است و دیگر باید  
 و آنست کہ علامت بندگی و نشان کمال ذکر اویسیا آنست کہ ہر دو ہمتندیرا کہ حق تعالیٰ این  
 نعمت کراست فرماید دم او از پڑ ہاست یعنی روان گردد و اسم اعظم ذات حضرت بیچون  
 و بیچو بیچہ را دم بجوشش و خروشش بے اختیار جاری شود و این حالت در اول حال در طریقت  
 اویسیہ البتہ پیدا آید بعد از ان کسانے را این ذکر از منی منتقل شدہ بمکان قلب رود و یاد مرتب  
 سر قرار گیرد یا همچنان بر قاعدہ اول مستقیم ماند و چنانہ نشیندہ شد از خدمت زبدۃ الواصلین  
 حضرت بندگی عبدالحق سلمہ اللہ تعالیٰ و این ذکر جلی است۔ لیس معلوم شد کہ در نبر گلان

خاندان اولیہ ہر دو طریق ذکر خم غنی و خم علی واقع است لیکن کلام سلطان العارفین بندگی  
 حضرت شاہ جلال الدین محمد نور اللہ مرقدہ کو در گلزار حلالی واقع شدہ دلالہ بر ترجیح و اولیت  
 ذکر غنی بیاس الفاس دارد و همچنین کلام ولد شریف آنحضرت بندگی شاہ قطب الدین قدس اللہ  
 سرہ کہ در مقصود الطالبین واقع شدہ و همچنین در عبارت سیر نامہ و در عبارت بحر الرمز  
 کہ تصنیف شیخ عبدالحی و شیخ محمود گجراتی رحمہما اللہ کہ از جملہ خلفاء و مکمل فقرا این خاندان سلسلہ  
 علیہ لیسہ بودند اشارہ است با فضیلت ذکر غنی بیاس الفاس واللہ اعلم و بعضی از مشایخ  
 و علماء رحمہم اللہ قائلے این ذکر را کہ از راہی بر آید منکر و شنیع گفتہ اند بلکہ اینچنین ذکر را نسبت  
 بمعصیت بلکہ کفر کردہ اند لغو باللہ من ذالک و گفتہ اند کہ مبنی مکان غلطہ و گندگی است  
 و اسم ذات پاک حق سبحانہ و تعالی کہ ازین جائے غلیظ و کندہ برے آرند ہر آئینہ در ضلالت و  
 تباہی مے آفتد و عاصی میشوند و اگر این را گناہ ندانند و استغفار نمایند لغو باللہ من ذالک در  
 کفر مے آفتد چنانچہ مصنف محکم الطالبین گفتہ است کہ از مبنی ذکر گفتن از بدعت و محرمات است  
 و این سلسلہ مہدویہ شایع است انتہی باید دانست کہ لفظ مہدویہ در اصل مہدی بود و چون  
 سلسلہ راجد و منسوب کردند بایک نسبت در آخو او درآمد و بایک اورا بواحد بدل کردند و نہایت  
 شد و اللہ اعلم بالصواب مگر مراد از مہدی شیخ محمد قدس سرہ عراقی است کہ در وقت غلبہ سکر  
 و حال کلیہ اہل مہدی از زبان او برے آمد چنانچہ در مقابل در لطیفہ گذشت و ذکر الکف را بد  
 گفتن و شیوع این بدعت از سلسلہ مہدویہ و التسلط خطائے است ظاہر چہ این ذکر ہے است  
 صحیح و معتبر مخصوص بسلسلہ علیہ اولیہ چنانچہ در مقابل در قصہ بندگی عبد الخالق مذکور شد و اگر  
 این ذکر از شیخ محمد عراقی گرفته باشند این سیر برائے نسبت کہ شیخ محمد عراقی ہم اولیہ بود اگرچہ طریق ہر  
 در دی ہم دارد و چنانچہ در مقابل در لطیفہ گذشت فافہم واللہ اعلم و جواب دیگر آنست کہ این غر  
 از علماء ظواہر است کہ نور آفتاب حقیقت باطن ایشان متافقت و بمشام ایشان بود و اگر بظنار معارف  
 و اسرار نرفته مغز این حکمت نیافتہ اند و لہذا پوشت الکفار نمودہ اند ایجا باید دانست کہ اسم  
 ذات سبحانی از لطایف انوار و از عالم قدس و اسرار است و ہر چہ درین عالم ماسوت است  
 ہمہ از اشیا کہ کیفیہ و حسیہ است و لطیف را با کثیف مناسبتی و ملائمت نیست مہر عجم چہ

تحقیق تصنیف

ذرات و بدعت  
 و شیوع این بدعت  
 و تسلط خطائے است



خاک را با غلبه پاک بود و میتوان گفت که ذاک در آن وقت بے اختیار مغلوب و فانی الصفت  
بود و مغلوب و فانی معفو و معذور باشد اینچنین کس را عاصی نتوان گفت و در کتاب گلزار  
جلالی نور اللہ مرقدہ مصنفه و در رساله بحر الرموز میگوید که اگر چه اسم اللہ باعتبار حروف و صوت  
نشان دارد و اکسوت و نمونہ حضرت احدیت است که سحر است باین اسم و این معنی دال بر مدلول  
است اینچنانچه کن ندرب اهل تحقیق را که اسم عین سحر است و اگر نه یکس را بد و راه نبود و ایمان  
اینچنانچه موسی درست نباشد انتھے پس ثابت شد که دال عین مدلول و اسم عین سحر است و سحر  
و مدلول عین ذات احدیت حضرت حق سبحانہ جل شانہ است انتھے و طائفه محققین در بسیار از کتب  
خویش چنانچه عارف نامی عبدالرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی در لؤلؤ و شرح لمعات تحقیق نموده  
اند که قرب و معیت ذات پاک حضرت حق سبحانہ همه اشیاء و مایهات آن چه شریف خسیس برابر  
است و باین همه ملاستہ ذاک پاک بچون و بیچگونه بقا و در است لازم نیاید نور خورشید هر چند  
بر پاک و پلید تا بد هیچ تغیر به بساطت نوریت او راه نیابد ریاضی چون خور ز فروغ خود جهان  
آراید که بر پاک و پلید اگر نیابد شاید بے نور و س از هیچ پلید الاید بے پاکی او از هیچ پاک  
افزاید که و نیز در مرآت الاسرار آورده است که روح متصرف است در همه اجزاء قالب و موجود  
است با همه ذره هائے قالب و زندگی همه بد و است و باین همه از همه چیز هائے چنانچه خون و  
خبر آن که در باطن قالب است هیچ خلط و نقصان در طهاره و پاکی روح نیست پس اینچنین است  
یعنی مانند روح است تصرف و ملاستہ و سر بیان اسم ذات و ذات احدیت در وجود ذاک  
و تمامی اجزاء آن مع ذلک و با یک و سطح است از آلائش وجود و اللہ اعلم پس دفع شد و  
بر خاست شبیه خاطر کسانی که گفته حقیقت نیافتند و ازین بے معرفتی بزرگان را محل طعن  
و انکار ساختند لغو ذالک و استغفر اللہ من جمیع ما کره اللہ اللهم خلصنا عن الاستغفار

باللہی و ابر ناحق الایثار کما یوجز

لطیفه است یکم در بیان تحقیق خرقه آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنه و تحقیق شکست زدن  
و تحقیق ذکر و غیره باید دالت که از کلام واقف اسرار شیخ فرید الدین عطار در تذکره الاولیاء  
و از کلام شیخ نجفی در سلاک سلوک و از کلام شیخ محمود گجراتی در رساله بحر الرموز و از

کلام رسالہ سعودیہ و از کلام مجالس المؤمنین و غیر ذلک محکم اللہ تعالیٰ اجمعین معلوم شد کہ  
 یاران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم آمدند و خرقہ را بحضرت خواجہ اویسی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ رسانیدند و مولانا علی حمزہ بن مالک بن حسن طوسی معروف بآذری رحمہ اللہ  
 تعالیٰ در جواہر الاسرار مینویسد کہ سلطان ابراہیم ادہم خرقہ از موسیٰ بن یزید الراعی دارد و او  
 از حضرت اویسی قرنی داد و از امام الاولیاء حضرت علی مرتضیٰ و در رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایستاد  
 و شیخ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ تعالیٰ در کتاب نور احمد سی سفیر ماید کہ پوشیدہ حضرت اویسی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرقہ از امیر المؤمنین عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ایشان پوشیدند از  
 پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم در رسالہ شطاریہ نوشتہ شدہ است کہ پوشیدہ حضرت  
 اویسی خرقہ از امیر المؤمنین عمر و علی رضی اللہ عنہم اجمعین و در جائے نوشتہ دیدہ شد  
 و فرمائی کہ حضرت رسالت پناہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم پوشیدہ است  
 پنج است و اسمی ایشان ابن است اول خرقہ لبس العصمت کہ جبرائیل علیہ السلام از  
 آسمان آورد و حضرت خواجہ با محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم با امیر المؤمنین  
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کرامت فرمود و دوشم خرقہ لبس الصفوت کہ خدا تعالیٰ در شب معراج  
 بخواجه عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کرامت فرمود و حضرت علیہ السلام لبسایان فارسی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ حوالہ نمود و سیوم خرقہ لبس النہمت کہ ترسیان بران صورت پیغمبر علیہ السلام رایت  
 بودند آن روز کہ خواجہ عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم ابو جہل لعین را بجستی بزرگز  
 زد و محجزہ ظاہر شد قوم عیسیٰ علیہ السلام خواجہ را لبث نافقند و آن خرقہ پیش آنحضرت آوردند و  
 حضرت رسول اللہ علیہ السلام آنرا بمعلوین جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت فرمود چہارم خرقہ  
 لبس الخشیت و آن خرقہ موسیٰ علیہ السلام است کہ لبثت بہ پشت بہ نجاشی کہ بادشاہ حبشہ بود  
 رسید و او بخواجه ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رسانید و خواجہ علیہ السلام آنرا با امیر المؤمنین  
 عثمان رضی اللہ عنہ کرامت کرد و پنجم خرقہ را اریان خرقہ گویند او مرتضیٰ است کہ حضرت خواجہ عالم علیہ  
 السلام بدست مبارک خود بران وصلہ دوختہ اند و حضرت رسول اللہ علیہ السلام این خرقہ را  
 با امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حوالہ نمود و او بشیخ اویسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کرامت فرمودند و اللہ اعلم بالصواب و شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در رسالہ سیرنامہ محبوب  
 ربانی غوث صمدانی حضرت شاہ عبد اللہ معشوق اللہ اولیسی الجعفری طاب اللہ ثراہ و جعل الجنة ثلثاً  
 سے آرد کہ جبہ متبرکہ کہ نزد خانوادہ نیکوکارہ اولاد شیخ عبد اللہ نیکوکارہ کہ یکے از خلفاء حضرت قطب  
 العالم محمد دوم جہانیان بخاری است قدس اللہ سرہ العزیز موجود است آن جبہ از ان حضرت خواجہ  
 قطب العالم محمد دوم قدس اللہ سرہ است و بعضے میگویند کہ این جبہ همان است کہ حوالہ کرد حضرت  
 خواجہ کوئین خواجہ اولیس قرنی راضی اللہ تعالیٰ عنہ و اللہ اعلم بالصواب و از کلمات مست است  
 یزدانی عین القضاۃ ہمدانی قدس اللہ سرہ کہ در حواشی منہ کہ بر کتاب تمہیدات خویش نوشتہ  
 است چنان مضموم شد کہ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ جبہ معراج خویش بخواجہ  
 خواجہ اسماعیل تشریف ارزانی فرمودہ بود و اللہ اعلم بالصواب پس ازین ہمہ اتصال فقر  
 خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت شد و همچنین شکستن دندان  
 خود را حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ اویس چنانچہ از کلام شیخ فرید الدین عطار در تذکرہ و از کلام سید محمود  
 شیخانی قادری در حیوۃ الکریمین و از کلام لوائح الانوار فی طبقات الاخیار و غیر ذلک این سخن صریح و  
 صحیح است لیکن مولینا علی بن سلطان محمد قاری در کتاب معدن العدنی و در رسالہ کہ در بیان  
 احادیث موضوع تصنیف کردہ است میفرماید کہ باید دانست بد رستی آنچہ شہرہ گرفتہ است بر  
 زبان عوام کہ بد رستہ حضرت خواجہ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمامی دندان خود را بر کند از برائے شدہ خوک  
 دانند کہ او را از شنیدن خبر شکستن دندان مبارک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رسید پس این را  
 اصل نیست با وجود آنکہ این کار مخالف شریعت عز است و براس این نکر و این کار هیچیک از اصحاب کبار  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و با وجود آنکہ این کار عیب است صادر نشود و مگر از سفہاء و همچنین ثابت  
 نسبت خرقہ نبویہ بحضرت خواجہ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و از حضرت خواجہ اولیس بسوء مشایخ  
 بخدیجہ کہ اعتماد کردہ شود بر این همچنین ثابت نمیشود و تلقین ذکر خنی و یا جملی و نسبت کردن بسوء  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از طریق حضرت ابوبکر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح نیست  
 نزد یک اہل خبر با حدیث و سیرت اتجاہ ترجمہ کلام معدن العدنی بود و در شرح اشیاء العلوم و رسالہ  
 مولینا علی قاری رحمہ اللہ میگوید کہ گفتہ است عراقی کہ حدیث انی لا جہ فی الفضل الرحمن من قبل الیمن او

من جانب الیمین بنحی ایمن این را اصل آنکه پس مراد ازین کلام مولىنا علی قاری رحمه الله والحمد  
اعلم آنست که بموجب روایت حدیث نبوی انبیا این شیخان نمیشود و اما در کتب سیر و تذکره با شیخان  
رحمهم الله تعالی به شیوه میسر نمیتوان پس اینجا اگر در خاطر کسی گذرد که قول شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار و شیخ  
عبدالله سطری و غیرهم رحمهم الله تعالی در اتصال خرقه و شکستن دندان و صحت حدیث انی لأحلفن  
الرحمن من قبل الیمین مخالف صحت و بیان صدق است و بدرجه اعتبار و اعتقاد نمیرسد زیرا آنکه حق  
و صدق و معتبر و معتد آنست که در لفظ اصول احادیث نبویه و اخبار صحابیة منقول و مروی شده باشد  
و حال آنکه پوشیده نیست که شیخ فرید الدین عطار و شیخ عبدالله سطری و شیخ سید محمود شیخانی قادری  
و غیرهم رحمهم الله تعالی از محل اولیاء و معظم علمای بودند و صاحب کشف و عنایت و مقامات بودند  
و کشف حقائق و نکات و قل و اشارت آنچنین این طائفه علیه راحتی سبحانه و تعالی از قدرت  
و توانائی و علم و دانش عطا فرموده فرقه دیگر نیست پس نسبت خلافت و انکار با قول این طائفه  
رحمهم الله بنحو سزد و محاشا و کلام بلکه خوف معصیت و ضلالت است پس در اینجا میتوان گفت که احتمال دارد  
که روایت خرقه و شکستن دندان و حدیث انی وجدت الخ از صاحب شرع و اصحاب و صحابی الله  
علیه وآله وسلم آمده باشد و نزد علم مشایخ رحمهم الله بصحة رسیده باشد ولیکن در احاطه علم مولا نا علی  
رحمه الله نیامده باشد و مولىنا ابراهان اطلعه نیز فتاده که علم را نهایت نیست و تأمید این است  
آنکه قدوة آن تحقیق شیخ عبدالحق رحمه الله در کتاب رسائل و مکاتیب در رساله دهم میفرماید که اگر  
چیز نزد شیخ ثابت نشود لازم نیاید که نزد دیگر هم ثابت نشود و الله اعلم بالنسب و هو الباقی الی طریق  
الحق و الراشد و آملین ذکر را دیدن و صحبت کافی است اگر چه اندک بود و اینچنین گفته است قدوة و تحقیق  
شیخ عبدالحق رحمه الله در رساله پنجاهم از کتاب رسائل و مکاتیب و دیدن و صحبت کردن حضرت خوا  
اولی با امیر المؤمنین حضرت عمر و حضرت علی رضی الله عنهم با هر دو یکجا با اختلاف راوی ثابت و حق  
و محقر است درین هیچ شبهه و شک نیست بلکه بدلائل صحیح و معتد علیه ثابت است که حضرت خوا  
اولی رضی الله عنه در آخر عمر در جنگ صفین پیش امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه رفت و بیعت حاصل  
ساخت چنانچه در مابعد در لطیفه رشهادت ذکر خواهد یافت و در باب شکستن دندان نقل غریب بنظر اند  
در کتاب سوار و الشرع که شرح شرع الاسلام است در فصل جلیم در بیان سنتهای برادری و دوستی

که در میان و کس باشد در شرح این عبارت و آن چون نفسا هما نفس و اجدیه امیر و ابائلا فاستحق  
یجده فی قبه لذه نایا کل اخوه و آن نقل این است که از بعضی شنیده شد که چون شمر کان قریش در  
جنگ چنین پیغمبر را صلی الله علیه و آله و سلم سنگ زدند و دندان مبارک پیشینه او شکستند اولیس قمری  
رضی الله تعالی عنه این خبر شنید و دندان خود را بشکست مریدان یحز از بزرگان بیرون خانقاه بانمود  
این سخن میکردند و آن بزرگ در میان خانقاه می شنید ایشان را نزد یک خود خواند و گفت و حق که شما  
این سخن میکردید و آن اولیس رضی الله تعالی عنه نزدیک من نشسته بود از او پرسیدم که این سخن که مریدان  
میکند چگونه بود گفت دندان من خود میقتادند بغیر شکستن من و ازین است که شیخ منصور رحمه الله را  
چون برادر کشیدند از خون او که سچکید بر زمین نقش ناما کنی میکشیدانته عبارت شمر الشرع پس ازین معلوم  
آمد که حضرت خواجه اولیس رضی الله تعالی عنه دندان خود را خود بشکست بلکه بواسطه انحطاط معنوی  
و ابتلا ف روحی بسبب عشق و محبت که او را با ذات مقدس مظهر و مطہیب آنحضرت رسول الله علیه  
السلام بود در دندان او پس سرایت کرد و آن هر دو ذات مبارک چون یکذات شده بودند از  
چنین حالات و واردات بسیار منقول است که در میان عاشقان و محبان صادق بظهور آید چنانکه  
مولانا نامی حضرت عبدالرحمن قدس سره السامی از احوال محبوب خبر میدهد و در محبت نامت میگردد  
نظم شنیدم که روزی گرد لبی بقصد قصد سوختنیش میله به چو زو لیلی بجی نیش از لپه خون به داد  
رفت خون اندست محبوب مولانا عبداللہ انصاری رحمه الله و کتاب سہلج الدین و سہلج الدین  
سیفر ناید که از دلائل واضح بر محبت و مودت قصه حضرت خواجه اولیس است رضی الله تعالی عنه  
که چهار دندان او بشکست بجهت آنکه چهار دندان آنحضرت رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله و سلم  
شکسته چنانچه مشهور است و نیز می توان گفت که جائز است که شکستن دندان در حالت سکر و غلبه  
حال از حضرت اولیس رضی الله عنه بوقوع آمده باشد که اینچنین کار با از طائفه مثنان و مغلوبان بسا  
ظاهر شده است چنانچه نویر لحمیه و خرق ثیاب و القادر در اسم و این هم از شیخ شبلی رحمتہ  
تعالی علیه منقول است آورده اند شبلی را قدس سره پس فوت شده بود مادر سپر بپا فتنی کرده بود  
سر برید و پیوستنش را نوره زو ابل لغا و تعزیت به سکر نیامد بیزار شدند گفت که خبر جوین رسیده است  
که هر که دیگر را آتد کمر کند و خود غافل باشد محل لغت گرد و سن نخواستم که مردم تعزیت پیش کن آیند

و ترجیح دیکر کنند و دلها را ایشان از حق غافل باشد و مستحق لعنت شوند و باعث بران من باشم  
 پس بحیث خود را خدا کرد و خلق خدا را از ضرر باز داشتیم و هم از شبلی قدس اللہ سرہ مے آرند که روز  
 در خاطرش انداختند که تو بخیلی عهد کرد که هر چه امر و فتوح برسد بفقیری بدید بجاه و دینار بروی آتشلی فکر  
 اللہ سرہ آنرا الفقیری که از مژین خلق راس میکنند و اد فقیر گفت مرا حاجت نیست باین مژین بدید  
 شبلی قدس اللہ سرہ گفت بوی ندیم فقیر گفت که ننگه ایم که تو بخیلی پس نا میر پیش مژین نهاد مژین گفت  
 که من نه مت فقیر با جرت بختم پس شبلی قدس اللہ سرہ آن صرہ را در و جلد انداخت و گفت ما از کمال  
 الا اذ اللہ ایجا علماء ظاهر میگوند که و اسراف کرد و دیگر شیخ شبلی قدس اللہ سرہ الغریز بامه نو پوشید  
 و دامن جاسه را چاک کرد و گفت که علم حکم میکند که جاسه نو را ضایع کنند گفت هم حکم کنند که اسپان را بے  
 زنند استارہ لقصه سلیمان بن داود علیهما السلام کرد که محمدا اسپان سگرفت تا وقت نماز عصر گشت  
 پس بمکافات این قصص اسپان را بے میکرد چنانچه قرآن مجید از و خبر میدهد قطیف محتاجا بالشوق و الاغنا  
 پس امثال این حکایات و غیره از التاء لفض در مهالک و تعذیب و تشدید و سیر ریاضت و بعضی از امان  
 و حرکات و کلمات که مخالف فتوح ظاهر شریعت باشد بسبب علیہ حال و سکر محبت صادر شده از  
 مشایخ این طائفه قدس اسرار بهم و آن حال صحیح و نسبت درست است و ایشان در صد و آن  
 معذور اند و لیکن اینچنین قول و فعل محل اقتدا و قابل اتباع نیست شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ  
 و تصریح این سخن در رساله مرج البحرین بشرح و بسط آورده ثبنا ابدنا لاهراط المستقیم الطریق القویم  
 پس بعید نیست بلکه قطع و یقین میرسد که شکستن دندان مبارک از حضرت خواجه اویس رضی اللہ عنہ  
 در حالت مستی و غلبه سکر در وقت شنیدن کسر دندان مبارک حضرت رسالت پناه رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم بر وجود دارد و شده باشد و حزین و اندوه نموده باشد بوجوه آمد و آن  
 درین معذور و نا موز خواهد بود پس انکار این کار بوجه اعتقاد و اعتبار نباید نمود و اولئک علی  
 نبوکرم ریحیم و اولئک هم المہتد و ن اللهم ارزقنا اتباعهم و استقنا من مشاربهم و صلی اللہ تعالیٰ علی  
 خیر خلق محمد و آلہ و اصحابہ و احبابہ و سلم اجمعین

**لطیفہ نسبت دوم** در بیان اعمال هفتگانه که بنائے سلسلہ اولیہ رضی اللہ عنہ بر آنست  
 شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در رساله سیر نامه مے آرند که از حضرت مخزن اسرار محمد مجرم حال

اللہ بندگی حضرت شاہ عبداللہ معشوق اللہ نور اللہ مرقدہ سوال کرد کہ بنا بر طریقیہ شما این سلسلہ  
اولیہ بر چیست جواب فرمودند کہ اساس طریقت سلسلہ اولیہ بر ہیئت چیز است آنکہ برین بر سر  
خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دو م خلوة در انجن سیوم خاموشی و سخن چوبارم نظر قدم پنجم  
هوش در دم ششم زہر نوشی ہفتم پردہ پوشی اکنون باید دانست کہ اگر چه این کلمات قدس از  
جوامع الکلم است کہ با وجود اختصار الفاظ جامع و حاوی حقائق و معانی کثیر اند کہ جلد ہفتمی از ان  
در حیطہ این مختصر نمیکند لیکن شمع ازان بموجب حوصلہ وقت با وجود تصور علم و ہمت در بیان  
مسطور نموده ہے آید و حسن اللہ العون از آن جلد اول متابعت باد شاہ ارسال است صلوة اللہ علیہ  
علیہم اجمعین اطباق اولیہ عظام و اتفاق القیام کرام است رحمہم اللہ تعالیٰ کہ افتخار ابواب  
سعادت نیز دانی و استغفار کرامات ربانی و استقبال مقامات فیض الہی و استعداد متبایج رجا  
نامتناہی و وصول بدولت معارف و اسرار و حصول نعمت مکاشف و انوار جز با تہذیب سنت  
سید المرسلین و غیر از اقتدار ملت خاتم النبیین علیہم السلام افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیما است  
من الاولین و الاخرین الی یوم الدین محصل و مفسر سخاوت بود و کہا قال رب العالمین و ہوا صدقہ  
القائلین قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبون اللہ فاشبعونی بحکمہ اللہ قدوة المحققین شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ  
در تفسیر این آیت کریمہ در شرح فتوح الغیب میفرماید بگو ای محمد ای محبوب من اگر  
ہستی شما کہ دوست میدارید خدا را و میخواہید کہ بتقرب و وصول در گاہ وی مخصوص گردید یا  
نخواہید خدا را کہ شمار باشد و شمار دوست دارد پس پیروی کنید مرا تا در طاعت شمار خدا را بط  
و مستحق آن بر در جنانی است در ہر وجہ اول مقصود آن باشد کہ اگر شما میخواہید کہ محب خدا باشید مرا  
متابعہ کنید کہ محب چہ کہ محبوب او خواہید شد و نیز فرمودہ است خدا سعادے و الخ فموا بحبل اللہ  
جمیعاً یعنی چنگ در زبید اسرار انصار بدین خداے تعالیٰ کہ حبل المتین است ہمہ شما صاحب نفس  
حسینی میفرماید رحمۃ اللہ تعالیٰ کہ لعل بعضی انجا حبل اللہ قرآن است یا موافقہ حضرت پیغمبر صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم امر کنند کہ ہمہ مجتمع باشند در اعتقاد بدیل متابعت سید عالم علیہ السلام چہ بے آنکہ  
بظاہر و باطن چنگ در اتباع آن خضر ترنند نہ راہ بمقصد اعلیٰ توان برد و نہ بمطلوب حقیقی توان  
رسید ~~سے~~ حقا کہ بے متابعت سید رسل بہرگز کہے بمنزل مقصود نہ نیافت نہ از اتباع و پیچ

دری رہ نمیدنند؛ آنرا کمتر آستانه آورد و خود را بتافت؛ اما اینجا لازم است باینکه دانست که مولینا  
عبد الکرم چشتی لاهوری رحمہ اللہ در رسالہ خویش می آرد ای عزیز صدق محبت و متابعت حضرت  
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سبب جزا است چنانچہ حضرت بنی اللہ علیہ السلام فرموده است  
الشَّرِيعَةُ أَقْوَىٰ وَالطَّرِيقَةُ أَغْنَىٰ وَالْحَقِيقَةُ أَحْوَىٰ دوست امر قرآن و حدیث بدو قسم است بعضی  
از ایشان امور حسن اند بعضی احسن قسم اول را شریعت نامند و ثانی را طریقت و تحقیق نتیجہ هر دو  
است چون سالک بدین دو امر مستحکم گردد حقیقت که دیدن روح دلدار است بروی نکشف شود  
در مشاغل جلای و مشاغل متلائی می آرد که طریقت شیوخ رضوان اللہ علیہم اجمعین متابعت رسول  
خدا است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و اول درجہ آن استقامت است بر اعمال او صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم دین صفت ہوا رح است و درجہ دوم استقامت بر اخلاق او دین صفت ثانی  
است و درجہ سیوم استقامت است بر احوال او علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام دین صفت راجہ  
است استقامت بر احوال کہ نہایت ہمہ سعادت ہا است ممکن نشود الا با استقامت بر اخلاق و استقامت  
بر اخلاق میسر نمیشود و مگر بعد از استقامت بر اعمال زیرا کہ نسبت اعمال با اخلاق چون نسبت تنبا  
است بوضو و اخلاق مر احوال را چون وضو است مر نماز را و متابعت اعمال عبارتہ است  
از بجا آوردن فرمانہای خدا تعالی و در بردن از مہمات او چون برین استقامت یافت انگاہ  
متابعت کند اخلاق او را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن تزکیہ نفس است از خصائل مذمومہ  
چون نفس تزکیہ یافت انگاہ در دل کشادہ گردد و بآوار و دات و معارف و باسراحت خلق  
و مکاشفہ متصور و متجلی شود و این بابی شریف است در اینجا سخن بسیار است پیش نتوان گفت  
ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْهَلْهُم اِنِیْ اَسْأَلُكَ مَتَابَعَةً وَ مَحَبَّةً وَ حُبًّا مِنْ اَحِبِّهِ وَ الصَّلٰوةَ وَ السَّلَامَ عَلَیْهِ  
علیہم اجمعین عمل دوم از اعمالی کہ بنیای سلسلہ علیہ اولیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر آن است  
خلوۃ و راجحین است و آن عبارتہ است از آنکہ بظاہر بخلق میوست و بباطن از ہمہ شگست  
و بصورتہ باہمہ دیمخہ بے ہمہ دست بکار دل بیارتن بغفور دل بکفور رن در خلوۃ دل در  
خلوۃ و حضرت قدوة العارفين اسوة الکاملین نہدیگی حضرت شاه جلال الدین محمد جعفری اویسی  
طاب اللہ شراہ در کتاب گلزار جلالی میفرماید کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَالِطُوا النَّاسَ



بَابُ الْخَلْوَةِ وَذَالِیْهِمْ یَقُولُوْنَ یَحْمَدُ عَنِیْ سَیْرِ بَرْدِمْ بِتَهْنَانِیْ خُودِ وَدَوَارِیْهِ اِنْهَارِ اَبْدَلْهَآ خُودِ  
وَمِنْ خَلْوَةِ اِشَارَةِ اسْتِ بَاكَ حَضْرَتِ خَوَاجِهْ اَوَّلِیْسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَسُودَهْ اسْتِ السَّلَامَةِ فِی الْوَحْدَةِ  
یعنی سلامت در تنهایی است و تنهایی آن بود که فرد بود در وحده و وحده آن بود که خیال غیر در خود  
تا سلامت بود و اگر تنهایی بصورتی گسری درست نبود که الشیطان مع الواحد و سهو عن الاثنين البعد لولنا  
علی بن حسین و اعطاه شافعی رحمهما اللہ در کتاب رشحات میگوید که حضرت خواجه بهاو الدین قدس السلام  
سره فرموده اند که بنا بر طریقت ماخلوة در انجمن است بظاهر با خلق و باطن با حق سبحانه آنچه حق  
سبحانه و تعالیٰ میفرماید که رَبِّ جَالِلٌ اَلَمْ یَهْدِیْهُمْ لِمَا رَزَقُوْهُمْ کَلَّا یُذِیْقُوْنَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اِشَارَةً بَاِیْنَ مَقَامِ اسْتِ  
و خواجه اولیا را کبیر قدس اللہ سره فرموده اند که خلوة در انجمن است که اشتغال و استغراق در ذکر  
بهر تنیه رسد که اگر باز در آید هیچ سخن را نشود بسبب استیلائے ذکر بر حقیقت دل آنحضرت سولانا  
علی جویری رحمه اللہ تعالیٰ در کشف المحجوب میگوید که اگر کسی پندارد که وحده تنهازیستن باشد  
محال بود زیرا آنکه تا شیطان را بر دل کسی صحبت بود و نفس را اندر صدر و سر سلطانی بود و تا  
عقبی را بر فکره و سر گذرد بود و تا اندیشه خلق را بر سوزی و عیور می باشد هنوز وحدت نباشد اگر چه  
از خلق تنها بود زیرا آنکه چه باطن آرام باشد و چه باندیشه آن هر دو یک باشند پس آنکه وحید بود  
اگر چه صحبت کند صحبت مزام وحده و می نباشد در رساله ناطقه میگوید مبتدی چون خلوة احتیاج  
کند باید که از جمیع خلایق روگرداند بلکه از همه مالوفات القطع کند از زن و فرزند و ازال و متاع  
و بهتر آنست که در ابتدا در حال مبتدی جلای وطن اختیار کند و از قوم و قبیله دور شود و تا نجا از یک  
گرد تا آنکه خلوة در انجمن او را حاصل گردد و در مجاز حقیقت او را رو نماید یکی لازم شیران مبتدی  
بلاغت و غضنفران گوشه فراغت پرسیند که از چه یافتی گفت از خلوة در انجمن **س** از دور  
شواشتاد و از بیرون بیگانه شوش بیخچین زیبا روش کم می بود اندر جهان بیانا خلوة در انجمن و  
مسلم است که صاحب دل شده باشد و بد که خدا انس گرفته و خطر غیر خدا در دل او نمانده باشد لکن  
ظاهر با خلق و باطن با حق تواند نگاه داشت جامی قدس سره است **س** دل و جانم بتو  
مشغول و نظر در چپ و راست بتانگویند و قیبلان که تو منظورستی یا و تیر در کشف المحجوب میگوید  
پس انقطاع انس خبر با انس نباشد آنرا که با حق انس بود و مخالطه انس انس او را مسافت نکند

و اینرا که سوا نیست انش بود انش او را بر دلش گذر نبود و کس را از انش حق خبر نه لآن الوحدۃ صفته  
 صمد صادق سمع قول تعالی الیس اللہ بحکاف عبده و در کلام جلالی میگوید نور اللہ مرقه مصطفی  
 که غیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود لفقہوا و اعلموا لایعنی دانای و زید و گوشه گیرید و درین حدیث  
 اشاره است کجیمعت دل که چون استوار شد دل او بیا کردن خدا تعالی و جانش گیر و حال او  
 و بلند شود کار او و بر ابر شود آشنایگی او و گوشه گیری او پس آنوقت رنج نمیرساند او را آسایشش هر دو  
 در بحر سعادت میگوید که مخلص را در غزلت ستم طریق است اول آنکه در میان خلق باشد بطایفه  
 و حکسان بود در لباس و معاش و در باطن در سلوک اهل طریقت باشد و بر پیر و بی آنرا اندیشا  
 السلام باشد و حال خود را از مردمان پوشیده دارد و دوم آنکه هم در میان خلق باشد و نفس خود را  
 بوسه ریاضت گذارد و با مر بایه سراج دل مردم از خود متنفر سازد و با خلقی دازگون دنیا پرست  
 فعلی دازگون زده ماند تا از ستر اختلاط مردمان باز زد و دل خود را مراقب حق جل و علی گرداند  
 سبوح آنکه غزلت گزیند نه غزلت که از میان خلق بدر رود و در خلق نه نشیند و با خلقی حساب کند جز  
 سیرت آنکه سماع زند و اهل دیدن ببیند او و ندانین خود بحقیقت ریا باشد و شهرة و پنج فتوحی حال  
 نشو و بلکه نفس او قوی گیرد و متوالا عبد الرحمن جامی قدس سره السامی در سلسله الذهب میفرماید  
 غزلت برد و قسم است غزلت مریدان و این غزلت تن است از آسایش مردمان که در خانه بر  
 اهل زمانه به بندگی و جانش خود سوا سی کنج خانه نه پسندد و در آمدن و رفتن پانفس سماع و کلام مقبول  
 لب نیالای و بمقالات خلق دم نزننی و بملاقات مردم قدم نزننی سودا ایشان زیان پنداری و نیک  
 ایشان جو و انکاری و قسم و هم غزلت محققان است و این تنها کردن دل و هوش است و انکه  
 هر دو جهان **غزلت** هوش آنکه غیر خدا به در حرم دولت نیابد جای و در کنی اندک اندک این  
 پیشه به از ستم ناشوی یک اندیشد به چون یک اندیشیت پیشه بود با و دولت که گهت همیشه بود  
 هر چه بند تو بندگی گردد و پابندگی بجز زندگی گردد به نشان بنده شوی احدی به جان فشان  
 شوی ابدی به **سرسرشته** دولت ای برادر جغت آرد وین عمر گرامی بخساره گذارد و ایام  
 بهیمه جابا همه کس در همه کار به سیدار نهفته چشم دل جانب یار به اللهم ارزقنا  
 و عمل سیوم از علمهای کسلسله علییه اولییه معنی است بر آن خاموشی در سخن است و معنی این

سخن و الله اعلم انست که خاموش باشد زبان از فضول کلام و گویا باشد دل بیاد بادشاه عظام در  
 لغات است اذ اسکت اللسان عن فضول الكلام لطق القلوب ومع الله سبحانه وسعهم دیگر آنکه خاموش  
 باشد دل از خطرات و محدثات نفسانی و گویا باشد آن دل مذکور بار جهانی یا آنکه خاموش باشد دل  
 از خطرات و مستغرق باشد در شهود و حفره رفیع الدرجات و گویا باشد زبان بکشتار با مخلوقات و نظام  
 صحبت و ملاقات در لغات است که صحت برود قسم است سخن خاموشی زبان است از گفتار  
 دوم خاموشی دل است از خطرات نفس بد کاپس کسی که در خاموشی است زبان او نه دل او  
 سبک باشد گنجه او و کسی که خاموش است زبان او و دل او آشکارا شود و او را سر خدا می نماید  
 و تجلیات او جل شانہ و کسی که گویا باشد زبان او و دل او باشد آشکارا مغلوب و مسخره شیطان  
 لغو باشد پس ذلک و کسی که خاموش باشد دل او و گویا باشد زبان او پس آن سخن گویا است بخت  
 و خاموش باشد ازین فائده و کلام و متغیر و گیرانکه بظاهر با مردم در سخن و باطن خاموش باشد یعنی  
 سخن مردم در خاموشی باطن او را مضروب و مؤثر نباشد و این کلام از الحسن حق و حضور او جل شانہ  
 مانع نگردد و ازین بالاتر آنکه بظاهر با مردم در سخن باشد و حال آنکه بعضی خاموش است یعنی آنکه  
 که با مردم میگوید نه الحقیقت با مردم نیست بلکه با حق میگوید با حق در سخن است و از مردم  
 خاموش پس خاموشی در سخن ازین وجه بوده است و تأیید این است آنکه در لغات و شرم از آن  
 میگوید که شیخ جنید قدس الله سره فرموده که نسی سال است تا با حق سخن میگویم و خلق پندارند  
 که بالیشان میگویم یعنی جنید رحمه الله علیه در مجالس خلق حق را میگوید و شنونده و سحر آمیز است  
 و مجربان میدانند که با خلق میگوید و شنونده ایشانند بلکه جنید رحمه الله علیه نیز در میان نبوت  
 حق میگفت و مجربان پنداشتند که جنید رحمه الله علیه میگوید سبحان موسی صلوٰۃ الله علی بنیاء علیه  
 همون شنیدیم که زبان شجره گفت که ای انا الله رب العالمین پسیت خود میگوید و از خود می شنود  
 از او شنایه بر ساخته است :

عمل چهارم از اعمال سبعه که بنای سلسله علیویه رضی الله عنه بر آن است نظر بر قدم است  
 و معنی این سخن آنست و الله تعالی اعلم که بداند بادشاه عالم تقدس و تعالی همه جا حاضر است  
 و در همه حال بظاهر و باطن همه ناظر پس دیده از لغات او بر داشتنش جبار است و طریق ضایع

او بگفت: اشنتن بطالہ رباعی آمد سحر آن دلبر خنجرین جگر آن بگفت: احرز تو بر خاطر سن بار  
 گران یا شمرست نامد کن با تو نگران یا باشم تو بپیشیم لبو سو دگران یا پس در در حضور  
 مشاہدہ حضرت جلشاندہ متفرق شدہ چون متواضعان نظر بر قدم دارد و چپ و راست بیند  
 و بغیر التفات نکند حبیب گنجی را قدس سرہ کنیز کی بود روز سے اورا گفت: احرز متورہ کنیز  
 گفت: کم سن کنیز کہ تو ام نہ متورہ حبیب گفت: درین سنی سال مرا زہرہ بود کہ سر از قدم گزارم  
 و بغیر او در کسے نگرم تو از آن خبر داغتم بدین معنی مراد از قدم قدم ظاہر باشد و بھنہ و دیگر آنکہ  
 واللہ تعالیٰ اعلم کہ در راہ طریقت محافظہ قدم باطن کند تا قدم معاملہ و سلوک او ز حد صراط  
 المستقیم و احاطہ طریق فریم لغز در بیرون نیفتد و برین معنی تہنہ کردہ است شیخ عبدالحی حجتہ  
 اللہ علیہ در کتاب رسائل و مسالک سبیل سالک راہ سلامت و شیوہ قاصد طریاق احتیاط  
 آنکہ در قدم ہر قدم و در ہر دم ہر دینار رود و نگران راہ باشد و نظر بر قدم دارد تا کجا افتد و بکدام  
 جانب رود و از رفتار بغیر بود تا ناگاہ بجاسے نرود و بجایست نیفتد کہ بیرون آمدن ازان  
 در سیدن براہ راست دروان دشوار و گران گردد و متعسف دیگر آنکہ خبر طے قدم کند یعنی ہنہ  
 قدم درین راہ نہادہ است و دعویٰ این طریق کردہ است باید کہ راہ و علم ہا ہم ہوا فراق نظر  
 کنند و داد قدم و حق و دعویٰ بد و بدین اشارہ است آنکہ شیخ نجاشی قدس سرہ در رسالہ سلوک  
 میگوید سالک را باید کہ کار لا فنی جائزہ خود کند حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و آو سلم میفرماید علیٰ من لبس نقیص و خالف قولہ فعلہ یعنی ہلاک است مرکبے را کہ بشود  
 یا پیچہ بشوین را و مخالف باشد گفتار او کردار او را پس اگر کسے در قبا کار کلیم کند متوجہ آفرین شود  
 و اگر کسے در کلیم کاہو قبا کند مستحق نعرین گردد بشنو بشنو اصمعی قدس سرہ میگوید در راہ کعبہ از سن  
 سیکے برنجید چون بمقصد رسیدم اورا دیدم حلقہ کعبہ گرفتہ میگفت خداوند اصمعی را بیامرز زخم من  
 ترانجامیدم مرا جبر او عاکی گفت: اسے خواجہ کار مناسب و لائق حال خود باید کہ در تہاہر چہ بیاید  
 بکن مرا اورا و پدر حسن نام نہادہ است مرا کار مناسب نام خویش باید کہ در رباعی بخشی ہم نام  
 غرہ شبہ یا گس نوش کاغیش کند یا مرو کامل کسے بود کہ ہمہ کار در خورد نام خویش کند و متعسف  
 و دیگر آنکہ چون درین راہ قدم نہادہ باید کہ نظر بر قدم دارد و یک ذرہ بگوشہ چشم باطن التفات

و تعسف ناقص

کس رضای کردہ اورا در زبان برداری

در دل خاک را باغ قورباہی روی

بما سوسو نکند تا مباد درین راه بخیزد متعلق گردد و از سلوک باز ماند اگر چه کرامات و مقامات  
 کونین باشد که این همه حجاب و پست راه است در شرح تعریف میگید که بتان این راه بسیار اند  
 و از جمله بتان کرامات است **مس** ترا هر چه مشغول دارد و ز دوست با مگر انصاف پرستی و ادا  
 دوست با در نفحات است منماد فرمود که چهل سال است که بهشت با هر چه در و است برین  
 عوضه یکشده گوشه چشم بعاریت آن نداده ام شیخ الاسلام گفت که در صحبت و حضور او نگرستن  
 بغیر او شرک است با و واللہ تعالی بغیر صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خود را میفرماید تا از شیخ  
 البصر و ما فی لیلی میل نکردیم محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یعنی بچپ و راست باز  
 تنگرسیت و در نگذشت از حدی که مقرر بود از نگرستن و بر او قل اللہم و در چشم یعنی بگو اللہ و  
 بسوسه او دار و بگذار خلق را و غیر او را و معنی دیگر آنکه نظر بر قدم دار و کوشش کن تا هر  
 قدم از قدم اول پیشتر افتد مباد که درین راه یک قدم فروتر باز ایستد لغو ذلالتش در آن  
 در شرح تعریف میگوید که اگر بعد از دعوی این راه کردن و قدم درین راه نهادن دعوی  
 جز این نماید و قدم ازین راه باز دارد بر زانیان و نوطیان و شاربان خمر آن نیاید که بروی  
 آید مولانا علی ابن مولا حسین و اعظم کاشفی رحمهما اللہ تعالی در رشحات میگوید که معنی نظر بر  
 قدم آن است که سالک را در رفتن و آمدن در شهر و محله و همه جا نظر او پشت پاے او باشد  
 تا نظر بر آنکه نشود و نه جائے که نماید افتد و معنی شاید که نظر اشاره بسیرت سیر سالک  
 بود در خلق مباحات هستی و طع عقبات خود پرستی یعنی تفرش بهر جا که منتهی شود فی الحال قدم  
 بر آن نهاد آنکه ابو محمد ویم قدس اللہ سره گفته است که اذ ب السافر ان لا یجاوزه قدمه  
 اشاره باین معنی است و حضرت محمد و می مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره العالی در کتاب  
 تحفة الابرار در مناقب حضرت خواجه بهاء الدین قدس اللہ سره این مضمون را چنین نظر آورده اند  
**مس** کم زده بے همدی هوش دم : در نگذشت نظرش از قدم : پس که ز خود کرد و بعت  
 سفر : باز نمانده قدمش از نظر : استخه و معنی دیگر آنکه نظر بر قدم پیر و شیخ خود و متابعت و  
 اقتداء و پیروی شیخ و مرشد خود از دست نگذار و چنانچه خدا تعالی در کلام مجید میفرماید  
 اولئک الذین یدعون اللہ فیهیم اقمه یعنی پیغمبران سابقان آنانند که راه نمود ایشان را

خداے تعالیٰ پس ابہدایت ایشان پیروی کن این آیت دلالت میکند کہ مرید را از متابعت شیخ چارہ  
 نیست زیرا کہ خدا امر کرد پیغمبر خود را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باینکہ کہ پیروی کنی پیغمبران من  
 و از اب عیوب دیرت دور اتان و نجات حق تعالیٰ صاحب تفسیر دلیلی در تفسیر این آیت کریم  
 چنین گفته است اللهم ارزقنا فی الجملة معنی نظر بر قدم آفت کہ سالک را درین راہ مطلق نظر  
 و وجہ قصد قدم شیخ و پیرو خود باشد و در اقوال و افعال و احوال ظاہر او باطن متابع و مقتدر  
 قدم و سے بود چون چنین کند ہر آنکہ در ان مقام رسد کہ پیرو باشد سگے دوستہ روز بر پیروستان  
 خدا قدم زد صورتہ انسانی و نعیم جاد و انی یافت آدمی چون نا امید باشد بہیت سبک صحابہ  
 کہت روز سے چند بپے نیکان گرفت مردم شد پیوستہ ہری قدس الدسرہ میفرماید چون سگ  
 بار است و سگ را دیدار عبد اللہ را بانا امید می چہ کار شیخ عبدالحق رحمہ اللہ در کتاب سائل  
 و مکاتیب آورده بکہ پیروی سگ کند قدم بر قدم و سے نہد بیشک آنجا رسد کہ و سے رسد  
 اگر چہ مقام و سے عالی تر و جاست او بلند تر از ہما است و آنجا کہ مقام او ست فرو بجانہ است  
 و ہیچ سگے با و سے نماند از و سے وسیع است و مقام حوالے و خواستی دارد و ہر نور سگے بروی  
 نماید و فیضی کہ بوی میرسد بر تو و اثر آن بر دیگران نیز سے افتد و میرسد خصوصاً بعلاقہ محبت کہ سگ  
 معیت است کہ المزمع من احب فیض از راہ بردن بردن میرسد اگر چہ در سیر و ن جد آن  
 است و السلام علی من اتبع الهدی و از حلقہ اعمال کہ بنائے سلسلہ علیہ اولیہ بر آن است  
 عمل نجم ہوش در دم است و معنی این سخن و اللہ تعالیٰ اعلم آفت کہ محافظہ و کم کند تا بغفلت  
 بے یاد حق و بے آگاہی و حضور و سے تعالیٰ نہ بر آید و باید کہ برین شغل مداومت کند و برورش  
 این نسبت شریعت ملازم است نماید بروجہ کہ در وقت از اوقات و در حالت از حالات از شغل  
 این نسبت خالی نباشد چہ در آمدن و رفتن و چہ در خوردن و خفتن و چہ در شنیدن و گفتن و با جملہ  
 در جمیع حرکات و سکناات حاضر وقت باید بود تا بیطالت گذر و اوقات نفس باید شد تا بغفلت  
 بر نیاید **س** سر رشته دولت اسے برادر بخت آر بگوین عمر گرامی بختارت گذار  
 و ایم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار باید از ہفتہ چشم دل جانب یار بگوین معنی اشارت  
 میکند عارف نامی مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی کہ در سلسلہ الذہب میفرماید

الذہب  
 کلام

سیر مقصود را مراقبه کن یا نقد اوقات را محاسبه کن یا باش در هر نفس زابل شعور را بطن  
گذشت یا بحضور یا در همه شغل باش واقف دل پنا نگیرد و در شغل دل غافل یا بکسلی خویش  
از هوا و هوس پرور و او در خدای داری پس یا شیخ عماد الدین رحمه الله در شرح لؤلؤ میگوید  
که بعضی گفته اند که بنائے کار بر نفس است که هر نفس از الفاس جوهری است که قیتمش بخشنده  
الفاس میداند که بغفلت آن جوهر را از دست میدهد اگر عمر ابدی صرف در طلب آن کند بدست  
نمواند آورد و غریکیم لا یفقه دینه اشاره بصاحب این نفس نمواند بود و این معنی را اهل طریقت  
پاس الفاس نیز گویند ریاضی احد و دست اگر فنا یش خود بخوانی یا این است نجات نفس  
اگر آگاهی یا دل حاضر یا در و یک چشم زدن یا غافل ستوا را بطنه آگاهی یا مولانا علی بن  
مولانا حسین واعظ کاشفی رحمه الله در کتاب رشحات میگوید که حضرت مخدومی مولانا نور العیز  
عبد الرحمن جامی قدس سره السامی در آخر شرح رباعیات آورده اند که شیخ ابوالحسن نجف الدین  
کبری قدس الله سره در رساله فواید الجمل میفرماید که ذکر است که جاری است بر نفس حیوان است  
الفاس ضروریه ایشان است زیرا که در بر آمدن و فرورفتن نفس حروفها که اشارت به غیر  
بیوت تحقیق یافته میشود اگر نخواهد و اگر نخواهد و همچنین حروفها که در اسم مبارک الله است و الف لام از  
برائے تعریف است و نشاید لام از برائے سبالقه در آن تعریف است پس باید که حروف  
هوشمند در نسبت آگاهی بحق سبحانه برین وجه باشد که در وقت تلفظ باین حروف شریف بیوت  
ذات حق سبحانه و تعالی ملخوظ و باشد و در خروج و دخول نفس و انقباض بود که در نسبت حضور  
و سوسع الله فتور و واقع نشود و تا برسد بانجا که به تکلف نگهداشت آداب نسبت همیشه حاضر  
دل او بود و بتکلف نمواند نگهداشت که نسبت را از دل دور کند آنچه در کتاب گلزار طریقی  
و در رساله مقصود الطالبین رحمه الله علی مصنفهاست آرد که یاد کردن خدا تعالی فرض دائم  
است که ثابت است نبض قرآن و بتجربیم آن خطایان صلی الله علیه و آله و سلم و این فریضه  
ادان شود تا که پاسداری الفاس بکند و بغیر از این باید که نفس ذکر بدوام حاصل شود و حکمت  
آن است که نفس در آمدن و رفتن در دل و جمیع اعضا سیر کننده است و چون نفس یاد کند  
در جمیع اعضا سیر کند از فیض ذکر اثر حیوة در دل و در جمیع اعضا پیدا شود و نگاه طالب حق

زنده گرد و دلائق و اوقات نمود بر بانی آید بل جلال و درین وقت از بلا مرادگی بر هر کس پیغمبر صلی  
 الله علیه و آله وسلم فرموده است که هر دم که بغیر یاد و محوئی الهی بر آن پیغمبر آن مرده است و آن خلقت  
 مشغلت خلاص یا بدو حق تعالی غافلانه و در قرآن مجید دوم و وعید فرموده است قال الذی تعالی و لقد  
 ورنانا لیجیم کثیر من الجن و الارسل کلهم قلوب لا یفقهون و یأذونهم لا یفقهون و یأذونهم لا یفقهون  
 لا یفقهون بها و لکن کلا لا یفقهون بل کلهم قلوب لا یفقهون و یأذونهم لا یفقهون و یأذونهم لا یفقهون  
 و هر ایشان را دلها است بے دانش و مرایشان از دست چشمها آنچه نایب و مرایشان از دست گونهای  
 که در ایشانند مانند چاهایان بلکه گمراه تر اند از اینها زیرا آنکه چهار پایان تحلیف نیست اگر وفای شرع  
 نموده بخلاف هر غیر متعصفت نیستند باید دانست که حیوة دل انگه بدست آید که پاسداری افکار  
 در زرش و دوا درست نماید چند اشک این نسبت حکم طبیعت گیر چون بنیائی و دشواری جوهر ذکر  
 در دل قرار یابد و ملکه حضور و آگاهی بدست آید که در وقت شاید توحید و اسلام حقیقی بر حق از  
 روئے گشاید و همه خوفها و محبتهاست عاقبت بر خیزد چه در دم اخیر که ناصیه قابض الارواح  
 بیدار گردد و مانند سگ است سوت و در گیر و همه حج و بر این اگر چه کفیل علم اولین و آخرین کرده  
 باشد فراموش شوند و معلومات از لوح فکر او محو گردند و نفس اخیر آنچه دستگیری کند بین  
 جوهر ذکر حق است و زندگی دل و ملکه حضور و آگاهی و پس از آنکه فضل الله یو تیر من ایشان  
 بعضی از عارفان گفته اند که چون یکی را ملکه یاد داشت و حضور حاصل شده و جوهر ذکر در دل  
 قرار یافته است اگر بجهت تنگی وقت سوت رنجه و جمع و مبتدائی دل اشتغالی و فتور روحی در احتضا  
 گردد بعد از مفارقه روح از بدن آنحال باز عود نموس پس ملکه ذکر که هم باید رسانید و باید حاصل کرد  
 شرح مشکوٰۃ شیخ عبدالحق رحمۃ الله در باب بجا و خوف حق بیجا نه جمیع مومنان از این نعمت  
 رحمت بهره و نصیبی روزی گردانند بمنه و فضله و تحمل مشق از جمله اعمال سبعه که نایب سلسله علیه  
 اولییه رح آن است زهر نوشی است زهر نوشی و آن عبارت از صبر و شکیبائی بر مصیبتها و در وقت  
 و تحمل بلا و جفا با و رضا با فضا امام حجة الاسلام رحمۃ الله علیه در منهاج العالیدین میفرماید که صبر  
 دار و سست است تلخ و شیرین است مکرده و مرفض را و کشته و لغعما بسوخت و دفع کننده ضرر را  
 از تو واجب است هر ماعل را که اگر آگاه کند بر آشناسیدن آن و صبر کند بر تلخی آن که تلخی یک ساعت



آن راحت یک مالہ است بلکہ بیشتر و صبر چہا راست صبر بر طاعت و صبر از لغو و بیهوشی و دنیا  
و صبر از غم و آہ و صبر از بیعت با چون تلخی صبر درین چہا محل نباشد حاصل شود مراد از طاعت و استقامت  
و ثواب بسیار و خیر بیشتر در عافیت و اکین شود از افتادان در محبت و از بلا ہائے دنیا و از  
عقوبت ہائے آخرت و در کتاب گلزار جلالی نور اللہ مرقدہ مصنفہ سے آر کہ صبر بر آمدن است  
از خطو ظ نفس بجا بدہ و رنج چنانچہ ببردن و بر جا ماندن و باز برداشتن نفس از مانوفاست و بجا  
آن برائے پاک گردانیدن آن نفس و برائے نشاندن ارزو ہائے آن و بر پاشدن بر راہ  
سستقیم پاکیزہ کردن دل و روشن گردانیدن جان و در جامع العلوم ہیگورید کہ حضرت محمد ص  
چہا نیان فرمودند صبر بر سہ نو ۱۲ است مام بند کردن نفس بر آنچه اورا دشوار نماید خاص نوشتہ  
نہیہا نہ آنکہ در ترش کند و احصل الخاص لذت گرفتن ببل چنانچہ ہر ارب صلوات اللہ علیہ دنیا و علیہ  
کہ روزے کرم از تن مبارک او بیفتاد باز در تن خود نہاد و باید دانست کہ ظاہر از لفظ زہر پوشی  
صبر خواص مراد است کہ صبر بر مضار غبت باشد و بدان لذت گیر و دروے ترش نکند در کتب آ  
است کہ وقتے نام شبلی ماقول سرہ درویش گفت پس بصادق فی حبیب من لم یصبر علی صبر یعنی  
نیت راست گو در دوستی او کہے کہ شکیبائی نکند بر زدن او عافی بانگ نزد و گفت اخطار است  
یا فقیر و بل پس بصادق من لم یلذذ بضر یعنی ظاکم دمی تو ای فقیر بلکہ نیت راست گو در دوستی  
او کہے کہ لذت نکند بر زدن او ۱۳ او بر سر قتل و سن در وحیرت کان را ندن یغش چہ نکوے  
آید کہ محب در حال محبوب مست بود و از خود نیست و بد و بہت بود اینجا در و چہ کند و بلا حل  
بود گویند رابعہ بصریہ رحمہا اللہ تعالیٰ روزے کہ بروے بلا منزل نفسی مناجات کردے الہی  
نام دادی ناخوش کجا آہ و ستار بند و جبہ پوش این فوت داسنی پوش نگراسی در آن حضرت کار  
معاملہ دار نہ صورتہ و قالب و سیر در آنکہ زہر نوشیدن و دروے ترش ناگردن آن است  
کہ کشیدن بلا بندہ را دلیل دوستی است مرحق را در شرح تعرف میگوید کہ غذا محبت بلا است  
چون بلا باز گیرد محبت نماند ہم چیز را براحت بقایا بند و بلا نیست کردندا محبت بلا راحت  
یابد و براحت نیست پس محب را بے محبوب چون قرار حرام است خبر بار کشیدن چہ دوا  
۱۴ در دلو دوا شدہ است مارا بفاک تو حیا شدہ است مارا چون کہے کہ با محبت

از اسید ناز و دست رسید و چون در بلاد آرسید بنید و دست رسید پس نعمت دور کردن است از در و بلا  
 داشتن است بر دور **نظم** هر بلا کاین قوس را حق داده است بزیر آن گنج کرم نهاده است بگر  
 شست لطف او خواهی مالم با قطع کن وادی قهر او تمام با آنکه ناین نبودت آن نبودت با  
 بی بلا در در مان نبودت با احوال چو از دست هر بلا و هر غم با غمها است فرجا و بلیات نعم  
 در صورت سرخ و در خیر است شفا با در شکل جفا و جور لطف و کرم با و السلام و میتوان که زهر نوش  
 عبارت باشد از خشم فرو خوردن و تحمل ایذا سفهام و بردباری شیخ خلق خدا و حق سبحانه جل جلاله  
 قرآن مجید حضرت حبیب خود را صلی الله تعالی علیه و آله وسلم از سقام اخلاق با تم و اکمل و اشرف  
 اجل آن میفرماید اذفع بالی الی الحسن است یعنی دفع کن با نیکی و تراست بدی را یعنی بعفو و رحمت  
 از سرگناه مجرمان در گذر بر و چو که وقتی در دین نبود یاد و در کن جمل سفهام را با علم خود و با غضب را با کلم  
 تسکین ده و گناه را بعفو و محن و از لغو و تعادل در گذر و ما یلقها الا بالذن صبر و ما یلقها الا ذو حظ  
 عظیم حق تعالی میفرماید که نهند این خصلت که مقابل بدی است بی نیکی مگر آنرا که حیرت کند بر کاره  
 و نهند این صفت که خداوند آن بهره بزرگ را از ایمان یا از اخلاق حسنه و گویند که خط عظیم است  
 است اینهمه از تفسیر حسنه منقول کرده شد و نیز خدا تعالی نیکو کاران را در حق بدکاران محبوب خود  
 خوانده است در آیه کریمه فرموده است **وَالظَّالِمِينَ بِالْغَيْظِ وَالْعَاقِلِينَ** معنای آنست و الله یحب  
 المحسنین و آنکسان که فرو بخورند و عفو بکنند ششم از مردمان و خدا تعالی دوست میدارد نیکو کاران  
 با سیمیت خشم خوردن پیشه بر سر و راست با تلخ باشد و ز شکر شیرین تراست با صاحب  
 تفسیر حسینی میفرماید رحمة الله علیه که بهترین اقسام احسان که نیکوئی کنند بجای جمع که بدیشان بکر  
 کرده باشد سیمیت بدی را بدی تحمل باشد جزا اگر مردی حسن الی من اشاء و نیز در تفسیر حسینی  
 میگوید در سنه این آیه کریمه **وَإِذَا خَاطَبْتَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا** که مراد از قول سلام ترک تعرض سفهام  
 است و اعراض از مجادله و سلامه ایشان کما قال المحقق الرومی **هـ** اگر گویند ز رانی و سائوس  
 بگو اتم و دو صد چندان و میر و با و اگر از خشم دشمنی دهند با و عاکن خوش دل و خندان و سیر و  
 و در بحر السعادة می آرد که امیر المومنین حسن را رضی الله عنه غلامی کاسه آتش گرم پیش می نهاد  
 و پایش بلغزید و آتش بر جامه و اندام امیر رسید نظر تیز در وی کرد غلام گفت **وَالظَّالِمِينَ**

الغیظ والعافین عن الناس امیر فرمود ترا آزاد کردم غلام گفت واللہ بحسب الحسین امیر فرمود تا زجر  
چند بدو دادند و در مفتاح الجنان میگوید که سیمون بن مهران را کنیزک بود کاسه طعام از دستش  
لنگست سیمون بختیم آمد و اندر کنیزک تیز نگریت کنیزک گفت احوالی در کار بند قول خدا و تعالی  
را و الکظمین الغیظ سیمون بخندید و گفت بکارستم کنیزک گفت آنچه از پیش این آئینه بگوید آن نیز بکار بند  
و العافین عن الناس سیمون گفت غمخوادم کنیزک گفت واللہ بحسب الحسین سیمون گفت آزاد  
کردم و در عین العلم میگوید که خشم تباه کند ایمان را چنانچه تباه کند صبر انجین را و در حدیث  
آمده کسی که بازدارد خشم خود را بازدارد خدا تعالی از آنکس عذاب خود را و نیز در حدیث است بدین  
هم می یابد بدو بار و رجب روزه دار قائم اللیل را و مردی است که خشم آتش است افروخته در دل  
نرمی که در وقت خشم چشمهایش سرخ میشوند و رگهای با منند و دفع آن استعاذه است بخدا تعالی  
و وضو کردن و شستن چون استاده باشد و تسبیح کردن و پہلو افتادن چون نشسته باشد چسباندن  
رخساره بزرین که اینهمه مردی است اللهم انی اعوذ بک من الغضب والذمام کلها یا  
عمل ختم از جایمانا می سلسله علیه اولییه پرده پوشی است یعنی خشم از عوایب مردمان فرود بیاورد  
و در افشاء اجزائهم گناهکاران ناکوشیدن بلکه بر عوایب مجرمان پرده کشیدن و این بالاتر از معنی اول  
و در لفظ پرده پوشی اشاره بهمین معنی باید دانست که در نجاست مرتبه است بجز آنکه جستجو بر عیب  
ناکردن و دوم آنکه بر عیب کسی که مطلع گردد آشکارا نکردن و در افشاء آن ناکوشیدن سیکوم آنکه چون  
عیب ظاهر گردد آنرا پرده داد و اهل آنرا از آن بری و پاک گردانیدن و این بالاتر از دو اول است  
و در لفظ پرده پوشی اشاره بهمین است واللہ اعلم بالصواب چنانچه در تذکره الاولیاء محار که شے  
وزد و خود را شے بقصد قدس اللہ سره جز بر این نیافت برداشت روز دیگر شیخ در بازار میگذاشت  
بیر این خود دید بدست دلالے که میفرودخت و خریدار گفت آشنایم تو را گواهی دهم که از آن تست  
نا بجزم شیخ گفت که من گواهی دهم که از آن اوست تا بخبر بدی پس اندیشه که شیخ قدس اللہ سره چگونه  
پرده پوشید اگر چه ظاهر از سخن شیخ کذب مفہوم میشود لیکن یقین است که حیلہ دفع کذب  
کرده باشد و هم در تذکره است که زنی نزدیک حاتم قدس اللہ سره آمد مگر مسئلہ پرسید بادی از  
ر باشد حاتم گفت آواز بلند تر کن مرا گوش گران است و این لغو از آن گفت تا عیب آن بزرگ

ظاهر نگردد و او انجا که نیناید پیر زن آواز بلند کرد و گفت بلند تر گوئس بلند تر گفت تا او را جواب مسئله داد بعد از آن تا آن پیر زن زنده بود قریب پانزده سال خویش را که ساخت تا کسی بایسر زن نگوید که او نه چنان است بدین سببش اضم نام نهادند ازین عجب تر حکایت دیگر بشنود در رساله علیه فی الاحادیث النبویه محمد آرد خیر النسل رحمۃ اللہ علیہ در کوچہ میرفت مردی خرباف او را بدید قضا را نظر مردی بنده از او گر بخندید بود تصور کرد که او است او را بگرفت و در خانه آورد و انواع توخ کرد که چرا گریختی خیرا شمر آمد که او خلاف کند و پرده از عیب او بردارد و او را بفصل سازد تا روزگاری تن در کار و مرداد بعد مدتی آن مرد غلام خود را دریافت آن مرد دانست که شخصی بزرگ است در پانچ و سی افتاد و گفت از من خطا و تو جرآن کار کردی گفت در فتوت نشاید عیب سلمان آشکارا کردن گناه ترا بکل کردم تو نیز نمانی که سفره تو خوردم مرا بخش پس باید دانست که بزرگان چه رنجها کشیده اند و عیب گناه کار آشکارا نگردیده اند و پرده پوشی نموده اند و این پرده پوشی صفتی است ستوده و حصیله محموده که حق تعالی بندگان خود را بدین وصف نموده و فرموده است و اذا امروا باللغو فمروا اگر آری بندگان حق آید که چون بگذرند بر چیزیست تا پسندیده بگذرند برو باران و پیرسزگار ان و لابد هر که از جرأتم و زلات خود که در حق و در کند بگذرد و از عیوب و خطایات گناهکاران چشم پوشد بعفت شازسی و عفارسی در نمی بخورد و خلق نموده باشد و شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در شرح اسماء حسنی میفرماید که در خبر است مخلوقا با غلظت اللہ یعنی متصف شود بعفت حق و موافق و مشابه سازید خود را بجنباب قدس و بتعالی و هر که مخلوق گردد بیک خلق الہی سبحانه نجات یابد از عذاب و درخ و از آتش بعد و هجران و مشابهت با عالم پیدا کنند اللهم فقطنا بالخلق تمام شد بیان اعمال سبعة در شرح معانی آن که بنا بر سلسله علی و سیر بر آلت کھنوز مخلص و معتقد را که باسم اویسی موصوف ساخته و در نسبت این سلسله علیہ پیوسته لازم است که اعمال را بطرح باطن نگارد و بمعانی آن متصف گردد و در هر چه را معمول خود گرداند تا با نسبت بعفت و اقتدار شیوخ و خلفا را این سلسله علیہ جمیع اللہ مشرف شود و در روز قیامت بمن متابعت و اقتدار در سایه حمایت لوار طائفه مشرفه در آید اللهم از قنای و بناید که بمجرب لفظ که من مرید سلسله علیہ لیسیم اکتفا نماید که در نظر صرافان جواهر شانس اسم بسے جوئی نیز زد و گفتا بیکدیگر اعتبار سے کار کن کار بگذرا از گفتا که درین راه کار دارد و کار استغفر اللہ من قول بلا عمل والسلام علی منتج الہدی باید دانست از جمله

دعا با که منسوب است بآنحضرت افضل التابین رضی الله عنه دعا محسنی است یعنی تو نگرددی نیاز  
گردانده خواننده را به هدیه این جهان و در جمیع حاجات و مهمات و همدراختن این از عذاب و در کثرت دانسته  
است مشهور و مشهور و متضمن بر عجز و مناجات و ابتداء و اختتام او متصل است بصلوة و سلام بر  
کائنات و سرور مخلوقات علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات و انموذج بر خلاف اوضاع سایر اعیان  
است و اما که قصد و رضی الله عنه اینک ابتداء اختتام این دعا بر گوار صلوة کرده و توسل بصلوة یعنی وسیله  
گرفته است صلوة را برای قبول شدن آن سوا اله و آن را ایضا که در ضمن این دعا بر گوار واقع است  
انتقال و اتیان باشد بآنحضرت که در کتاب حسن حصین آورده است که شیخ ابوسلیمان دارانی رحمه الله  
علیه فرموده است و قتیق بنوحی از خدا استعالی حاجت بر ایں ابتداء کن آنرا بصلوة پیغمبر صلی الله علیه  
و آله و سلم پیغمبر را که خیر از آن پیغمبر کن آنرا بصلوة پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم پس بدرستی خدا  
تعالی بکرم خود قبول بکنند هر دو صلوة را و حال آنکه و در سجده یکم تراست از آنکه ترک کند خیر را  
و دعا بخواند که میان این دو صلوة است تا اینجاء ترجمه کلام حسن حصین بود و در حرز میانی این دعا را فاضل عالم  
کامل مولوی محمد سعید ملتانی اولی که در فضائل بلاغت یگانه عصر خود بود رحمه الله علیه و قرأت این دعا  
و اختتام این دعا بر گوار که بعد معین باشد بوجهی معتد معلوم نیست اگر چه از بعضی بزرگان اولییه نیز سوال  
کرده شد و مسوء است که یکی از بزرگان خاندان اولییه فقر و فاقه مبتلا شد بقرآءه این دعا تا چهل روز  
مداومت نمود بدین ترتیب که اول روز یکبار دوم روز دو بار سیوم روز سه بار بیستم روز چهارم روز پنجم  
یکه زیاده میکرد تا روز چهارم بپیل بار خواند و تمام کرد و بر کثرت این دعا بر گوار از بلا فقر و فاقه خلاص یافت  
و غنی و تو نگاشت و کلمه یک استغیث فاعنی و علیک تو کلت فاعفنی یا کافی الفنی المهمات من الله دنیا  
والآخرة یا رحمن الدنیا و الآخرة و در جمیع محل اجابت است و اگر کسی بر این دعا چون بدین کلمه برسد بیک  
را در سجده بحضور دل تکرار کند سه بار انشاء الله تعالی مهم او بکفایت رسد و چون این دعا مشهور  
در از بود و نابریان درین مختصر نوشته درج نگرده شد و گویند این دعا معنی و دلخواه است بجز همین معنی  
پاری و مشهور و مقرو و معتبر و معتد علیه است در فاندان اولییه و نسخ دویم ازین در از تراست  
کلمات زیاده تر و غیره مشهور و چندان مقرو نیست و الله اعلم بالصواب و از جمله دعا محسوس است  
بحضرت افضل التابین رضی الله عنه این دعا است اللهم انی اعوذ بک من الکفر فی الدنیا

در این دعا  
توسل بصلوة  
پیغمبر صلی  
الله علیه و آله  
و سلم

و اعوذ بک من الفقر فی الشیء لایعوز بک من العلة فی الفقر بته و در اسناد این دعا چنین بنظر در آمده که بعد  
 از پنج نماز در رکعت پنجم بخواند حق تعالی او را از بلا کفر در وقت جانگسند و از فقر در وقت پشیدن  
 و از بیماری در وقت مسافرت شدن در پناه خود دارد و این سوره بلا بدترین بلاهاست لغو فال و التماسها و از  
 جمله عام یاخر رضی الله عنه بروقت این دعا بنظر در آمده بود و الله اعلم اللهم ان قلبی سر یضی فصیح و فاضل  
 فاضله و عظم فوره و عظمی فصره و نس فطره و خراب فصره اللهم اننا نسک الایمان الکامل بک و نسک  
 اعصمت عن البلا و سلمی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحابه اجمعین و معجز خواندن این تصفیه از تجلیه  
 باطن را فایده میدهد و دیگر نماز است که منقول است از آنحضرت رضی الله عنه در کتاب مفتاح الجنان  
 در فصل ششم در بیان فضیلت ماه ذیحجه فوائده شرح او را نقل میکند که این نماز دسیوم و چهارم و پنجم ماه حرام است  
 و سیزدهم و چهاردهم و بیایزدهم گذارده اند و بر و اتیو اگر او را نسیانه بخنجرده باشد بیست سیوم و بیست و چهارم  
 و بیست و پنجم بگذارد و این نماز در رکعت است بسلام چون خواهد که این نماز بگذارد در وقت یا شست  
 غسل کند چهار رکعت بگذارد و در قرأت آن هر چه از قرآن خواهد بخواند بعد از سلام هفتاد بار بگوید لا اله الا الله  
 الحق البلیس کشف شد و هو السبع البصیر بعد چهار رکعت بگذارد بخواند در هر رکعت الحمد یکبار و اذا جاز نظر الله  
 یکبار بعد از سلام هفتاد بار بگوید اوسمی معین و اهدی دلیل ایاک نعبد و ایاک نستعین بعد چهار رکعت  
 دیگر بگذارد و بخواند در هر رکعت الحمد لله یکبار و اخلاص سته بار بعد از سلام الحمد للّٰه هفتاد بار بخواند و کت  
 بر سینه خود آرد هر حاجتی که دارد بخواند حق تعالی آن حاجت را روا کند و در آن سته روز که نماز گذارد  
 هر روز غسل کند و نمون نکند تا آنگاه که از غسل و نماز فارغ نشود و فضیلت این نماز بسیار است بسیار کرده اند  
 و در مدینه مغربی معین الدین نام داشتند که بود در سکر اجواب شافی گفته و در سباحه بعد از استنشاد  
 در آمدی حال تعلیم او از او پرسیدند گفت هیچ خوانده ام و شاگرد هیچ یکس نکرده ام چون بزرگ شدم نماز خواجیه  
 قرنی را گذارده ام و دعا خواستم که الهی من پرشدم و هیچ تعلیم نکرده ام مرا علم کراست کن و دانشمند گردان حق  
 تعالی برکت این نماز در علم من برکشاد و دانشمند گردانید تا به سرسله کمیش افتد آنرا جواب شافی بدهیم  
 حق تعالی مراد یاخر دینی جمیع مسلمانان را در دوز علم و عمل بهره ور گردانند

**لطیفه بیست سیوم** در بیان صحبت خرقه و شویه مصافحه و تحقیق سلسله از طریق شیخ حسن البکر  
 رحمته باید دانست که چون گفتار در انبأ خرقه و غیره در آمده بود ضرورت بیان تحقیق آن در رساله

مولانا علی قاری رحمه الله علیه که در بیان احادیث موضوعه تصنیف کرده امیگوید یونین خرقه را صفیه  
رحمهم الله یونین حسن بصری را آنرا از امیر المومنین علی کرم الله وجهه اتفاق کرده اند محمد بن رحمهم الله  
تعالی بر اینیکه نیست مرا نیز اصل و ایضا آنچه ذکر کرده اند بعضی از مشایخ رحمهم الله که بدرستی حسن بصری را  
یونین خرقه را از علی کرم الله وجهه این سخن باطل است با وجود آنکه حسن بصری هیچ چیز را از علی کرم الله وجهه  
نشنیده است و روایت کرده نشده است اینیکه بدرستی حضرت رسالت پناه صلعم یونین خرقه را بصورت  
که متعارف است در میان صوفیه رحمهم الله بر اینی هیچ سخن از صحابه رضی الله تعالی عنهم و نه ام کرده است  
بسیکس را از صحابه بگردان اینکار و هر چار روایت کرده شود درین صریح باطل است ذکر کرده است  
این را محمد بن متاخرین رحمهم الله تعالی بے یونینده است و یونین خرقه را از جماعته صوفیه بر اینی مانند  
کردن لغو و دجیته تبرک بطریق ایشان زیرا که دارد شده است یونین صوفیه مرخرقه را بصحبت کسیر سید  
تاجیکیل بن زیاد و وحی صحبت کرده است علی را رضی الله عنهما اتفاقا همچنین طریق مصافحه بسوالات  
حضرت صلی الله علیه و آله و سلم ثابت نمیشود هرگز تا اینجا ترجمه رساله مذکوره بود و مولانا علی قاری رحمه الله  
علیه در معدن العبدی میگوید که ثابت نمیشود در میان علی و حسن رضی الله عنهما ماده اجتماع بود  
بودن آن هر دو در عصر واحد با جماع همچنین ثابت نمیشود در کوش مصافحه بوجه خصوصه سلسل بنابر چیزی که  
دعوی میکنند آنرا بعضی در سلسله او گزاینده اند اینرا بر اینی عوام ماده شغل نیست مرا بن فعل را  
نسبت متصل پس بر تو باد که عمل کنی بر کتاب خدای تعالی و پیروی کنی بدست محمد مصطفی صلی الله  
علیه و آله و سلم و ملازمی کنی بر آنچه رفته بر آن آمده دین از ترک دنیا و سبیل نمودن در حق و در  
آوردن سوخت مقصود بلند از دوام حضور با سولی بجان و تعالی و قدوة الحقیقین شیخ عبدالحق رحمه الله  
علیه در رساله پنجاهم کتاب رسائل و سکا تریب آورده که صحبت حسن بصری رضی الله بامر المومنین علی  
کرم الله وجهه و تلقین ذکر کرد و مشهور شده میان بعضی مشایخ طریقت از متاخرین این زمانه و لکن  
علامه محمد بن را دین قول سخن است و در این کتاب را روایت حسن بصری از علی رضی الله تعالی عنه  
شیا مد و شیخ نجم الدین کبری نیز در اجازه نامه خود که به سخن از اصحاب داده گفته که صحبت داشت معروف  
کرخی با داد و طانی و گرفت از و سخن طریقت را و صحبت داشت داد و طانی با حبیب عجم و گرفت  
از و سخن طریقت را و صحبت داشت حبیب عجم با حسن بصری و گرفت از و سخن طریقت را و صحبت

داشت حسن بصری صحابه را رضی اللہ تعالیٰ عنہم گرفت از ایشان علم طریقت را و آنچه بصحت رسیده است  
و بعضی مردم گویند که صحبت داشت حسن بصری علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما و این صحبت نرسیده  
و اللہ تعالیٰ اعلم کذا ذکره فی فصل الخطاب شیخ جلال الدین سیوطی و بعضی رسائل خود اثبات صحبت  
حسن بصری با علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقیاس عقل و دلیل نقل نموده ثابت کرده که حسن بصری رضی اللہ عنہ  
در مدینه بود پس چه احتمال دارد که اسیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ او ریافتہ نباشد و حال آنکه هر روز بمسجد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر شدہ باشند و در جامع الاصول گفته که ولادت حسن بصری رضی اللہ عنہ بمدینه بود  
و در دو سال که باقی مانده بود از خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم بمصره بعد از مقتل عثمان و در عثمان  
رضی اللہ عنہم اجتمعین و بعضی گویند که ملاقات بلعلی رضی اللہ عنہ بمدینه امار دایت او علی رضی اللہ عنہ در مصره جمع شدہ زیرا  
که در وادی القری بود تا آمدن او بمصره علی رضی اللہ عنہ باز آمدہ بود و آنحضرت در یافتن او علی را کرم اللہ  
وجہہ در مصره نیز نقل میکنند که وی کرم اللہ وجہہ بمصره آمد قضا و دعا را بر او ایستاد و این را بر خیزانید الا حسن بصری  
را رضی اللہ عنہ که چون آنحضرت امیر جنبی از وی پرسید و چون او بدین مسلم داشت او را و این روایت صحیح  
دیدن حسن بصری مر علی را کرم اللہ وجہہ صورتہ شہود پیدا میکنند و تلقین ذکر کافی است و دیدن و صحبت اگر چه  
قلیل بود و عدم وجود روایت بجهت عدم استداد صحبت باشند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال جمیع ما قبلت خیر فی  
الحقیقۃ و المال تا اینجا عبارتہ رسائل و مقامات بود

**لطیفہ سبت چهارم** در بیان تحقیق وفات و شہادت آنحضرت رضی اللہ عنہ باید دانست که  
انعام مکتب احادیث و اقوال بر شاخ زحمہم اللہ جناب معلوم میشود کہ حضرت ولید و جنگ صفین شہادت  
یافت و بعضی از علماء قصہ وفات آنحضرت را نیز بر دیگر هم روایت کرده اند چنانچہ بیان هر یک از ان کرده میشود و اللہ  
اعلم بالصواب قدوة المحققین شیخ عبدالحق در شرح مشکوٰۃ سیگوید کہ باز آمد حضرت اویس بن رضی اللہ عنہ در ایام خلافت  
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ پس قتال کرد و شیش و دو شہید شد جنگ صفین رواہ ابن عساکر و تحقیق بمحلینا  
علی بن سلطان محمد قادسی در معدن العدنی یعنی ما آورده در مرآۃ الاسر سیگوید کہ صفین نام صحرا است  
و در رباع المتفرقات آورده از قاموس کہ صفین مانند سحین نام جای است نزدیک رفقنارہ فرات کہ نام  
شد آنجا و اقعہ بزرگ میان حضرت علی کرم اللہ وجہہ و معاویہ رضی اللہ عنہما در سنہ سی و ہفت ہجرت است  
در کتاب خیر جاری و در تہذیب صفین یکصد و ہشتاد و ہشت نفر کشته شدند و در موضع است نزدیک فرات معروف



و در شرح صحیح مسلم نیز آورده است که کشته شد حضرت امیرالمؤمنین و در مرآة الاسرار است که حضرت با جمیع با امیر  
 المؤمنین علی کرم الله وجهه وقت بر آمدن او بر ارج جنگ حمل کرده و در حرب صفین با معاویه محاربه نموده شربت  
 شهادت چشید و توبه می از هجرت و الله اعلم و در سلک سلوک میگوید چنین نگذرد چون حضرت امیرالمؤمنین ع را در آن  
 عالم رفتن نزدیک مدد فرمود با امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه موافقت کرد و هاجماد رجه شهادت یافت  
 عاشق و حمیداً او مات شهیداً و کتب فضل الله و توبه من لیساً و الله و الفضل العظيم و تذکره الاولیاء میگوید  
 که چنین گفتند که حضرت امیرالمؤمنین ع در آخر عمر پیش امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه آمد و موافقت او در صفین حرب کرد  
 تا شهید شد عاشق و حمیداً او مات شهیداً و مولانا سید محمد شجاعی قادری مدنی در حیوة الذکرین میفرماید که  
 کرده شده است از عبد الرحمن بن ابی لیلی که در کتب گفته است که کذا کردند که کشته روز جنگ صفین که  
 آیا در قوم اولی قرن است پس یافته شد آنحضرت در یاران حضرت علی کرم الله وجهه که کشته شده بود  
 و الله اعلم این روایت قاضی عبدالصمد در ملفوظ حضرت نوح نیز آورده است و همچنین امام یافعی در  
 روضة الریاضین در حکایات پنجم بعد از جهل و یکصد ذکر کرده است مولانا حسین عین الدین میندی  
 در کتاب فوائج که در شرح دیوان حضرت علی زمر است میفرماید که طبری گوید که در غزوه ذوالحججه در کشته  
 ذوالحججه علی و معاویه می رسیدند در صفین و امیرالمؤمنین ع و امیرالمؤمنین ع فرات آواز طبل شنید  
 می رسیدند که چه واقعه است گفتند میان علی و معاویه محاربه است در حال حضرت امیرالمؤمنین ع می توجه  
 شد و در اثناء حرب شهادت یافت و امام اعظم کوفی در تاریخ خود گوید از ابو عبد الرحمن بن ابی لیلی  
 که سید التابعین حضرت امیرالمؤمنین ع در خدمت علی کرم الله وجهه در کوفه لشکر جمع کرد و بجانب شام بجنگ  
 معاویه روان شد هر بن جبان گفت که در آنوقت حضرت امیرالمؤمنین ع را دیدیم که پیش امیر المؤمنین علی کرم الله  
 وجهه آمد و او را سلام گفت امیر المؤمنین ع قدوم او داشت نمود و هر جا گفت و او را نیکو پدید حضرت  
 نزدیک او بود و بعد رحلت امیرالمؤمنین ع و آن شد در حرب صفین شهید شد و مجاہل المؤمنین میگویند در حبیب  
 مسطور است که در یک از کتب معتبره بنظر آمد که روزی حضرت امیرالمؤمنین ع بر کنار آب فرات وضو ساخت که او را  
 طبل در گوش او رسید پس دید که آنچنین صد است گفتند آواز طبل سپاه شاه ولایت پناه است که بحرب عازم  
 می رود و حضرت امیرالمؤمنین ع هیچ عبادت نزد من فاصله از متابعت امیر المؤمنین ع علی نیست انگاه  
 بمتابعت آنحضرت شناخته غاشیه موافقتش بردوش داشته تا در یک معار که صفین شربت شهادت

برویم رضوان شتافت سید المحمّد بن درختّه الاخبار از عبداللّٰه بن عباس نقل کرده گفت چون در خدمت امیرالمؤمنین  
علی در موضع ذی قهار قرار گرفتم دلشکوه و تالوع و لواحق تملّکت و بدرگاه حضرت آوردند فرمود که امر فر  
بست کتیبه برجامع آیند و هر کتیبه هزار مرد باشند این سخن در خاطر من مستعد نمود جناب لایست آبلای منعی را از  
من بفرست دریافت و امر فرمود که در آن صحرا و دنیاه فرو بردند تا هر احدی از آن احاد که بعد از حضرت پیکر بخور  
کرد و از میان دنیاه گذرد و مردم را فرمود تا از سر تحقیق و احتیاط تمام بعد از احصاء افراد و احاد کتاب بجانب  
الافقین مشغول شوند چون قریب مغرب رسید از آنجا امیرالمؤمنین فرموده بود که هر کس آمد افراد کتاب را بجمع منظر  
عجائب و غرائب رسانند فرمودند و فرمود که این است که بعد از این بیاید و عدد و مجموع تمام نماید ناگاه تنه که بر راه  
گذاشته بود ندیخ را دید که آید در صد و شصت و در آمد دید که پیاده است زاد راه خویش بر خط بسته در کوزه آب  
در گردن انداخته تضعیف و خیف بارنگنه دیر گردید و آید ریت زاد راه عاشقان در دست در و خرد و آه  
راه زین گونه است بسم اللّٰه که دارد غم راه چون از گره راه رسید و از حضرت علی کرم اللّٰه وجهه آوردند بعد  
ادایه خدمت و حیثیت سلام و جواب یافتن از جانب خلیفایانم تعظیم و اکرام و بر سیدن از قبیلہ الغنم نام گفت  
من اویسی قرنی امیرالمؤمنین دست بجفایا بتوسیع کنم امیر گفت که بر چه چیز سعیت کنی گفت بر آنکه در نظر  
و یاری خود را بگذارم و سر در خدمت تو چون گوئی بیدارم چون سر از دست من بپسیرد خواهش در نهان  
به کفایت کند بهار تو بویس حضرت امیرالمؤمنین بمبارکی و دولت باجمع هواداران و یاران از موضع ذی قهار  
متوجه بجانب صحاب یعنی و جفاکار شدند و گفت عبدالغنی بن سعید که قرنی بفتح قاف و را امان اویسی را که نکرده  
است بان پیغمبر خدا صلی اللّٰه علیه و آله و سلم پیش از وجود و حاضری و صفین با حضرت علی کرم اللّٰه وجهه بود از  
خیار مسلمانان در وایت کرده است حمزه از اصحاب بن زید که گفت اسلام آورد اویسی به بر پیغمبر صلعم و لیکن منع  
کرد و او را از آمدن خدمت والدّه و حاضر شد و اویس و جماعتی از اصحاب و کرم دران پیش حضرت علی و وزیر گفت  
اصح بن زید که حاضر شد حضرت علی را برادر و وزیر و صفین که میفرمود که کیست که بیعت کند بمن بر صورت بیعتی که کردیم  
او را و ندانم پس گفت تمام این کار آمد مسرود باشد که بروی چادر بود از چشم سراسیمه و بیعت کرد حضرت امیرالمؤمنین  
پس گفتند که این اویسی قرنی است پس جنگ کرد تا کشته شد و روایت کرده شده است که بدست هر گاه اندک زند  
کنند حضرت امیر ایروان خدا پس صفت بستند مردان پس بر کشید حضرت و پس تیغ خود را و جنگ کرد تا کشته  
شد و حقیق یعنی توشه و ان پیش اوست آن توشه و ان را به تشریف گفت حضرت اویسی ایمر دمان پس گفت این را

و برشت تا برسد او را نیزه بر جگرش گفت و فات کرد و رانجا گو یا که مرده بود و ناستند و همه این خبر صحیح است و در  
صاحب شصت و نام یا فاضل سیدنا العین امیر قری که فضائل او از شرح و بیان مستغنی است بمدرسان سحر  
آتش معاویته شده و الله اعلم بالصواب این ذکر در کتاب الدلی که تصنیف امیر قری قاضی متوطن در  
اسماعیل خان هوت است گفته است پس ازین همه که مذکور شد علوم و نبوت گشت که حضرت امیرالمؤمنین  
امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه بیشتر شهادت فات یافت لیکن حاله و صورت چهره و تکیه او و بر آن حضرت  
و محقق نشد و الله اعلم بالتحقیق و هو البهادی الی سوار الطریق و مولانا جلال الدین سیوطی در شرح صد و  
الموت و القبر در باب استقرار روح میگوید که آورده است ابن عساکر از عطاء خراسانی که بدین امیرالمؤمنین  
در مصر پس یافتند در حباب و دو جامه که بنود نماز جامه ها و دنیا و در و آید آمده است که بنود نماز جامه ها که می یافتند  
آن را در میان و رفتند و مرد و نجا زدند و او را قبل از آمدن و گفتند که باقم قبر و کاویده شده در توده سنگ یا  
که باز برداشته شده بودند که تها از آن قبر در آن ساعت پس کفن فرادند او را دفن کردند پسر باز آمدند پس ندیدند  
آنجا چیزی را آورده است امام احمد و کتابت به از طریق دیگر از عبد الله بن مسلم و در آخر آن گفته است که گفتند  
بعضی از میان بعضی بابا زکریا پس علامت کردیم قبر او را پس از رفتیم پس ناگاه در آنجا قبر بود و نه عارف  
مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره السامی در شواهد النبوة سیف میگوید که از هم برین جهان می آید که حضرت امیر  
و او را در میان بغیر از قبر بود و بر وفات رسید اصحاب و میخواستند که قبر و کفنند پس رسیدند که قبر و کفنیده بود  
و کفن آنرا میساخته خواستند که ویر کفن سازند و رجاء آن از آن کفن ساختند و در آن قبر دفن کردند و  
پس در شکوه و در غیبت اولیاد آورده است و نیز در آن میگوید که صاحب کشف المحجوب و تذکره الاولیاء  
چنین آورده که حضرت رزمند امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه در صفین حرب میکرد و تاشه میداد و تاریخ وفات  
در بقول اول سیوم حبیب بیت دو سال هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت بوده و امام عبد الله یافعی  
در وصلة الریاضین هر دو قول را مذکور ساخته انتمی مولانا سید محمود بن محمد علی شیخانی قادری شمس الدینی دارا و  
قرار میگوید که درایت کوه شد از عبد الله پسر که گفت غزا کردیم در آذربایجان در زمان عمر بن خطاب  
او پیش منی همراه با بود پس چون باز آمدیم بخوار شد و پس نزد ما و ندرست نشد و بر پس فرود آمدیم ناگاه  
در آنجا دیدیم قبر که کافه شده و آب ریخته شده و دیدیم کفن و خوشبو پس غسل دادیم او را و دفن پوشیدیم او را  
و نماز گذاریم بر او و دفن کردیم او را در آن قبر و بر تکیه پس گفتند بعضی از ما بعضی را که باز کردیم و نشان

قبر او را پس باز گشتم پس در آنجا نه قبر بود نه اثر و این روایتی قاضی عبدالقہمد در ملفوظ حضرت مخدوم فی خیر ائردم  
 است و همچنین امام یافعی در روضۃ الریاحین ذکر کرده میگویی فقیر سید محمود بن محمد بن علی قادری شجاعانی  
 که بدست من زیارت کرده ام من قبر سیدنا اویس قرنی را و شنیدم که سخن میکرد بن بر قبر خود بر پشت آواز عداست سخن  
 کردن پس از خواندن من بود سوره نسیس را بر قبر او و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین فاطر السموات  
 والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفی مسلماً والحقنی بالصالحین قائمہ میتوان دانست علو شأن و سمو  
 مکان آنرا حضرت را در نزد پادشاه بجا پیشکش نه بود و کمال لطف و کرامت و عنایت او عز و علی کرد حق و حرم عطا  
 فرمود زیرا که در جہت شہادت را با رتبہ والایت افضلیت او منضم ساخت ہم بہترین تابعان بودیم از جملہ شہیدان  
 گشت والہد الخفیص جہت من لینا بر قول کسانی کہ گفتند آنحضرت را در دو جنگ مصیفن شہید شد غایب است  
 کبری است اما بر قول کسانی کہ گفتند آنحضرت را باطلاق شکم وفات یافت نیز شہادت است کہ مبطون را  
 نیز از شہیدان مہرہ اند و در آخرت او آب شہیدان می باید باید دانست کہ بعد نبوت هیچ درجہ بد جہت شہادہ نیست  
 مگر حدیثی کہ تلموس نبوتہ بالا تر مرتبہ شہادہ است همچنین ذکر کرده است مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ  
 شرح تعرف و شیع عبدالحق قدس سرہ در مفتاح الجنان شرح فتوح الغیب والہدایم و بنا برین تحقیقاتی مثل  
 در حق حبیب نوحی صلعم با وجود درجہ نبوتہ مرتبہ شہادہ نیز عطا فرمود بسبب آن کہ ہر کہو رتہ و گوشت  
 پختہ آمیختہ پیش آنحضرت نہاد و آنحضرت بکلمہ ازان تناول فرمود ازان گوشت را بخن آمد و گوشت یا رسول  
 اللہ از من بخور کہ من زہر آورده ام پس بعد از تعالی آن زہر را در پاشند با حق مبارک آنسرور صلعم محفوظ است  
 تا وقت وفات آن زہر را حق سبحانہ و تعالی در تمام اندام مبارک آنحضرت جنبانید تا اثر کرد و بسبب شہادہ  
 آنسرور کہ مسموم نیز شہید است درجہ نبوتہ با درجہ شہادہ منضم شود و نیز بزرگترین اصحاب را غنیم حق  
 تعالی نیز درجہ شہادہ گرامت یعنی امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از سبب زہر بار کرد و غار او را  
 گردیدہ و شہید شدہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ در نماز کار زدند و شہید کردند و امیر المؤمنین عثمان را در  
 آتشند و امیر المؤمنین علی را نیز کار زدند و شہید ساختند اما حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما ہم کہ جلیر گوشتہ  
 مصطفی و نور ویدہ مرتفع و قرۃ باصرہ زہر را زدند و شہید شدند صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رضی اللہ عنہم اجمعین این بود  
 انیس لواعظین گفتہ است فی الجملہ حق سبحانہ و تعالی درجہ افضلیت و شہادہ را کہ بعد از نبوتہ و محاببت  
 بزرگترین درجاست بود در حق بزرگ بزرگترین خلق بعد از انبیاء علیہم السلام و اصحاب علیہم السلام و انواران بود

کہ است فرمود پس حق بمرکز خود پیوست و دفع الشی فی محلکشت درینجا خوشی و تمہیت  
 با وسعہ تمنند انے را کہ است و پیر و مہتر رسل و انبیاء و مرید و محب بہتر تابعین و اولیاء اند صلوات اللہ  
 علیہم اجمعین اما باید کہ رابطہ صدق محبت و متابعت از دست نندہند لاجرم بر تنہم مقامات بلند  
 و مراتبہ ارجند کہ ایشان رسیدہ اند کہ المرئع من احب یعنی مرد کسانے است کہ دوست داشتہ  
 استند اور این ہر دو حدیث صحیح در شکوہ و شرح آن آورده است مروی است از  
 انس رضی اللہ عنہ کہ مردی گفت یا رسول اللہ کہ قیامت کیستے خواہد آمد آن حضرت فرمود کہ اگر  
 قیامت چہ آمادہ کردہ از عمل صالح کہ آمدن قیامت پرسش میکنی آن مرد گفت هیچ کار و نہا نہ  
 ام برائے قیامت نگذاشتہ و دوست میدارم خدا سے غرض دل در رسول خدا را فرمود آن حضرت  
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انت من احببت لرباکے خواہی بود کہ دوست میداری او را چون  
 خدا را دوست میداری در جوار رحمت و قرب و غلت و در خواہی و چون رسول خدا را  
 دوست میداری نیز از مقام قربت و عنایت و مہرہ و ربانیت اگر چہ مقام او بلند تر و عزیز تر است  
 کہ کہے با بخانرسد اما نور محبت و تبعیت و محبہ بر محبان و تابعان و خواہد یافت و تبعیت و قربت  
 مشرف خواہد ساخت گفت انس رہ کہ ندیدم مسلمانان را خوش حال شدہ باشند هیچ چیز بخوش  
 حالی با سلام کہ داشتہ اند ہم چو خوشحالی ایشان باین کلمہ شرح مشکوٰۃ من عنینہ و عبد اللہ بن مسعود  
 رضی اللہ عنہما کہ مردی نزد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا رسول اللہ چہ میگوئی و چہ  
 ظلم میکنی در مردی کہ دوست داشتہ است تو سے را و ندیدہ و نیافتہ است ایشان را و ندیدہ  
 و صحبت نداشتہ با ایشان و با عمل نکرده آنچہ ایشان کرده اند پس فرمود آن حضرت صلے اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم المرئع من احب مرد با کسے است کہ دوست داشتہ است ایشان را یعنی عہد  
 دوستی است اگر چہ در نیافتہ و کار نکرده و نہ رسیدہ اگر چہ صحبت کامل کہ اعتبار را شاید ہم آن است  
 کہ مبتلاعت و موافقت کند اما اہل الجداہب و اعتقاد و مورث معیت و اتحاد است بشارت  
 است مرد و ستار ان صلحار و علماء و اقیاء و اولیاء اقدس سر ہم کہ امید است کہ فردا در روز  
 ایشان بر خیزند و با ایشان باشند شرح مشکوٰۃ من عنینہ و ہر کہ قدم بر قدم صاحب دلے نند و متابعت  
 و پیروی و سے کنند ہر آئینہ رسد بمقامے آن کس رسیدہ است بچنین فرمود است شیخ

عبدالحی در رسائل و مکاتیب رحمۃ اللہ علیہم اخی اسلمک حبیبک و حبیب من حبیبک و عمل بقربی الیک  
بحرمتہ حبیبک محمد و آلہ و اصحابہ علیہم السلام افضلہا و من التحیات اکملہا :  
لطیفہ لب و لہجہ در تحقیق قبور و مزارات آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ از کلام  
سابق این قدر معلوم شد کہ وفات حضرت اویسی رضی اللہ عنہ بآل شہادۃ است و صفین یا بہ  
بیامری است در سنگستان براہ آذربایجان مدفن شریف و سہ باصفین است یا براہ آذربایجان  
و اثر و علامت قبر گم و مفقود گشت آنچہ از میان کتاب و زبان مشایخ مفہوم است ہمین قداست  
و اللہ اعلم لیکن آنچہ از قبور و مزارات و سہ رضی اللہ عنہ غیر از صفین و آذربایجان در آنکہ متعہ  
واقع است و شنیدہ و دیدہ میشود وجہ انتشار آن چنانچہ تسلی و تشفی خاطر مسترد گردد ظاہر معلوم  
نمیشود و عجب ترا آنکہ ہر جا کہ مزار شریف آن حضرت است رضی اللہ عنہ قبر والدہ شریفہ صاحبہ و  
ہم متصل است و از ہر مزار و مقام و سہ رضی اللہ عنہ کرامات ظاہرہ و خوارق عادات با سہ  
پیدا و آشکار است یکمزار شریف و سہ رضی اللہ عنہ در لوا سہ سندہ و در حد و دہشتہ واقع است  
کہ بسیار سہ از دور و ایشان دال حاجات در آنجا میروند و زیارت میکنند و در اربعین سہ نشینند  
و روحانیت مقدسہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بر ایشان تجلی میشود و از روحانیت مقدسہ و سہ رضی  
اللہ عنہ مستفید میگردد و حاجات ایشان بر سہ آید سلطان العارفین بریان الواصلین بندگی حضرت  
سلطان فتح محمد چیلہ نور اللہ مرقدہ برین مزار شریف رفت و مدہ دو اربعین در آنجا در حجرہ  
نفس قطرہ بود در یاشد و ذرہ بود و آفتاب گشت ہر چہ از قرب و کرامت یافت از اینجا یافت  
و آنچہ از منصب و مقامات گرفت ازین مکان گرفت و جزو سہ از مناقب و فضائل او گردید بیان  
کند کتابے علیحدہ باید کہ درین مختصر نمیکند آفاض الدی علینا برکاتہ و اوصل الینا فتوحاتہ و یکمزار شریف  
رضی اللہ عنہ در مکان بندر زبید است کہ بسہ حاجیان بیت اللہ زیارت آنمزار کردہ سہ آیند و سہ  
است کہ یکمزار شریف و سہ در بغداد است و یکمزار شریف و سہ در غرنہ است و سہ مزار شریف  
و سہ دیگر است جملہ ہفت مزار اند و اللہ اعلم و قصہ تعدد مزار با از کتاب حدیث و قول مشایخ  
مستقدمین رحمہم اللہ معلوم نیست لیکن مشہور و مسموع چنانست کہ خواجہ کوثرین رحمہم اللہ حضرت آقا  
در وقتہ از اوقات در جائے نشستہ بود و شش کس از دور و ایشان و محلکسان نیز در خدمت

در پیش نشسته بودند اردی از واردات الهی در افتاد و آن حضرت مغلوب الحال شد و از نشو و  
 آن چون دریا و رجش آمد و آنحال سکروستی چشم آنحضرت بر آن درویشان افتاد و آن نظر در  
 حال ایشان متوشوکار گشته و بهیست ایشان از صورت اصلی دیگرگون شده و بصورت و علیه آنحضرت  
 رضی اللہ عنہ متبدل گشت بعد از آن هیچ کس نشاخت که حضرت اویسی رضی اللہ عنہ کمیت  
 چون درویشان از خدمت شریف رخصت یافتند و از یکدیگر جدا گشتند هر یک در هر مقامی گرفت  
 کشت نشاخت که حضرت اویسی کمیت هرگز ارم و مان میدیدند و پیدا شدند که حضرت اویسی همین است  
 و هرگز ابل رسیده و در قبر مدفون گردند و آنستند که قبر حضرت اویسی است و حقیقت انجیل باو شناسد عالم  
 الغیب میداند که حضرت اویسی رحم که بود و کجا رفت و قبر او کدام است و اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم لیکن یکی  
 از مریدان سلطان الاولیاء حضرت فتح محمد مذکور فواید چند که از زبان مبارک آنحضرت شنیده و بقید  
 قلم آورده است در آنجمله این نقل نیز نوشته که آن حضرت فرمود اند که روضه خاصه حضرت اویسی  
 رضی اللہ عنہ در زمین است و راس آن کوشش مکان دیگریم خانقاه و زیارت گاه است  
 چنانچه بندگی حضرت منظر جمال اللہ معشوق اللہ جلال الدین که یکم قدس سره در آن روضه خاصه  
 چهل چله نشسته اند و در آن چهل چله چهل قرفل افطار نموده اند و افطاریک قرفل نیز بچشم  
 سنت افطار برد و اگر نه احتیاج بیک قرفل نبود و نیز از آن حضرت منقول است که آن  
 سنگ که حضرت خواجه اویسی بدان دندان خود در شکسته بودند تا اکنون در دریچه آن روضه  
 افتاده نهاده شده است و اللہ تعالیٰ اعلم است نه عظمت و بزرگی و کمال غیرت  
 محبوبیت که در حق آن حضرت بود و رضی اللہ عنہ در حیوة نیز مسطور ماند و بعد مایه هم نهان  
 شد در محشر نیز مخفی گردد و در بهشت هم پوشیده ماند صدق اللہ تعالیٰ اولیای محنت قبا  
 و الایم فهم غیری اولیای حق بر حق عزیز تر از آنند و حق بر ایشان عزیز تر است که ایشان را بخیر رسان  
 همه گون بنماید هیچ نبی مثل او ملک معرب را بر اسرار عارفان باد و شاه نیست که از آنی انعم  
 آرزو احوال و اطوار اولیای محبوبان خدا قدس اسرار هم از قیاس عقل و فکر بیرون است  
 خلق در و ریافت حقیقت ایشان حیران و عالمی در ادراک کیفیت ایشان سرگردان و ارباب  
 دانش ازین تمام معزول و اصحاب غیب ازین معلوم محجول پائے وراثت ایشان در میدان

لنگ و زبان فغانہ الشان درین بیان گنگ و درین مقام گفت آنکہ گفت بیت لب  
 بر بند و دم مزین اینچا گفتم و گوئی بیت با جائے حیرانی است حیران باش و جائے دم نزن  
 باید دانست کہ نقد و مقبور در امانت کثیرہ و ظہور تجلیات و حصول حاجات از سر مکان و غیرہ ذلک  
 از جملہ کلمات و خوارق عادات آن حضرت است رضی اللہ عنہ و اینچنین امور غریبہ در موز عجیبہ  
 از خوارق عادات از اولیاء اللہ قدس اسرار ہم بسیار وقوع یافتہ عارف ربانی مولانا عبدالرحمن  
 جامی قدس سرہ السامی در لطائف الانس سیفر ماید کہ انواع خوارق عادات بسیار است چون ایجا  
 معدوم و اعدام موجود و اظهار امر مستور و دستر امر ظاہر و استجاب دعاے قطع ہستہ بعیدہ در دست  
 اندک و اطلاع بر امور غیبیہ کہ از حس و اخبار از ان حاضر شدن در زمان واحد در امانت مختلفہ و احیاء  
 مومن و امانتہ احیاء و سماع کلام حیوانات و نباتات و جمادات از تسبیح و غیر آن و احضار شراب  
 در وقت حاجت بلے سبب ظاہر و مشی بر آب و سیور چہو و خوردن از گون و تسخیر جانوران و حشر  
 و قوت بدن مانند کسے کہ بر کند درخت را از بیخ پیائے خود و آنکس میگردد در سماع و بزدوست  
 را بر دیوار و بارہ کرد آنرا و بودند بعضی از اولیاء قدس اسرار ہم کہ اشارہ میکردند بسوئی شخص  
 نابینا پس آن شخص سے افتاد و بار میزدند کہ دن یکے را با اشارہ پس میسرید آن اشارہ  
 و با بجلد چون حضرت حجت سبحانہ و لقائے یکے را از دوستان خود مظهر قدرۃ اللہ کاملہ خود گرداند  
 و درینو لائے عالم ہر نوع تصرف کہ خواہد تواند کرد و بالحققہ آن تاثیر و تصرف حق است سبحانہ  
 و لقائے کہ دروے ظاہر میشود و وے درین میانے انجھے و سیر درین آنست کہ چون  
 بندہ سعادتمند بعد از ادا طاعات و عبادات ظاہر و بعد از تقصیہ و تزکیہ باطن و تمہید باطن  
 نفسانیہ و خروج از اوصاف بشریستغرق گردد در ذات حق تا بغیر حق در نظر او مشہود و مانند  
 رفت از میان ہمین خدائے بس بالفقر اذا تم ہو اللہ انیت لبس متخلق گردد باخلاص  
 الہی و متصف شود بصفات و اسمائے و تعالیٰ لبس بقوۃ تخلق و باستعدادات الصفات قدرۃ  
 یابد و توانائی حاصل میکند و مورد اخلاق الہی و مظهر اسماء وے تعالیٰ نامتناہی میگردد و میکند  
 در عالم کون و فساد آنچه میخواہد تصرف میشود بجمع صفات و اسماء وے تعالیٰ مانند تصرف  
 وے سبحانہ و لقائے ہمچنین تحقیق کردہ است نبدۃ الحقیقین شیخ عبدالحق قدس سرہ در شرح



اسماء حسینی که سحر است بمطلب علی و حضرت عزت اعظم در فتوح الغیب میفرماید که فرموده است  
حق تعالی در بعض کتب خویش ایفرزند آدم من آن خدایم که نیست هیچ معبود بحق سوا من  
میگویم برای چمنه شولیس آبخیز میشود فرمانبرداری کن مرا بگرداخم ترا نیز باین صفت که کج  
مرسته را شولیس بشود تحقیق کرده است خدا تعالی و گردانیده است و در جهان پنجین بسیار را  
از انبیاء خود و اولیاء خود و خواص خود از فرزندان آدم صلوات و تسلیما ته تعالی علی نبیا محمد و آل  
و اصحابه و علی جمیع الانبیاء و المرسلین و علی الملائكة المقربین و عباد الله الصالحین اجمعین بر حمتک  
یا ارحم الراحمین خاتمه کتاب مولانا عارف باجمی قدس سره السامی در آخر لغات و منقبت و حد  
قدس اسرار هم این ابیات آورده و ختم آن کتاب بدین ابیات کرده محرران سطور بر نقص و  
تقصید کن و تبرک آن ابیات را در آخر این تالیف است آورد آن این است **نظم** چندان تو  
محدود حق بودید ارشادان با محو باشد در شهود و سر غیب اسرارشان با جلد در کف فنا از بهر توفیق  
لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان با گرچه اندازند خورشید جمال خود بکل با مشرق و مغرب  
گرفته بر تو الوارشان با از خدا خواهند تزیات خود در ذات او با این بود ساعه بسا اتمه استغفار  
شان با ریخته باران عرفان از صحاب مکرست پشسته نقش حرفت غیر از صفح پندارشان با  
هر یک را با خود از سودا خود دل با نثار با آتش شوق و محبت گرمی باز ارشان با یکدم از طفت  
در و دیوارشان منشین که است با صد کشایش از در و صد پشته از دیوارشان با کارشان زلفی  
ذات و وصف و فعل خویش نیست با که ندایه بود که باجمی را کنی در کارشان با اللهم انی اسئلك بالتوسل  
الیک بجامع النبیین و ال واصحاب اجمعین و بافضل التابعین و بحجج المذکورین فی نزه الجمع و السالف  
من الاولیاء و الصالحین ان تجلنی و سائر المسلمین منکم و معکم و من اجسم و استعجم فی الحیوة و بعد الممات  
انک بحیب الدعوات و قاضی الحاجات و رافع الدرجات و لک جمیع التعمیدات الطیبات و التمجیدات  
و الزکیات و ان تصلی علی محمد خیر البریات و افضل الموجودات است مملوءة دامت بعد الخلق و اوراق  
الاشجار و النماات و الحيوانات و الجمادات الی یوم القيمة بکرمک و حمتک یا کریم الاکرمین و یا ارحم  
الراحمین **نظم** بحمد الله که اینچنین کتائف با بدست آمد این دلکش لغایف با بحمد الله که این  
در سینه مقصود و به فضل حق تعالی گشت موجود با بحمد الله که این محبوب تیسیرین با محلی گشت بعد از

ایام دیرین؛ حمد بسیار سپاس شمار مر خداوندی که توفیق او با تمام رسید و این لطایف با نسیام انجامید  
و بحقیقت تمام انگاه شود که محلی گردد بر بویور قبول و برسد در حریم وصول مامول و مسئول از مکارم انسان  
سطا له کنندگان آنکه چون ایشان را از دیدن این لطایف وقت خوش گردید این سمولف گنهگار در  
اوقات ذوق حضور از گوشه خاطر عاظر فرنگدارند و در هنگام مناجات و سحر از دعوات اجابت  
سمات محروم نماندند که تعجبنا جلشانه این تالیف او را بجل قبولیت رساند بجهت سمولف ناکار پریشان  
روزگار و سید گردانند تا بعد و اعانت این سید جمیل بحریم قربت و محبت حضرت علی علیه السلام را به  
در جمله درویشان خواص مقبولان اینجناب قدسیه گردد و انشاء تعالی اعلی بایشان قدیر و باجانبه الدخا  
شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سره در ربایچه تذکره میفرماید که امام یوسف همدانی را رحمة الله علیه پرسید  
که چون روزگار بگذرد و اینطا فزروی در لطایف اند چه کنیم که زانسان سبلاست ما نیم گفت هر روز شست و  
از سخنان ایشان بخوانید و همچنین بهین شیخ شرف الدین بجز میفرسی در مکتوب خود آورده است و سمولانا محمود  
در صیوة الذکرین میفرماید که کسی که سطا له کند کتابهای این قوم را بر وجه اعتقاد و شیونما آنچه در آن کتاب است و سفید  
علام آن او لیار او صحبت داشت آنها قدس سر از هم پس بر میجان و درویشان سلسله علییه سید سبلاست  
سالکان و طالبان اینراه اہم و متمم است که این لطایف را در نفس خود گردانند و هر روز اگر زیاده پیشانی  
اقل مرتبه بخورق یاد و ورق بوجه اعتقاد و خلوص عقیده و در خود سازند و احوال و اطوار آن غوث  
انقلین خواجگورین حضرت اویس قرنی را از تحمل جفا با و بلا با و ترک راحت و گذشتن لذات و دور  
بودن اندیاف و لغو گشتن از ازل آن و غیره ذلک بدانند تا دل ایشان در ریاضت و مجاہدہ توبہ گیر و طالب  
رغبت ایشان را درین طریق استحکام پذیرد و آنچه در قوه و استعداد ایشان کار سن است بفعل آید و در غایت  
عمل قوی گردد و علاقه محبت و یقین را که ملائمت علانی و خواتی که با نسیه شده باشد تا رنگی و نونی بخشد و  
عقد قربت و معیت را که بواسطه بهایان و مخالف است گشته باشد شکم و قوت و بدین حکم المزیح من احتشام  
اتحاد و یگانگی رسید پس در جوار قربت از لمعات آفتاب نور علی نور روشنی گیرد و از تجلیات سطر منور  
بهره پذیرد و بموجب المطلوب و الا علی و المقصود الا سی احمد و الله الولی علی الا تمام و الصلوٰۃ والسلام علی نبینک  
خیر الانام و علی آل و اصحاب البرة الکرام فی سکن و الشہور لا اله الا الله و اللیالی و الایام الی یوم القيمة  
بمحمد رسول الله صلی علیہ و آلہ وسلم تمام شد

چہنا معلوم قیمت ۱۰  
بحر الحیات - فارسی مستند حضرت محمد غوث گواہا - ی  
علم جوگ و معرفت و بیرو میں یہ عجیب و غریب کتاب  
وس بابوں پر منقسم ہے۔

باب اول (در معرفت عالم غیر (باب دوم (در معرفت  
تاثرات عالم (باب سوم (در معرفت و حقیقت و غیر  
ذاتک (باب چہارم (در معرفت ریاضت و چگونگی حلات  
اکن (باب پنجم (در معرفت ایجا و انسانی و انواع و مہمیت  
اکن (باب ششم (در معرفت چگونگی جسد و مہمیت و محافظت  
اکن (باب ہفتم (در بیان و مہم (باب ششم (در معرفت فساد  
جسد و ظاہر و فساد علامات مرگ (باب ہفتم (در بیان تیخرات  
روحانیان (باب ہفتم (در حکایات ایجا و علم رفاہ و در  
بیان آسمانے سیدہ یعنی نشست متعلقہ علم جوگ قیمت ہمار  
احسن الشواہد ترجمہ فہم الفوائد ملفوظ حضرت نظام الدین  
اولیا و محبوب الہی مدرس سرور جن پر شرم کی معنیہ باقی  
اور دلچسپ حکایات ابنیہ علیہم السلام و تذکرات اولیا کریم  
و برجین جبکہ حضرت مدوح ملبہ میدان میں فراتھے احد  
حضرت انیسر و روح کو تارینا ترنم بند کرتے تھے قیمت ۱۰

اطالیق نفیسیہ و در فضایل اولیہ

یہ سوانح عمری حضرت خواجہ اویس قرنی حضرت خواجہ و سیر  
قرنی رضی اللہ عنہ کے علوی مراتب و بزرگی و رجائت و  
کون سلمان ہے جو واقف نہیں اکثر کتابت تذکرات اولیا  
و احادیث و غیرہ میں آچکا و کر سوجو دہے مگر آج تک کوئی  
ایسی جامع کتاب جہن میں آچکے عجایب حالات و مجاہدہ نفس  
کشف کرامات و غیرہ کا مفصل بیان ہو دیکھنے میں نہیں آئی تھی  
اب اتفاقاً سلسلہ اولیہ کے ایک باندہ شخص سے یہ کتاب  
اطالیق نفیسیہ و فضایل اولیہ آچکے سلسلہ موصو کوک گہنا

مجموعہ رسائل تبرک کہ یہ پندرہ رسالے اردو میں ہیں  
ی رسالہ شروع کر کے تمام کئے بغیر چھوڑے کو جی  
ایک پتا - ہر قسم کے دینی و دنیوی فوائد و تقوانات و عجیب  
لوگوں کے احوال و افعال اور بزرگان دین مثل حضرت  
ش انظم ادخواجہ صاحب اجیری کی سوانح عمری حالاً  
شریف آدمی ہند و متبادلہ کفار و غیرہ کے دیکھنے کی لطف  
بہ اندازہ حاصل ہوتا ہے باقی کیفیت ہر ایک رسالہ کی  
وس کے نام سے ظاہر ہے جو ذیل میں درج ہیں۔

جمال رحمانی فوائد اسماء ربانی - نظام العقاید و صفہ حضرت  
مولانا فخر صاحب - نجات المؤمنین شرح جمل حدیث -  
گلہ رسد فضائل خوشیہ - فیوض الفاوری شہداء جہان پاک  
فیض معین الارواح مشاہدات خواصہ معین الدین جشتی  
مقامات فقر و صراط الصالحین ترجمہ ادب الہابین و ادب  
و اخلاق بزرگان سلسلہ حنیفہ معنیہ تقدیر ذکر خواجگان  
چشت - شایق اولیا - گلزار بہشت - گلہ رسد معرفت -  
فضاید بہار شریعت کلام مقبول فی مدح اولاد الرسول و غیرہ  
مجاہدہ سیر الاولیا - تذکرہ بزرگان ہرچہ پارہ سلسلہ  
یکے علاوہ متاخرین اولیا و خصوص خلغ و حضرت ہوا

فخر صاحب و خواجہ نور محمد صاحب ہمارے کتب مفصل حالات  
اور ملفوظات و لغات خواجہ محمد عاقل صاحب و غیرہ  
درج ہیں یہ معنیہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب  
احمد پوری قیمت کاغذ سفید و مجلد جبر کاغذ حشای ہر  
سیر الفاویعین مع ۳۲ نقشبات مقامات تبرک کہ صفہ  
حضرت مولانا جامی صاحب اربعین بزرگان چشت شہر  
کی مفصل سوانح عمری و غیرہ تحقیقی طور پر درج و شایقین  
کو چاہیے کہ ایک جلد اس معتبر تاریخ بزرگان کی اپنے  
کتب خاؤن کے لئے ضرور خرید لیں و نہ ہر امر کو بکا  
بجز ہنہ کتے ہیں ہاتھ لگی چونکہ کتاب نایاب ہے اس لئے فائدہ عام کے لئے طبع کی گئی ہے جو صاحب شایق ہوں جلد نگاہیں

یہ کتاب کاغذ سفید و مجلد جبر کاغذ حشای ہر

استہار تہجد جدید جو صاحب شایق ہون سید حسن مالک طبع رضوی خاں خیر خواہ عالم دہلی سے طلب علمین

## نصائح العارفین ترجمہ معراج المؤمنین

یہ عجیب و نایاب کتاب علم دین و تصوف کا ذخیرہ شریعت و طریقت کا مجموعہ فاضل جمیل لکھی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اور عالم فہم اردو ترجمہ اسکا حکیم مولوی رحیم الدین احمد صاحب طرب دہلوی نے کیا ہے اور یہاں تک رعایت رکھی ہے کہ کلامی نظم کا ترجمہ ہی نظم ہی میں لکھا ہے جسکے مطالعہ سے نہایت حیرت و دلچسپی ہوتی ہے کوئی مضمون ایسا نہیں جن میں ترانہ و

کا حوالہ دیا گیا ہو اور عبادات نماز وغیرہ کے ارکان میں جو حکمتیں مستتر ہیں انکا انکشاف بھی ہر ایک موقع پر عظیم سے کیا ہے۔ غرض کہ یہ کتاب ہر شخص کیلئے مطالعہ میں کفایت کے قابل ہے خصوصاً وہ عقین کیلئے معلومات کا بہت بڑا مخزن ہے جہاں دامن ایمان کی ہر صوفیہ کیفیت بیان کی گئی ہے۔ علم کی تعریف شریعت - طریقت - حقیقت ناموس ملکوت جبروت - ملائوت - ایمان مفصل و مکمل وغیرہ کا بیان - اسلام کے معنی اور اس کی تصریح حقیقتی کے

احوال و صفات پر ایمان لانے اور اس کے منظم - تدبیر و تدوین - پیمانے کا بیان جلال و جمال کی صفات - دلکی کرامت - ایمان پہلے اور اس کے بعد کی تفسیر نفسون کی تعریف - بعضی و سترہ کا بیان روح و عقل و محبت و عشق کا بیان اسم اللہ کی تصریح و خواص و ذکر اسم اعظم کی تحقیق تاکہ پر ایمان اور ان کی کیفیت بطور کامل کنوین پر ایمان اور ان کا تہذیب - قرآن مجید کا ذخیرہ جو نہایت جامع ہے کا بیان یہود و مسلمان و مسیحیہ و کرامت - اسم تدریج - و غیرہ کی تفصیل وغیرہ کا بیان -

حضرت رسول مقبول کی بعض خواص و کمالات وغیرہ نماز ارکان و کلمہ - روزہ و حج وغیرہ کا بیان - تیامت پر ایمان

وائد الارض اور حضرت امام مہدی و جلال حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حاجج و حاجج کے بیان میں اور آفتاب کا سفر ہے نکلتا اور اس جہاں نکلتا اور زندہ ہو دیکھا بیان ہوا کوثر - میزان - بلبلہ طر کا بیان فیروز شہر و نقد کا بیان مذاہب باطلہ جبریتہ - مشیت - خواجہ مرجعہ وغیرہ کی کیفیت مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بحث و دلائل توحید و محضت - مشاہدہ معائنہ کا بیان ظلمانی و نوافی حجابوں کا حال وغیرہ تمثیل کا غزلاتی سہی

## کتاب حیات اعظم

(یعنی سوانح عمری حضرت امام اعظم رحمہ اللہ) زمانہ حال کی انتشار و زنی و مورخانہ تحقیق کی رو سے یہ کتاب بڑی پائی کی ہے اکثر سالیانہم و قد شہرتا ذی کرم نے لکھی کہ کئی جلدیں خرید فرما کر اپنے احباب میں تقسیم فرمائی ہیں لہذا جو صاحب شایق ہون سید حسن مالک طبع رضوی و خاں خیر خواہ عالم دہلی سے طلب علمین قیمت فی جلد کاغذ عمدہ - مختصر تفصیل سفا میں حیات اعظم جسٹس علی خاں خیر خواہ اسلام کی حقیقت تاریخ حدیثی سے سترہ پر مختصر ریا کر اور اسلام کی سہولیت چلیا القدر صحابہ و تابعین کے اقوال پہلے باب امام ابو حنیفہ رحمہ کا نسب و ولادت اور اعزازات شہید کا جواب

و دوم باب امام صاحب کی تعلیم اور بیعت حاصل ہونیکا مورخ بیان تیسرے باب امام صاحب کی حزن و وفات و متبرہ و اولاد کا ذکر - چوتھا باب امام صاحب کی ولادت و تعلیم و مترجم ہدایہ اور مسجرات پر شہر صفت تاریخ و تذکرہ اور حاجج سیل مترجم قرآن کی رسم اور ان کے جہتوں کا بیان پانچواں باب سید خاں نعمان پشویوں کے اعزاز کا مستقل

باب شہداء امام صاحب کی عادت و نعمات و غیرہ فرائض و احادیث کی مطابقت

کتاب حیات اعظم امام صاحب کی حیات و وفات کا بیان



آخری درجہ شدہ ازین علم ہوید کتاب مستعار  
نہ ایں تہی وقرآن و حدیث سے زیدہ، رکنہ کی  
صراحت میں ایک آئمہ پڑھید دیوانہ پڑھائے گا۔

---















